صفحہ 08 ویرات کوہلی نے نئی تاریخ رقم کردی

WATTAN
The Urdu Daily

روزنامہ
وطن
بڈگام

منگلوار
26 نومبر 2024

TUESDAY
26-NOVEMBER-2024

صفحہ 08 کرکٹ شائق کی وسیم اکرم سے بدتمیزی

The Urdu Daily WATTAN Budgam ■ RNI No. JKURD/2011/37141 ■ Vol: 14 | No: 268 | Pages: 08 ■ قیمت: 02 روپے ■ صفحات: 08 ■ شمارہ نمبر: 268 ■ جلد: 14 ■

جن لوگوں کو 80 سے 90 بار لوگوں نے مسترد کیا

وہ پارلیمنٹ کو کنٹرول کرنیکی کوشش کررہے ہیں

اپوزیشن نہ تو جمہوریت کی روح کا احترام کرتی ہے اور نہ ہی لوگوں کی امنگوں کی اہمیت کو سمجھتی ہے: وزیراعظم

سرینگر/25 نومبر//

جن لوگوں کو 80 سے 90 بار لوگوں نے مسترد کیا وہ اپنے سیاسی فائدے کیلئے غنڈہ گردی کا سہارا لے کر پارلیمنٹ کو کنٹرول کرنے کی کوشش کررہے ہیں کی بات کرتے ہوئے وزیراعظم نریندر مودی نے کہا کہ اپوزیشن نہ تو جمہوریت کی روح کا احترام کرتی ہے اور نہ ہی لوگوں کی امنگوں کی اہمیت کو سمجھتی ہے۔سی این آئی کے مطابق پارلیمنٹ کے سرمائی اجلاس کے آغاز سے قبل نامہ نگاروں سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے کانگریس کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ جن لوگوں کو 80 سے 90 بار لوگوں نے مسترد کیا وہ اپنے سیاسی فائدے کیلئے غنڈہ گردی کا سہارا لے کر پارلیمنٹ کو کنٹرول کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔انہوں نے کہا" ایسے کبھی بھر لوگ اپنے ارادوں میں کامیاب نہیں ہوئے لیکن ملک کے لوگوں نے ان کے اعمال کا مشاہدہ کیا اور انہیں مناسب وقت پر سزا دی"۔وزیر اعظم مودی نے کہا،"پارلیمنٹ میں ایک صحت مند بحث ہونی چاہیے لیکن بدقسمتی سے کچھ لوگ اپنے سیاسی فائدے کیلئے پارلیمنٹ کو کنٹرول کرنے کی کوشش کر

رہے ہیں، رکاوٹوں اور افراتفری کا سہارا لے رہے ہیں۔"انہوں نے کہا کہ اپوزیشن نہ تو جمہوریت کی روح کا احترام کرتی ہے اور نہ ہی لوگوں کی امنگوں کی اہمیت کو سمجھتی ہے۔سی انہوں نے مزید کہا" اگرچہ ان کے حربے بالآخر ناکام ہوجاتے ہیں،لیکن لوگ ان کے رویے کو قریب سے دیکھتے ہیں اور وقت آنے پر انصاف فراہم کرتے ہیں"۔مودی نے کہا کہ وہ بار بار اپوزیشن کے ساتھیوں پر زور دے رہے ہیں،اور کچھ نے اس بات پر بھی اتفاق کیا کہ پارلیمنٹ کو آسانی سے چلنا چاہیے۔وزیراعظم نے کہا کہ"لیکن جن لوگوں کو عوام نے مسلسل مسترد کیا ہے وہ اپنے ساتھیوں کی باتوں کو نظرانداز کرتے ہیں اور ان کے جذبات اور جمہوریت کی بے عزتی کرتے ہیں۔"خیال رہے کہ پارلیمنٹ کا سرمائی اجلاس پیر کو شروع ہوا جو 20 دسمبر تک جاری رہے گا۔وزیراعظم مودی کا یہ بیان مہاراشٹرا اسمبلی انتخابات میں بھاری اکثریت سے جیتنے کے چند دن بعد آیا ہے، جس میں 235 نشستیں حاصل کی گئی ہیں اور 288 رکنی ایوان میں حزب اختلاف کی مہاوکاس اگھاڑی کو 49 نشستوں پر چھوڑ دیا گیا ہے۔اس سے پہلے،بی جے پی۔۔۔101

بالائی علاقوں میں تازہ برفباری کے بعد درجہ حرارت میں کمی

دن بھر ہلکی دھوپ نکلنے کے باعث شبانہ سردیوں میں کافی اضافہ

سرینگر/25 نومبر//

بالائی علاقوں میں تازہ برفباری کے بعد شدید سردی کی لہر جاری رہنے کے بیچ کشمیر میں درجہ حرارت کافی نیچا چلا گیا جبکہ گلمرگ میں ایک مرتبہ پھر منفی 2.4 ڈگری کے ساتھ سرد ترین رات ریکارڈ کی گئی۔مشہور سیاحتی مرکز پہلگام دوسرا سرد ترین مقام رہے جہاں شبانہ درجہ حرارت منفی 2.3 ڈگری درج کیا گیا۔ادھر محکمہ موسمیات نے پہلے ہی آئندہ کچھ دنوں تک موسم مجموعی طور پر خشک رہنے کی پیشگوئی کرتے ہوئے کہا کہ سردیوں میں مزید اضافہ ہوسکتا ہے۔اسی دوران شدید سردی کی وجہ سے لوگوں کو شدید مشکلات کا۔۔۔102

گریز بانڈی پورہ شاہراہ ٹریفک کیلئے دوبارہ بحال

سرینگر/25 نومبر//

برفباری کے باعث دو دنوں تک بند رہنے کے بعد گریز بانڈی پورہ شاہراہ کو ٹریفک کی آمدورفت کیلئے کھول دیا گیا۔سی این آئی کے مطابق وادی کشمیر کو وادی گریز سے جوڑنے والی گریز بانڈی پورہ شاہراہ گزشتہ دنوں برفباری کی وجہ سے بند رہنے کے بعد سوموار کو یک طرفہ ٹریفک کیلئے دوبارہ کھول دی گئی۔حکام نے بتایا کہ گزشتہ دنوں راز دان پاس پر سڑک کے ساتھ ساتھ کئی مقامات پر برف۔۔۔103

جموں ریورفرنٹ تکمیل کے قریب،یہ منصوبہ سینکڑوں سیاحوں کو راغب کرے گا

وہ وقت دور نہیں جب جموں میں شام لکھنؤ جیسی نظر آئے گی: لیفٹننٹ گورنر منوج سنہا

سرینگر/25 نومبر//

جموں توی ریورفرنٹ کا 90 فیصد کام مکمل ہوچکا ہے اور یہ منصوبہ جلد ہی ملک اور دنیا کے سینکڑوں سیاحوں کو راغب کرے گا کا اعلان کرتے ہوئے لیفٹننٹ گورنر منوج سنہا نے کہا کہ کٹرا ریاسی میں مجوزہ روپ وے پروجیکٹ پر لوگوں کے خدشات کا خیال رکھا جائے گا۔انہوں نے مزید کہا کہ دریائے تاوی کے کنارے بھی بستی بن رہی ہے،وہ وقت دور نہیں جب جموں کی شام میں لکھنؤ شہر جیسی ہوں گی۔سی این آئی کے مطابق جموں وکشمیر کے لیفٹننٹ گورنر منوج سنہا نے کہا کہ جموں توی ریورفرنٹ کا 90 فیصد کام مکمل ہوچکا ہے اور یہ منصوبہ جلد ہی ملک اور دنیا کے سینکڑوں سیاحوں کو راغب کرے گا۔سائٹ کا دورہ کرنے کے بعد میڈیا سے بات کرتے ہوئے منوج سنہا نے کہا" یہ پراجیکٹ ایک مشکل تھا لیکن محنت کا سہرا اسمارٹ سٹی ٹیم کو جاتا ہے۔جہلم توی۔۔۔104

مختلف نظریات میں ملک کو ترجیح دی جانی چاہیے

جمہوری ملک میں سبھی کے حقوق یکساں ہوتے ہیں: لوک سبھا سپیکر اوم برلا

سرینگر/25 نومبر//

لوک سبھا سپیکر اوم برلا نے سوموار کے روز کہا بھارت ایک جمہوری ملک ہے جہاں ایک دوسرے کے نظریات سے اختلاف ہوسکتا ہے لیکن ملک کو ترجیح ہونی چاہیے جس میں سب یکساں ہے۔انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنی روایات اور رسم ورواج سے متاثر ہونا چاہیے تاکہ ہم اپنے اپنے ایوانوں میں اچھی بحث کر سکیں۔اختلافات ہوسکتے ہیں لیکن ہمیں ملک کے لیے کام کرنے کے لیے اکٹھا ہونا چاہیے۔وائس آف انڈیا کے مطابق لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا نے پیر کو کہا کہ نظریات اور اظہار میں فرق ہوسکتا ہے لیکن ملک ہمیشہ سب سے پہلے (اعلیٰ) ہوتا ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ دستور ساز اسمبلی میں مختلف نظریات کے لوگ تھے،اور مختلف مذاہب کے لوگ بھی تھے،لیکن دستور ساز اسمبلی میں بامعنی اور مثبت بات۔۔۔105

پارلیمنٹ اجلاس میں شرکت کیلئے عبوری ضمانت دی جائے، انجینئر رشید کا عدالت سے رجوع

سرینگر/25 نومبر//

ملی ٹینسی فنڈنگ کیس میں نظربند جموں کشمیر عوامی اتحاد پارٹی کے سربراہ اور ممبر پارلیمنٹ برائے بارہمولہ انجینئر رشید نے پارلیمنٹ کے اجلاس میں شرکت کیلئے عبوری ضمانت کے خاطر دہلی کی عدالت سے رجوع کیا۔عرضی پر عدالت نے قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) سے 27 نومبر تک جواب داخل کرنے کیلئے کہا۔سی این آئی کے مطابق لوک سبھا ممبر برائے بارہمولہ انجینئر رشید نے پارلیمنٹ کے اجلاس میں شرکت کیلئے فنڈنگ معاملے میں عبوری۔۔۔106

وزارت داخلہ جلد ہی جموں وکشمیر میں 'بزنس رولز' لے کر آئیگا

حکومت کی طرف سے مشق مکمل، کابینہ، وزراء اید من سیکریٹریز کے اختیارات کی وضاحت ہوگی

سرینگر/25 نومبر//

مرکزی وزارت داخلہ (ایم ایچ اے) کی جانب سے جلد ہی جموں وکشمیر کے لیے 'بزنس رولز' سامنے آنے کی امید ہے جو کابینہ، وزیر اعلیٰ، وزراء اور انتظامی سیکریٹریوں کے علاوہ دیگر کے اختیارات کی وضاحت کرے گی۔سرکاری ذرائع نے بتایا کہ 'بزنس رولز' کا مسودہ مرکزی زیر انتظام حکومت نے تمام اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ مشاورت سے تیار کیا ہے اور اسے مناسب چینل کے ذریعے مرکزی وزارت داخلہ کو بھیج دیا گیا ہے۔'بزنس رولز' لازمی ہوگئے تھے کیونکہ جموں وکشمیر مرکزی حکومت کے چھ سال سے زیادہ عرصے کے بعد ریاست سے یونین ٹیریٹری میں تبدیل ہوگیا تھا۔لیفٹیننٹ گورنر کے اختیارات پہلے ہی واضح طور پر بیان کیے جاچکے ہیں جن میں ہوم ڈیپارٹمنٹ اور آل انڈیا سروسز (AIS) شامل ہیں۔جموں وکشمیر تنظیم نو ایکٹ 2019 پارلیمنٹ کے ذریعے منظور کیا گیا اور وقتاً فوقتاً اس میں ترمیم کی گئی ہے جس میں زیادہ تر اختیارات کی وضاحت کی گئی ہے۔ذرائع نے بتایا کہ تاہم،اختیارات کو باضابطہ طور پر ایم ایچ اے کا 'بزنس رولز' کی شکل میں یونین ٹیریٹری گورنمنٹ کے ساتھ مشاورت سے بیان کرنا ہوگا۔انہوں نے مزید کہا کہ یوٹی حکومت۔۔۔107

بی جے پی کی جانبداری اور جلد بازی سے ماحول خراب ہوا اور لوگوں کی جانیں گئیں: راہل گاندھی

سرینگر/25 نومبر//

سنبھل اُترپردیش میں ہنگامہ آرائی کیلئے بی جے پی سرکار کو ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے حزب اختلاف لیڈر راہل گاندھی نے کہا کہ بی جے پی کی جلد بازی اور جانبداری کے رجحان کی وجہ سے ملک میں اس طرح کے واقعات پیش آرہے ہیں اور یوپی میں معصوم شہریوں کی جانیں چلی گئیں۔اس دوران راہل گاندھی نے لوگوں سے صبر کے ساتھ امن بنائے رکھنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ ہم سب کو ایک ساتھ جڑ کر یہ یقینی کرنا ہے کہ ہندوستان فرقہ پرستی اور نفرت نہیں،اتحاد اور آئین کے راستے پر آگے بڑھے گا۔وائس آف انڈیا کے مطابق راہل گاندھی نے لوگوں سے امن بنائے رکھنے کی اپیل کرتے۔۔۔108

سرینگر میں 7 بدنام زمانہ منشیات فروشوں کیخلاف کارروائی

سرینگر/25 نومبر//

منشیات کی لعنت کے خلاف سخت کارروائی کرتے ہوئے سرینگر میں پولیس نے سات بدنام زمانہ منشیات فروشوں کے خلاف غیرقانونی اسمگلنگ کی روک تھام کیلئے منشیات اور نفسیاتی اشیاء ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔سی این آئی کے مطابق سرینگر میں منشیات فروشوں کیخلاف پولیس نے مہم تیز کردی۔۔۔109

پارلیمنٹ کے سرمائی اجلاس کے پہلے روز ہنگامہ آرائی

انڈیا الائنس کی مختلف اپوزیشن جماعتوں کے قائدین نے لوک سبھا سپیکر کو لکھا خط

سرینگر/25 نومبر//

پارلیمنٹ کے سرمائی اجلاس کے پہلے روز ہنگامہ آرائی کے بیچ انڈیا الائنس کی مختلف اپوزیشن جماعتوں کے قائدین نے لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا کو خط لکھ کر ان پر زور دیا ہے کہ وہ یوم دستور کی تقریب کے دوران دونوں ایوانوں میں اپوزیشن کے قائدین کو بولنے کی اجازت دیں۔سی این آئی کے مطابق یوم دستور کی تقریب کے دوران اپوزیشن لیڈران کو بولنے کی اجازت دینے کیلئے۔۔۔110

کٹرا جموں میں مجوزہ روپ وے پروجیکٹ کے خلاف دکانداروں اور مزدوروں کے احتجاج میں شدت

سرینگر/25 نومبر//

جموں کے کٹرا علاقے میں مجوزہ روپ وے پروجیکٹ کے خلاف جاری دکانداروں اور مزدوروں کے احتجاج نے اس وقت بھیانک رخ اختیار کرلی جب مارچ کرنے والے افراد اور پولیس کے درمیان جھڑپ ہوئی جس دوران ایک پولیس اہلکار کے زخمی ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔سی این آئی کے مطابق وشنو دیوی مندر کی طرف جانے والے ٹریک روٹ کے ساتھ مجوزہ روپ وے پروجیکٹ کے خلاف دکانداروں اور مزدوروں کے مارچ نے سوموار کو ایک بدصورت موڑ اختیار کرلیا جب کٹرا ریاسی میں کیمپ میں کچھ مظاہرین کی پولیس کے ساتھ جھڑپ ہوئی۔پولیس نے کہا کہ امن وامان کی۔۔۔111

مرکزی حکومت جموں وکشمیر کو ریاست کا درجہ اور آئینی ضمانتیں بحال کرنے کے اپنے وعدے کو پورا کریں: طارق قرہ

سرینگر/25 نومبر//

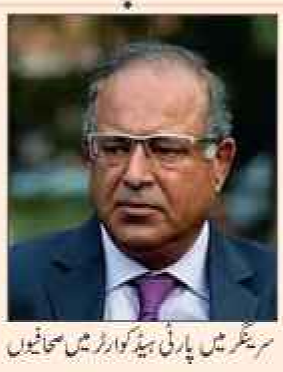

مرکزی حکومت سے جموں کشمیر ریاست کا درجہ اور آئینی ضمانتیں بحال کرنے کے اپنے وعدے کو پورا کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کانگریس کے جموں کشمیر صدر طارق حمید قرہ نے کہا کہ جموں وکشمیر کی ریاستی حیثیت کو بحال کرنے کی فوری ضرورت ہے۔سی این آئی کے مطابق سرینگر میں پارٹی ہیڈ کوارٹر میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے جموں کشمیر پردیش کانگریس کمیٹی کے جموں کشمیر صدر طارق حمید قرہ نے مرکزی حکومت سے جموں کشمیر ریاست کا درجہ اور آئینی ضمانتیں بحال کرنے کے اپنے وعدے کو پورا کرنے کا مطالبہ کیا۔انہوں نے کہا کہ یہ مطالبہ کوئی احتجاج نہیں تھا بلکہ سال 2019 میں بی جے پی حکومت کے وعدوں پر مبنی ایک۔۔۔112

سرمائی اجلاس: اڈانی معاملہ پر زوردار ہنگامہ

لوک سبھا اور راجیہ سبھا کی کارروائی 27 نومبر تک کیلئے ملتوی

سرینگر/25 نومبر//

پارلیمنٹ کا اجلاس آج سے شروع ہوا اور امید کے مطابق یہ انتہائی ہنگامہ خیز ثابت ہوا۔سرمائی اجلاس کے پہلے دن دونوں ہی ایوانوں لوک سبھا اور راجیہ سبھا میں اڈانی معاملہ کے ساتھ ساتھ سنبھل میں ہوئے تشدد پر بحث کرانے کا اپوزیشن نے مطالبہ کیا۔اس دوران اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ نے زوردار انداز میں اپنی بات رکھنے کی کوشش کی،لیکن آخرکار دونوں ہی ایوانوں کی کارروائی 27 نومبر یعنی بدھ کی صبح 11 بجے تک کے لیے ملتوی کردی گئی۔ادھر امریکہ میں اڈانی کے خلاف لگے الزامات اور یوپی کے سنبھل میں ہوئے تشدد سے متعلق بحث کا مطالبہ دونوں ایوانوں میں کیا گیا،اس دوران اپوزیشن نے زوردار انداز میں اپنی بات رکھنے کی کوشش کی۔وائس آف انڈیا کے مطابق پارلیمنٹ کا۔۔۔113

دنیا کے مختلف ممالک سے 2 لاکھ مہمان پرندے وارد کشمیر

وادی کے ویٹ لینڈس کی رونق دوبالا، منتظمین مہمان پرندوں کی خاطرداری میں مصروف

سرینگر/25 نومبر//

شدید سردی کی لہر کے بیچ دنیا کے مختلف حصوں سے لاکھوں کے قریب مہمان پرندے وارد کشمیر ہوئے ہیں اور مزید پرندوں کے آنے کا امکان ظاہر کیا جارہا ہے۔مہمان پرندوں کی آمد سے کشمیر کے ویٹ لینڈس کی رونق دوبالا ہوگئی ہے جبکہ ویٹ لینڈس کے منتظمین مہمان پرندوں کی خاطرداری میں مصروف عمل ہے۔سی این آئی کے مطابق وادی میں سردی کی لہر جاری ہے اور رات کے درجہ حرارت میں مزید کمی۔۔۔114

چاول کو پکانے سے پہلے بھگونا یا دھونا کیوں ضروری ہے؟

دنیا بھر میں چاول کے استعمال میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ متعدد ایشیائی ممالک میں چاول دن کے ہر کھانے کا اہم حصہ ہوتے ہیں۔ بعض لوگ چاول سے تیار کردہ دودھ کو عام استعمال کے دودھ کے متبادل کے طور پر بھی استعمال کرتے ہیں۔ چاول سے تیار کردہ دیگر اشیاء کی کھپت بھی دنیا بھر میں بڑھ رہی ہے۔ بی بی سی کی سیریز 'ٹرسٹ می آئی ایم اے ڈاکٹر' میں ان سوالات کے جواب تلاش کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ چاول میں سنکھیا یا آرسنک کی موجودگی کتنا بڑا مسئلہ ہے؟ اور ہمیں غیر محفوظ مقدار سے نجات کے لیے کیا کرنا چاہیے؟ آرسنک قدرتی طور پر مٹی اور پانی میں پایا جاتا ہے۔ یہ زہریلا ہو سکتا ہے اور یورو پی یونین نے اسے کینسر پیدا کرنے والے عناصر میں پہلے درجے میں شامل کیا ہے۔ چاول میں آرسنک کی کتنی سطح؟ چونکہ آرسنک مٹی اور پانی میں پایا جاتا ہے، اس لیے یہ ممکن ہے کہ اس کی کچھ مقدار فصلوں میں بھی چلی جائے لیکن عام طور پر ہمارے کھانے پینے کی چیزوں میں آرسنک کی سطح اتنی کم ہوتی ہے کہ اس بارے میں پریشان ہونے کی نوبت نہیں آتی لیکن دیگر فصلوں کے مقابلے میں چاول میں آرسنک کی سطح دس سے بیس گنا تک زیادہ ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ چاول کی کاشت میں پانی کا بہت زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ اس وجہ سے آرسنک کے لیے مٹی سے چاول میں داخل ہو جانا بہت آسان ہو جاتا ہے۔ بیلفاسٹ کی کوئینز یونیورسٹی کے پروفیسر اینڈی میہارگ نے اس بارے میں برسوں ریسرچ کی ہے۔ انھوں نے ریسرچ اور ٹیسٹنگ کی بنیاد پر بی بی سی کو بتایا کہ 'باسمتی چاول میں چاول کی دیگر اقسام کے مقابلے میں آرسنک کی سطح کم ہوتی ہے۔ براؤن رائس میں آرسنک زیادہ پایا جاتا ہے۔' پروفیسر میہارگ کے بقول 'آرگینک فصل تیار کرنے سے بھی آرسنک کی سطح پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ پینے کے پانی میں جتنے آرسنک کو خطرناک نہیں سمجھا جاتا، رائس ملک میں اس سے کہیں زیادہ مقدار ہوتی ہے۔' ڈاکٹر میہارگ بتاتے ہیں کہ ماضی میں چاول سے بننے والی اشیاء میں جتنا آرسنک ہوتا تھا، اب اس کی اجازت نہیں ہے۔ برطانیہ میں ایسے قانون موجود ہیں جن کے تحت چاول میں آرسنک ایک محدود مقدار سے زیادہ نہیں ہو سکتا ہے۔ سنہ دو ہزار چودہ میں عالمی ادارہ صحت اور اقوام متحدہ کے خوراک اور زراعت کی ادارے نے چاول میں آرسنک کی موجودگی سے متعلق گائیڈ لائنز جاری کی تھیں۔ یورپی یونین نے بھی یورپ میں فروخت کی جانے والی اشیاء میں آرسنک کی مقدار کی حد کا تعین کر دیا تھا۔ یورپی یونین نے چھوٹے بچوں کے لیے فروخت کی جانے والی اشیاء میں بھی آرسنک کی مقدار کی حد کا اعلان کیا تھا۔ انڈیا کے شمال مشرقی علاقوں اور مشرقی بنگال جیسی ریاستوں میں آرسنک کی سطح پر تشویش کا اظہار بھی کیا گیا تھا۔ پروفیسر اینڈی میہارگ کا خیال ہے کہ بچوں سمیت وہ افراد جو زیادہ چاول کھاتے ہیں، ان کے تحفظ کے لیے مزید اقدامات کی ضرورت ہے۔

وٹامن ڈی کی کمی امراضِ قلب کا خطرہ بڑھاتی ہے؟

وٹامن ڈی جسے دھوپ کا وٹامن بھی کہا جا سکتا ہے، ایسا وٹامن ہے جو چربی میں بھی حل پذیر ہو جاتا ہے۔ اس کی دو اہم اقسام ڈی تھری اور ڈی ٹو ہیں۔ یہ ایک ضروری مائیکرو نیوٹرینٹ ہے جو سورج کی روشنی سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ وٹامن ہڈیوں اور دانتوں کی نشوونما کے علاوہ مدافعتی نظام کو فعال رکھتا ہے۔ یہ وٹامن دل کے امراض کے خطرات کو کم کرتا ہے۔ ایک نئی تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق کسی شخص کو اگر امراض قلب کا سامنا ہے تو علاج سے پہلے اس کے جسم میں موجود وٹامن ڈی کی مقدار کو جان لینا بھی مریض کے لئے بہت مفید ہے۔ یہ اس کے علاج میں بھی معاون ثابت ہوگا۔ ایک اندازے کے مطابق ہر سال دنیا میں 9.17 ملین افراد امراض قلب کی پیچیدگیوں کے باعث موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں اور عالمی سطح پر 32 فی صد ہونے والی تمام اموات کی وجہ وٹامن ڈی کی کمی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ دیگر عوامل حالات، عمر اور خاندانی تاریخ، خوراک اور طرز زندگی بھی ان اموات کے اسباب میں شامل ہے۔ آسٹریلیا کے محققین کے تجزیاتی نقطہ نظر کے مطابق بھی وٹامن ڈی کی کمی دل کے امراض کو بڑھا سکتی ہے۔ یونیورسٹی آف ساؤتھ آسٹریلیا کینسر ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں آسٹریلین سنٹر فار پریسیجن ہیلتھ کی ڈائریکٹر پروفیسر ایلینا ہائپنن نے 'میڈیکل نیوز ٹوڈے' کے پیش کردہ تجزیے کے نتائج کا خاکہ پیش کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وٹامن ڈی کی کمی بلڈ پریشر اور امراض قلب کے خطرات کو بڑھا سکتی ہے تاہم انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ وٹامن کی اضافی مقدار ان لوگوں کے لیے مفید ہے جنھیں اس کی ضرورت ہے۔ اس تحقیق کے نتائج یورپی ہارٹ جرنل میں بھی شائع میں بھی ہو چکی ہے۔ تحقیق کے مطابق اکثر محققین نے بتایا ہے

بچوں کو پھل اور سبزیاں کھلائیں، ان کا دماغ مضبوط بنائیں

لندن: ایک نئے مطالعے سے معلوم ہوا ہے کہ بچوں کو پھلوں اور سبزیوں کی بڑی مقدار کھلائی جائیں تو دماغ پر اس کے بہترین نتائج مرتب ہوتے ہیں۔ یونیورسٹی آف ایسٹ اینجلیا کے ماہرین نے 50 اسکولوں کے 9 ہزار بچوں پر ایک طویل سروے کیا ہے جس میں کہا گیا ہے خواہ ناشتہ ہو یا دوپہر کا کھانا، بچوں کو پھل اور سبزیاں کھلائی جائیں تو ان کی دماغی صلاحیت بہتر ہوتی ہے اور اکتساب کا عمل مضبوط ہوتا ہے۔ برطانیہ میں یہ اپنی نوعیت کی پہلی تحقیق ہے جس میں بالخصوص برطانیہ کے پرائمری اور سیکنڈری اسکولوں سے ہزاروں بچوں کو شامل کیا گیا۔ اس تحقیق میں کئی اداروں نے اپنا اہم کردار ادا کیا ہے۔ تحقیق کے دوران جن بچوں نے ایک روز میں پھل اور سبزیوں کے چار سے پانچ حصے کھائے انہوں نے ذہنی تندرستی کے تمام ٹیسٹ میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کیے۔ تحقیق کے مطابق بچوں کی دماغی صلاحیت پوری زندگی کے فیصلوں پر اثرانداز ہوتی ہے جسے ابتدائی عمر میں بھی ہی بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ مقالے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ والدین اس پر توجہ دیں اور اسکول اپنی ترجیحات میں پھل اور سبزیوں کو ضرور شامل کریں۔ جامعہ ایسٹ اینجلیا کی پروفیسر ایلسا ویلچ کے مطابق سوشل میڈیا اور جدید اسکولوں کا تعلیمی کلچر بچوں کے دماغ پر دباؤ ڈال کر انہیں کم دماغی کی عادات کی جانب دھکیل رہا ہے، اگرچہ پھلوں اور سبزیوں کی افادیت پہلے سے ہی معلوم ہے لیکن اب اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ مناسب غذا بچوں کی دماغی اور نفسیاتی صحت پر اثرانداز ہوتی ہے جس کا ایک بڑا مطالعہ کیا گیا ہے۔ یہ سروے 2017ء میں شروع کیا گیا۔ اس کے بعد بچوں کو ان کی دماغی صحت، خوشی، اطمینان، اور پرسکون ذاتی تعلقات والے معیاری دماغی ٹیسٹ سے گزارا گیا۔ سروے میں بچوں نے سوال نامے بھر کر کھانے کی عادات سے آگاہ کیا۔ ان میں 28 فیصد بچوں نے پھل اور سبزیوں کی تجویز کردہ (دن میں پانچ مرتبہ پھل اور سبزیوں کا استعمال) مقدار کھانے کا اعتراف کیا۔

ان دو وٹامن اور دو اجزا کو غذا کا حصہ ضرور بنائیں

کراچی: ڈاکٹروں کے مطابق چار وٹامن اور غذائی اجزا ایسے ہیں جو نہ صرف آپ کے بدن کے بہترین دوست ہیں بلکہ امنیاتی نظام کو ہر لحاظ سے مستحکم کرتے ہیں۔ نظری طور پر ضروری ہے کہ آپ کی غذا میں ضرورتی پروٹین، وٹامن، معدنیات، چکنائیں، پھل، سبزیاں، دالیں، اور مفید قسم کا گوشت ضرور ہونا چاہیے لیکن تیز رفتار زندگی میں ہم ان سب لوازمات کو پورا نہیں کر سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹروں کا اصرار ہے کہ وٹامن سی اور ڈی، جست یعنی زنک اور دارچینی کے استعمال پر زور دے رہے ہیں۔ اب ہم باری باری ان کا جائزہ لیں گے۔

وٹامن سی

ہمارا جسم وٹامن سی نہیں بنا سکتا اس لیے غذا ہی بہترین ذریعہ ہے دوسری بات یہ ہے کہ وٹامن سی کی بہت تھوڑی مقدار جسم میں جمع ہوتی ہے جسے بھرنے کے لیے غذا یا سپلیمنٹ کی ضرورت ہوتی ہے۔ بہترین اینٹی آکسیڈنٹ ہونے کی بنا پر وٹامن سی بدن کے امنیاتی نظام کو خلوی سطح تک بہتر بناتا ہے۔ اگر کوئی انفیکشن ہو جائے تو وٹامن سی کا ذخیرہ تیزی سے ختم ہو جاتا ہے۔ اس لیے بھی ہمیں وٹامن سی کی ضرورت رہتی ہے۔ دوسری جانب یہ ٹھنڈ لگنے سے بچاتا ہے اور کووڈ کے حملے سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ روزانہ 500 ملی گرام وٹامن سی ضروری کھایا جائے جس کے بے انتہا فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔

وٹامن ڈی

دنیا بھر کی آبادی اور بالخصوص خواتین میں وٹامن ڈی کی کمی اب ایک عالمی مسئلہ بن چکی ہے۔ یہ وٹامن کا سپر اسٹار ہے جو بیکٹیریا اور وائرس کو مارتا ہے اور ساتھ میں بدن کا دفاعی نظام درست رکھتا ہے۔ اس وٹامن کی کمی آٹوامیون مرض پیدا کر سکتی ہے اور اس کے ذرائع بھی محدود ہیں۔ اسی لیے لوگ کی گولیاں اور سپلیمنٹ کھاتے ہیں۔ البتہ جلد پر پڑنے والی دھوپ اس وٹامن سازی میں مدد کر سکتی ہے۔ موسم سرما میں بھی وٹامن ڈی کی کمی لازمی ہو جاتی ہے۔ وٹامن ڈی کی مقدار کو بین الاقوامی یونٹ روزانہ آئی یو ڈی کے لحاظ سے ناپا جاتا ہے۔

مونگ کی دال کولیسٹرول اور ہائی بلڈ پریشر کا غذائی علاج

واشنگٹن: آپ کے اور ہمارے گھر میں ایک بہت جادوئی دال موجود ہے جو نہ صرف کولیسٹرول گھٹاتی ہے بلکہ بلڈ پریشر کو معمول پر رکھتی ہے۔ اسے ہم مونگ کی دال کہتے ہیں۔ اگرچہ گزشتہ چند برسوں میں مونگ کی دال پر بہت تحقیق کی گئی ہے۔ مونگ کی دال بدن میں انجیوٹینسن کنورٹنگ اینزائم (اے سی ای) کو روکتی ہے۔ یہ خامرہ دل کی بیماریوں کو بڑھاتا ہے کیونکہ یہ شریانوں کو سخت اور تنگ کرتا ہے۔ جرنل ہیومن اینڈ ایکسپیریمنٹل ٹاکسی کولوجی میں شائع ایک رپورٹ کے مطابق دالیں اور لوبیا ایل ڈی ایل کولیسٹرول گھٹاتی ہیں۔ مونگ کی دال میں اینٹی آکسیڈنٹس پائے جاتے ہیں اور یوں پورے جسم پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اسی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مونگ کی دال ایک ماہ تک استعمال کی جائے تو اس سے بلڈ پریشر کو موثر انداز میں قابو کیا جا سکتا ہے۔ اس دال میں فینولز اور پیپٹائڈز کی وافر مقدار ہوتی ہے جو پورے جسمانی نظام کو تندرست رکھتے ہیں۔ مونگ کی دال کا تیسرا اہم فائدہ یہ ہے کہ اس میں میگنیشیئم کی وافر مقدار موجود ہوتی ہے۔ میگنیشیئم جسم پر کئی اہم اثرات کی وجہ بنتا ہے۔

مشروم کھائیں، ڈپریشن بھگائیں

پنسلوانیا: مشروم اپنے اندر جادوئی خواص رکھتے ہیں اور اب ایک طویل تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ مشروم کھانے کو اپنی عادت میں شامل کیا جائے تو اس سے ڈپریشن کا خدشہ بھی کم ہو جاتا ہے۔ پینسلوانیا اسٹیٹ کالج آف میڈیسن کے سائنسدانوں نے کہا ہے کہ اگرچہ مشروم کئی امراض کے لیے بہت مفید ہے لیکن اب یہ ڈپریشن میں بھی بہت مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔ اس سے قبل کھمبیوں کی افادیت کئی طرح کے کینسر میں ثابت ہو چکی ہے۔ اس ضمن میں پینسلوانیا اسٹیٹ یونیورسٹی کے سائنسدانوں نے 2005 سے 2016 تک لگ بھگ 24 ہزار بالغان کو شامل کیا گیا۔ ان افراد سے غذا، تندرستی اور دماغی صحت کے متعلق ڈیٹا حاصل کیا گیا۔ سائنس بتاتی ہے کہ مشروم میں ایک خاص قسم کا اینٹی آکسیڈنٹ 'ارگوتھایونین' بکثرت پایا جاتا ہے جو خلیات اور ٹشوز (بافتوں) کی حفاظت کرتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اینٹی آکسیڈنٹس شیزوفرینیا اور دیگر دماغی امراض کے حملے سے بچاتے ہیں۔ ارگوتھایونین کی بڑی مقدار مشروم میں موجود ہوتی ہے جو ایک جانب تو سوزش کم کرتا ہے، دوسری جانب بدن میں آکسیڈیو اسٹریس کم ہونے کو روکتا ہے اور یوں ڈپریشن سے متاثر ہونے کا خدشہ بھی کم کم ہو جاتا ہے۔ دوسری جانب عام دستیاب وائٹ بٹن مشروم میں پوٹاشیئم پایا جاتا ہے جو بےچینی اور گھبراہٹ کم کرتا ہے۔ ایک دوسری قسم کا مشروم ہیریلیم اریٹیکس (جسے لائن مین) نہ صرف دماغ کو توانا رکھتا ہے بلکہ دماغ کے اعصاب کو بھی بڑھاتا ہے۔ اس طرح ڈپریشن کو روکنے معاونت ملتی ہے۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ سفید فام اور غیر ہسپانوی سفید فام خواتین رغبت سے مشروم کھاتی ہیں۔ اس سروے میں شامل افراد کی اوسط عمر 45 برس تھی اور 66 فیصد افراد غیر ہسپانوی تھے۔

شوگر اور یادداشت کی خرابی میں کیا تعلق ہے؟

دنیا بھر میں تیزی سے پھیلتا ہوا عرض 'ذیابیطس' جسے عوام نے مرض سمجھ رکھا ہے، نظام اعصاب پر تباہ کن اثرات کا ذمہ دار ہے۔ ذیابیطس کا سبب طبقہ اطباء کے نزدیک گردے کی خرابی ہے، جبکہ ڈاکٹرز کے مطابق لبلبے کے 'بیٹا' خلیات کے فعل میں کوتاہی ہے۔ لبلبہ دراصل غدہ (گلینڈ) ہے اور غدود کا فعل کسی عضو کے زیر اثر ہوتا ہے۔ دور حاضر میں کیونکہ ذیابیطس کا علاج کرتے وقت گردوں کو نظرانداز کیا جاتا ہے، لہذا گردے خراب ہوتے ہوتے عدم فعل (کڈنی فیلیر) کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ 'ڈایالیسس' کی نوبت آ جاتی ہے۔ زمانہ قدیم میں ذیابیطس کا علاج مصفی خون اور گردے کی ادویہ سے کیا جاتا تھا، مگر جدید تحقیق بھی شاہد ہے کہ لبلبہ کا فعل نظام ہضم میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اگر یہ کسی وجہ سے کمزور یا متورم ہو جائے تو تلی ہوئی اشیاء ہضم نہیں ہوتیں، کبھی تے اور متلی کی شکایت رہتی ہے تو کبھی شکم کے درمیانی حصے میں درد رہتا ہے، پیٹ پھولا رہتا ہے۔ لبلبہ کے جہاں 'بیٹا' خلیے انسولین کے افراز کا ذریعہ ہیں وہاں لبلبے کے 'ایلفا' خلیے شکر پیدا کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے انسان کے جسم میں گرمی اور توانائی رہتی ہے۔ ہمارے ہاں اکثر انسولین کے افراز کی ادویہ دی جاتی ہے، جس کے نتیجے میں گلوکومیٹر پر شوگر کی مقدار بڑھتی رہتی ہے چہ جائیکہ مریض ذیابیطس کی کتنی ہی ادویہ استعمال کرے۔ مگر ذیابیطس کی موجودگی اعصاب کو برباد کرتی رہتی ہے۔ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ گردے کی خرابی انسان کا دماغ اس قدر متاثر کرتی ہے کہ آدمی بہکی بہکی باتیں کرنے لگتا ہے۔ گلوکوز انسانی خلیات کی حیات کے لیے نہایت اہم ہے، مگر زیادہ مقدار دو وجوہات کی بنا پر خطرناک ہے۔ اول یہ کہ خون کا پی۔ ایچ خراب کرتی ہے، جس سے جسمانی خلیات کو نقصان پہنچتا ہے، دوم: گلوکوز کی زیادہ مقدار کی مثال بدہضمی جیسی ہے کہ معتدل مقدار میں خوراک جسم کی ضرورت ہے

انار کے طبی فوائد بے شمار

لندن: انار کے خوش نما دانے گویا چھوٹے یاقوت کی مانند دکھائی دیتے ہیں۔ اپنے ذائقے اور فوائد کی وجہ سے یہ پھل دنیا بھر میں مشہور ہے لیکن اسے کھولنے اور چھیلنے کی وجہ سے لوگ الجھن محسوس کرتے ہیں۔ تاہم ان میں صحت کا ایک خزانہ پوشیدہ ہے۔ انار میں ریشوں (فائبر) کی بڑی مقدار پائی جاتی ہے جبکہ طرح طرح کے اینٹی آکسیڈنٹس اسے انتہائی صحت بخش بناتے ہیں۔ پینسلوانیا اسٹیٹ یونیورسٹی سے وابستہ ماہر غذائیات ڈاکٹر پینی کرس کہتی ہیں کہ انار کے شوخ رنگ کو ہی دیکھ لیجئے جو پولی فینول نامی رنگت کی وجہ سے سرخ ہوتا ہے۔ پولی فینولز اینٹی آکسیڈنٹس کی طرح کام کرتے ہیں اور جسم میں عمر رسیدگی سے لڑنے کے ساتھ ساتھ اندرونی سوزش (انفلیمیشن) کم کرتے ہیں۔ ایک کپ انار دانوں میں 72 کیلوریز پائی جاتی ہیں۔ 16 گرام کاربوہائیڈریٹس پائے جاتے ہیں اور تین گرام فائبر یعنی ریشہ ہوا ہے۔ اس کے علاوہ فولیٹ، وٹامن کے اور پوٹاشیئم کی بڑی مقدار اس میں موجود ہوتی ہے۔ ایران میں انار کو موسم سرما کے جواہر بھی کہا جاتا ہے۔ قدیم تہذیب میں اسے خوشحالی، فراوانی اور زرخیزی کا پھل بھی کہا جاتا رہا ہے۔ انار میں موجود پیونیسک ایسڈ ہے جو ایک طرح کا فیٹی ایسڈ ہے اور اپنے اندر بہت مفید طبی خواص رکھتا ہے۔ اپنے خواص کی بنا پر یہ ذیابیطس کے مریضوں کے لیے اہم طبی فوائد رکھتا ہے۔ اینٹی انفلیمیٹری خواص کی بنا پر جوڑوں کے درد کے مریض اسے استعمال کرکے اپنے مرض کی شدت کم کر سکتے ہیں۔ بعض تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ دل کے لیے یہ پھل بہت مفید ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ سوزش کم کرتا ہے اور شریانوں کو ہموار اور وسیع رکھتا ہے۔ تاہم ماہرین نے کہا ہے

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

وزیر اعظم مودی نے ہندوستان ۔افریقہ مشغولیت کو تبدیل کیا

ویب ڈیسک// یہ ہندوستان کے لیے بڑے فخر کا لمحہ تھا جب وفاقی جمہوریہ نائجیریا کے صدر بولا احمد ٹینوبو نے وزیر اعظم نریندر مودی کو نائجیریا کے اعلیٰ ترین شہری اعزاز 'گرینڈ کمانڈر آف دی آرڈر آف نائجیریا' سے نوازا۔ اس اعزاز نے مودی کی مدبرانہ قیادت اور ان کی دور اندیش قیادت کے ذریعے دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کو فروغ دینے میں اہم شراکت کو تسلیم کیا۔ اس پہچان کے دو پہلو نمایاں ہیں۔ سب سے پہلے، مودی 1969 کے بعد سے یہ اعزاز حاصل کرنے والے پہلے غیر ملکی رہنما ہیں۔ دوم، یہ اعزاز ایک عالمی پاور ہاؤس کے طور پر ہندوستان کے ابھرنے کی نشاندہی کرتا ہے، جس سے مودی نے گلوبل ساؤتھ کے لیے اپنی وابستگی کے لیے اس اعتماد اور پہچان کو اجاگر کیا ہے۔ نائجیریا کی آزادی کے فوراً بعد ملکہ الزبتھ کو یہ اعزاز حاصل کرنے والی واحد دوسری غیر ملکی شخصیت تھیں۔ گزشتہ سال ستمبر میں G20 سربراہی اجلاس کی ہندوستان کی میزبانی کے دوران سب سے زیادہ پیارے لمحات میں سے ایک وزیر اعظم مودی کی طرف سے افریقی یونین کے لیے دعوت تھی، جس کی نمائندگی چیئرپرسن ازلی اسومانی نے کی تھی، G20 میں مستقل رکن کے طور پر شامل ہونے کے لیے۔ افریقی یونین، 55 رکنی ممالک پر مشتمل ہے، اب وہی حیثیت رکھتی ہے جو یورپی یونین کی ہے، جو مکمل رکنیت کے ساتھ واحد دوسرا علاقائی بلاک ہے۔ یہ اقدام جامع عالمی نظم و نسق کو فروغ دینے اور افریقہ کی آواز کو عالمی سطح پر بلند کرنے کے لیے ہندوستان کی لگن کی علامت ہے۔ افریقی ممالک کے ساتھ ہندوستان کے تعلقات کی جڑیں گہری ہیں، لیکن کئی دہائیوں کی سفارتی بیان بازی کے باوجود، یہ تعلقات اکثر گرم ہی رہے۔ مودی کے کریڈٹ پر، انہوں نے ہندوستان-افریقہ تعلقات کو دوبارہ زندہ کیا، انہیں ترجیح دی اور کثیر جہتی شراکت داری کو آگے بڑھایا۔ بہت سے لوگ اسے خطے میں چین کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ پر ہندوستان کے اسٹریٹجک ردعمل کے طور پر دیکھتے ہیں۔ مودی نے گلوبل ساؤتھ کے خدشات کو بین الاقوامی گفتگو کے مرکزی دھارے میں لا کر کثیر الجہتی کے ایک نئے دور کا آغاز کیا ہے۔ اس کا نقطہ نظر اس بات کو یقینی بنانے کے عزم کی عکاسی کرتا ہے کہ ترقی پذیر ممالک عالمی بیانیہ کی تشکیل میں اپنا کردار ادا کریں۔ ایک بیرونی مبصر کے نزدیک ایسا لگتا ہے کہ مودی نے ہندوستان کے قومی مفادات کو سب سے اوپر رکھتے ہوئے ذاتی سفارت کاری کی ہے۔ افریقہ میں مودی کی دلچسپی ان کے وزیر اعظم کے دور سے پہلے کی ہے۔ 2014 سے پہلے، گجرات کے وزیر اعلیٰ کے طور پر مودی نے افریقی ممالک کے ساتھ مشغول ہونے کی کوششیں شروع کیں۔ جب کہ گجراتی برادری کے افریقہ کے ساتھ دیرینہ تعلقات ہیں، گجرات اور افریقی ممالک کے درمیان سرکاری مصروفیات بہت کم تھیں۔ 2009 میں مودی نے یوگنڈا کا دورہ کیا تاکہ سرمایہ کاروں کو وائبرنٹ گجرات گلوبل انویسٹرس سمٹ میں مدعو کیا جاسکے۔ 2011 میں، اس نے سربراہی اجلاس میں روانڈا کے وزیر اعظم، برنارڈ ماکوزا کی میزبانی کی، سرمایہ کاری کے اتحاد کو فروغ دیا جس نے گہرے دوطرفہ تعلقات کی بنیاد رکھی۔ یہ روابط مودی کے بطور وزیر اعظم دور میں مزید مضبوط ہوئے ہیں کیونکہ ان کی حکومت نے اپنی خارجہ پالیسی کے اقدامات کو وسعت دی۔ مندرجہ ذیل سنگ میلوں پر غور کریں جنہوں نے مودی کی قیادت میں افریقہ کے ساتھ ہندوستان کے تعلقات کو تقویت بخشی ہے۔

شہریوں میں 'قوم سب سے پہلے' کا احساس پیدا کرنا ضروری/مرمو

حیدرآباد// صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے کہا کہ ہندوستان کو ایک ترقی یافتہ ملک بنانے کے لیے شہریوں میں 'قوم سب سے پہلے' کا احساس پیدا کرنا ضروری ہے۔ محترمہ مرمو نے جمعہ کو حیدرآباد میں ثقافتی میلے 'لوک منتھن' کا افتتاح کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی بھرپور ثقافت، روایات اور ورثے میں اتحاد کے دھاگے کو مضبوط کرنے کی یہ ایک قابل ستائش کوشش ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ تمام شہریوں کو ہندوستان کی ثقافتی اور فکری وراثت کو سمجھنا چاہیے اور ہماری انمول روایات کو مضبوط کرنا چاہیے۔ صدر نے کہا کہ تنوع ہمارے بنیادی اتحاد کو خوبصورتی کی قوس قزح فراہم کرتا ہے۔ چاہے ہم جنگل میں رہنے والے ہوں، گاؤں میں یا شہر کے رہنے والے، ہم سب ہندوستانی ہیں۔ قومی اتحاد کا یہی احساس تمام چیلنجز کے باوجود ہمیں متحد رکھے ہوئے ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانی سماج کو تقسیم اور کمزور کرنے کی کوششیں صدیوں سے جاری ہیں۔ ملک کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کے لیے مصنوعی تقسیم کی گئی ہے لیکن ہندوستانیت کے جذبے سے سرشار شہریوں نے قومی اتحاد کی مشعل کو جلائے رکھا ہے۔ صدر جمہوریہ نے کہا کہ ہندوستانی نظریہ کا اثر قدیم زمانے سے ہی دنیا میں دور دور تک پھیلا ہوا ہے۔ ہندوستان کے مذہبی عقائد، فن، موسیقی، ٹیکنالوجی، طبی نظام، زبان اور ادب کی پوری دنیا میں تعریف کی گئی ہے۔ ہندوستانی فلسفیانہ نظام وہ پہلا نظام تھا جس نے عالمی برادری کو مثالی زندگی کی اقدار کا تحفہ دیا۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے اسلاف کی اس شاندار روایت کو مضبوط کریں۔ صدر نے کہا کہ صدیوں سے سامراج اور استعماری طاقتوں نے نہ صرف ہندوستان کا معاشی طور پر استحصال کیا بلکہ ہمارے سماجی تانے بانے کو بھی تباہ کرنے کی کوشش کی۔ ہماری بھرپور فکری روایت کو حقیر سمجھنے والے حکمرانوں نے شہریوں میں ثقافتی کمتری کا احساس پیدا کیا۔ ایسی روایات ہندوستانیوں پر مسلط کی گئیں جو ہمارے اتحاد کے لیے نقصان دہ تھیں۔ صدیوں کی محکومی کے باعث شہری غلامانہ ذہنیت کا شکار ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کو ایک ترقی یافتہ ملک بنانے کے لیے ضروری ہے کہ شہریوں میں 'قوم سب سے پہلے' کا احساس پیدا کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ لوک منتھن اس احساس کو تقویت دے رہا ہے۔

فوجی تکنیکی تعاون پر ہندوستان ۔روس ورکنگ گروپ کی 22 ویں میٹنگ کا انعقاد

نئی دہلی// فوجی تکنیکی تعاون اور دفاعی صنعت پر ہندوستان ۔روس ورکنگ گروپ کی 22 ویں میٹنگ جمعہ کو نئی دہلی میں منعقد ہوئی۔ اس میٹنگ کی مشترکہ صدارت سنجیو کمار، سکریٹری دفاعی پیداوار، وزارت دفاع اور اے بوتسوف، روس کی فوجی تکنیکی تعاون کے لیے فیڈرل سروس کے فرسٹ ڈپٹی ڈائریکٹر نے کی۔ ایکس پر پیشرفت کا اشتراک کرتے ہوئے، وزارت دفاع نے پوسٹ کیا، "فوجی تکنیکی تعاون اور دفاعی صنعت کے بارے میں بھارت ۔ روس ورکنگ گروپ کی 22 ویں میٹنگ ملٹری اور ملٹری ٹیکنیکل کوآپریشن پر ہندوستان-روس کے بین الحکومتی کمیشن میں منعقد ہوئی۔ شراکت داری، فوجی تکنیکی تعاون کے پروگرام پر معاہدے کے تحت اس میٹنگ کی مشترکہ صدارت سکریٹری (دفاعی پیداوار) (شری سنجیو کمار اور فیڈرل سروس فار ملٹری ٹیکنیکل کوآپریشن کے فرسٹ ڈپٹی ڈائریکٹر مسٹر اے بوتسوف نے کی۔ 2021- 2031 کی مدت کے معاہدے پر 6 دسمبر 2021 کو دہلی میں بھارت۔روس 2+ 2 ڈائیلاگ کی افتتاحی میٹنگ کے دوران دستخط کیے گئے تھے۔ سفارت خانے کے مطابق، دونوں فریق مسلح افواج کے اہلکاروں کے متواتر تبادلے اور فوجی مشقیں بھی کرتے ہیں۔ ہندوستان اور روس کے پاس فوجی اور فوجی تکنیکی تعاون کے معاملات کی مکمل رینج کی نگرانی کے لیے ایک ادارہ جاتی ڈھانچہ ہے۔ افتتاحی ہندوستان-روس 2+ 2 ڈائیلاگ (2021 میں قائم کیا گیا) 6 دسمبر 2021 کو دہلی میں سربراہی اجلاس کے موقع پر منعقد ہوا۔ مذاکرات کی صدارت دونوں ممالک کے وزرائے دفاع اور وزرائے خارجہ نے کی۔ فوجی تکنیکی تعاون پر ہندوستان-روس بین الحکومتی کمیشن جو 2000 میں قائم کیا گیا تھا، اس ڈھانچے میں سب سے اوپر ہے۔

گوالیار میں جدید ترین کمپریسڈ بائیو گیس پلانٹ کے ساتھ ہندوستان کی پہلی جدید، خود کفیل گوشالہ

نئی دہلی// عزت مآب وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے دو اکتوبر 2024 کو گوالیار کے نئے 100 ٹی پی ڈی گوبر پر مبنی کمپریسڈ بائیو گیس (سی بی جی) پلانٹ کا افتتاح کیا۔ یہ وزیر اعظم کے ویسٹ ٹو ورتھ "فضلے سے دولت کمانا" کے ان کے وژن کی مثال ہے۔ گوالیار کے لال ٹیپارا میں واقع آدرش گوشالا سی بی جی پلانٹ سب سے بڑا گوشالہ ہے۔ گوالیار میونسپل کارپوریشن کے زیر انتظام اس گوشالے میں 10,000 سے زیادہ مویشی رہتے ہیں۔ آدرش گوشالہ ہندوستان کی پہلی جدید، کمپریسڈ بائیو گیس (سی بی جی) پلانٹ والی بھارت کی پہلی جدید، خود کفیل گوشالہ ہے۔ یہ مدھیہ پردیش کا پہلا سی بی جی پلانٹ ہے، جس میں گھروں سے جمع ہونے والے مویشیوں کے گوبر اور منڈیوں سے سبزیوں اور پھلوں کے فضلے سے بائیو گیس تیار کی جائے گی۔ ضلعی انتظامیہ کے مطابق 5 ایکڑ پر پھیلے ہوئے اس اہم منصوبے کو انڈین آئل کارپوریشن کے تعاون سے 31 کروڑ روپے کی لاگت سے تیار کیا گیا ہے۔ گوشالہ میں نصب یہ سی بی جی پلانٹ گائے کے گوبر کو بائیو سی این جی (کمپریسڈ نیچرل گیس) اور نامیاتی کھاد میں تبدیل کرتا ہے، اس طرح کاربن کے اخراج کو کم کرتے ہوئے پائیدار طریقوں کو فروغ دیتا ہے۔ یہ پلانٹ 100 ٹن گائے کے گوبر سے روزانہ دو ٹن کمپریسڈ بائیو گیس تیار کرے گا۔ مزید برآں، یہ روزانہ 10 سے 15 ٹن خشک نامیاتی کھاد تیار کرتا ہے، جو نامیاتی کاشتکاری کے لیے ایک قیمتی پیداوار ہے۔ تکنیکی طور پر جدید پلانٹ کو طویل مدتی پائیداری کے لیے بھی ڈیزائن کیا گیا ہے۔ اس پروجیکٹ میں، مرکزی پلانٹ کے قریب واقع ونڈرو کمپوسٹنگ نامیاتی فضلے کی مزید پروسیسنگ میں مدد کرے گی۔ لال ٹیپارا گوشالہ میں سی بی جی پلانٹ معاشرے اور حکومت کے درمیان کامیاب تعاون کا ایک نمونہ ہے، جو پائیدار ترقی میں عالمی معیار قائم کرتا ہے۔ پلانٹ روزانہ دو سے تین ٹن بائیو-سی این جی پیدا کرتا ہے، جو فوسل ایندھن کا صاف ستھرا، ماحول دوست متبادل فراہم کرتا ہے اور کاربن کے اخراج کو کم کرنے میں مدد کرتا ہے۔

آسارام کی عرضی پر گجرات حکومت کو سپریم کورٹ کا نوٹس

نئی دہلی// سپریم کورٹ نے جنسی زیادتی کے معاملے میں عمر قید کی سزا کاٹ رہے 86 سالہ خود ساختہ بھگوان آسارام باپو کی طبی بنیادوں پر ضمانت کی درخواست پر جمعہ کو گجرات حکومت کو نوٹس جاری کیا اور تین ہفتوں میں جواب داخل کرنے کی ہدایت دی ہے۔ ریاستی حکومت کو نوٹس جاری کرتے ہوئے جسٹس ایم ایم سندریش اور اروند کمار کی بنچ نے کہا کہ چونکہ یہ پوکسو کیس ہے، اس لیے یہ عدالت طبی بنیادوں پر اس ضمانت کی درخواست پر غور کرے گی۔ بنچ کے سامنے عرضی گزار کی طرف سے پیش ہونے والے سینئر وکیل دماشیشا دری نائیڈو نے دلیل دی کہ وہ (آسارام) کئی بیماریوں میں مبتلا ہیں جن میں بلاکیج بھی شامل ہے۔ اس معاملے میں آسارام نے سپریم کورٹ سے رجوع ہو کر سزا کو معطل کرنے اور ضمانت کی مانگ کی ہے۔ انہوں نے اپنی درخواست میں دعویٰ کیا ہے کہ وہ میڈیا ٹرائل اور ان کے آشرم پر کنٹرول حاصل کرنے کی سازشوں کا شکار ہیں۔ انہوں نے اپنی درخواست میں، جو ایڈوکیٹ راجیش انعامدار اور شاشوت آنند کے ذریعے دائر کی، الزام لگایا کہ ان کی سزا بے ضابطگیوں سے بھری ہوئی ہے۔ یہ صرف شکایت کنندہ کی غیر تصدیق شدہ گواہی پر مبنی ہے۔

وزیر اعظم نے گیانا کے صدر سے سرکاری سطح پر بات چیت کی

جارج ٹاؤن// وزیر اعظم نریندر مودی نے 20 نومبر کو جارج ٹاؤن کے اسٹیٹ ہاؤس میں عزت مآب ڈاکٹر محمد عرفان علی سے ملاقات کی۔ اسٹیٹ ہاؤس پہنچنے پر صدر علی نے ان کا استقبال کیا اور انہیں گارڈ آف آنر دیا۔ دونوں رہنماؤں کے درمیان مختصر ملاقات ہوئی جس کے بعد وفود کی سطح پر بات چیت ہوئی۔ ہندوستان اور گیانا کے درمیان گہرے تاریخی تعلقات کو واضح کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ ان کے دورے سے دو طرفہ تعلقات مزید مضبوط ہوں گے۔ دونوں رہنماؤں نے ہندوستان اور گیانا کے درمیان کثیر جہتی تعلقات کے کئی پہلوؤں پر تفصیلی بات چیت کی جن میں دفاع، تجارت، سرمایہ کاری، صحت، فارما، روایتی ادویات، غذائی تحفظ، بنیادی ڈھانچے کی ترقی، ڈیجیٹل عوامی بنیادی ڈھانچہ، صلاحیت سازی، ثقافت اور لوگوں کے درمیان رابطے شامل ہیں۔ توانائی کے شعبے میں جاری تعاون کا جائزہ لیتے ہوئے دونوں رہنماؤں نے کہا کہ ہائیڈرو کاربن کے ساتھ ساتھ قابل تجدید توانائی کے شعبے میں شراکت داری کو وسعت دینے کے بے پناہ امکانات ہیں۔ ترقیاتی تعاون ہندوستان-گیانا شراکت داری کا ایک اہم ستون ہے۔ وزیر اعظم نے گیانا کی ترقی کی امنگوں کو حاصل کرنے میں ہندوستان کی مسلسل حمایت سے آگاہ کیا۔ دونوں رہنماؤں نے باہمی دلچسپی کے علاقائی اور عالمی امور پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ دونوں رہنماؤں نے موسمیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے کے لیے زیادہ تعاون پر زور دیا۔ وزیر اعظم نے ہندوستان کی میزبانی میں وائس آف دی گلوبل ساؤتھ سمٹ میں شرکت پر صدر علی کا شکریہ ادا کیا۔

سپریم کورٹ کی چھ ایم ایل ایز کیخلاف نا اہلی کی کارروائی کی ہدایات پر پابندی

نئی دہلی// سپریم کورٹ نے ہماچل پردیش میں پارلیمانی سکریٹریوں کے طور پر مقرر کردہ ایم ایل ایز کے خلاف نا اہلی کی کارروائی شروع کرنے کے ہائی کورٹ کی حالیہ ہدایت پر جمعہ کو اگلی سماعت تک روک لگا دی۔ چیف جسٹس سنجیو کھنہ اور جسٹس سنجے کمار کی ڈویژن بنچ نے متعلقہ فریقوں کے دلائل سننے کے بعد یہ حکم دیا۔ سپریم کورٹ نے تاہم کہا کہ اس دوران ایم ایل اے کی سکریٹری کے طور پر تقرری نہیں ہونی چاہیے۔ عدالت نے جواب دہندگان کو جوابی حلف نامہ داخل کرنے کے لئے دو ہفتے کا وقت دیا اور پھر ریاستی حکومت کو جواب داخل کرنے کے لئے مزید دو دن کا وقت دیا۔ سپریم کورٹ کے سامنے ہماچل حکومت کی طرف سے سینئر وکیل کپل سبل اور اے ایم سنگھوی نے بحث کی۔ انہوں نے کہا کہ مغربی بنگال اور چھتیس گڑھ کی حکومتوں کے فیصلوں سے پیدا ہونے والی اسی طرح کی درخواستیں اس عدالت میں زیر التوا ہیں۔ سینئر وکیل منیندر سنگھ نے اس عبوری راحت کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس سے قبل سپریم کورٹ نے منی پور حکومت کی طرف سے 2022 میں منظور کیے گئے اسی طرح کے قانون کو کالعدم قرار دیا تھا۔ ہماچل پردیش حکومت نے ہائی کورٹ کے اس حکم کے خلاف عدالت عظمیٰ میں درخواست دائر کی جس میں وزیر اعلیٰ سکھوندر سنگھ سکھو کی قیادت والی حکومت کی طرف سے چھ چیف پارلیمانی سکریٹریوں (سی پی ایس) کی تقرری کو کالعدم قرار دینے کے ساتھ ساتھ اس قانون کو کالعدم قرار دیا گیا تھا۔ ریاستی کانگریس حکومت نے 8 جنوری 2023 کو اپنی کابینہ میں توسیع سے پہلے چھ چیف پارلیمانی سکریٹریوں کا تقرر کیا۔ سنجے اوستھی، آرکی اسمبلی حلقہ سے ایم ایل اے، بیجناتھ سے کشوری لال، دون سے رام کمار، روہڑو سے موہن لال براکٹا، آشیش بٹیل اور پالم پور سے کشوری لال کی تقرری ہوئی۔ ریاستی حکومت نے سپریم کورٹ میں دائر اپیل میں چھ پارلیمانی سکریٹریوں کی تقرری کو اختیار دینے کی کوشش کی ہے اور کہا ہے کہ ہائی کورٹ کا حکم "قانون میں غلط" ہے۔ ریاستی حکومت نے ہائی کورٹ کی مذکورہ ہدایت پر روک لگانے کی بھی درخواست کی ہے۔ ہماچل پردیش ہائی کورٹ نے 13 نومبر 2024 کو چیف منسٹر سکھو کی زیر قیادت حکومت کے ذریعہ چھ چیف پارلیمانی سکریٹریز کی تقرری کو کالعدم قرار دیا اور اس قانون کو کالعدم قرار دیا جس کے تحت ان کی تقرری کی گئی تھی۔ تقرریوں کو منسوخ کرتے ہوئے ہائی کورٹ نے یہ بھی ہدایت دی تھی کہ چھ چیف پارلیمانی سکریٹریوں کی تمام سہولیات اور مراعات فوری طور پر واپس لے لی جائیں۔ ہائی کورٹ نے کہا تھا کہ افسران عوامی عہدے کا غلط استعمال کر رہے ہیں اور انہیں دی گئی تمام سہولیات فوری طور پر واپس لے لی جائیں۔

منوج کمار اگروال جونپور کے ٹربیونل کے نئے جج

جونپور//
الہ آباد ہائی کورٹ نے علی گڑھ فیملی کورٹ کے چیف جسٹس منوج کمار اگروال کو موٹر ایکسیڈنٹ کلیم ٹربیونل جونپور کا پریزائیڈنگ آفیسر مقرر کیا ہے۔ سرکاری ذرائع کے مطابق اتر پردیش کے سیتاپور کے رہنے والے مسٹر اگروال 2013 میں سول کورٹ جونپور میں سول جج سینئر ڈویژن رہ چکے ہیں۔ 20 نومبر 2023 سے اب تک وہ علی گڑھ فیملی کورٹ کے چیف جسٹس رہے ہیں۔ 56 سالہ منوج کمار اگروال کو پی سی ایس جے کا امتحان پاس کرنے کے بعد 24 مئی 2001 کو لکھیم پور کھیری میں سول جج کے طور پر مقرر کیا گیا تھا۔ 2009 میں کانپور نگر کے سی جے ایم تھے۔

اشونی ویشنو نے جرمن کمپنیوں کو ہندوستان میں سرمایہ کاری کرنے کی دعوت دی

نئی دہلی// مرکزی وزیر اشونی ویشنو نے جرمن کمپنیوں کو ہندوستان میں سرمایہ کاری کرنے کی دعوت دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ ایک قابل اعتماد پارٹنر ہے جو سیاسی اور اقتصادی استحکام فراہم کرتا ہے۔ جمعرات کی شام سٹٹ گارٹ میں TV9 گلوبل سمٹ سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہندوستان 6- 8 فیصد کی شرح سے مسلسل ترقی کر رہا ہے اور آنے والے کئی سالوں تک اس رفتار کو جاری رکھنے کے لیے تیار ہے۔ اپنی سپلائی چین میں ہندوستان کو شامل کرنے پر غور کریں۔ ہندوستان تقریباً ہر شعبے میں 1,800 سے زیادہ عالمی صلاحیت کے مراکز کی میزبانی کرتا ہے۔ ہم آئی ٹی میں عالمی شہرت یافتہ صلاحیتوں کے ساتھ ٹیلنٹ کا ایک وسیع ذخیرہ پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا، "ہماری حکومت کی کامیابی اس حقیقت کی عکاسی کرتی ہے کہ اچھی اقتصادیات بھی اچھی سیاست کر سکتی ہے۔ جب کہ بہت سی جمہوری قوموں کو ہنگامہ آرائی کا سامنا کرنا پڑا ہے، ہندوستان سیاسی اور اقتصادی دونوں طرح کے استحکام کی پیشکش کرنے والا ایک قابل اعتماد پارٹنر ہے۔ ویشنو نے کہا کہ ہندوستان کے پاس ایک بہت ہی صحت مند بیلنس شیٹ ہے، جس میں جی ڈی پی کا 57 فیصد قرض ہے، جو دوسری بڑی معیشتوں میں دیکھے جانے والے قرضوں کی سطح سے بہت کم ہے۔ انہوں نے کہا کہ "یہ کامیابی اتفاقیہ نہیں ہے۔ یہ ایک واضح، سوچی سمجھی حکمت عملی اور باریک بینی سے عمل درآمد کا نتیجہ ہے۔" وزیر نے کہا کہ ہندوستان کی ترقی کی حکمت عملی فزیکل، سماجی اور ڈیجیٹل انفراسٹرکچر میں عوامی سرمایہ کاری کے چار ستونوں پر مبنی ہے۔ جامع ترقی کے پروگراموں کی بڑی تعداد، مینوفیکچرنگ اور جدت پر توجہ مرکوز کریں، اور قانونی اور تعمیل کے ڈھانچے کو آسان بنائیں۔ ویشنو نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت والی حکومت کم از کم حکومت، زیادہ سے زیادہ حکمرانی کے وژن پر یقین رکھتی ہے اور اس نے 1,500 سے زیادہ فرسودہ قوانین کو منسوخ کیا ہے اور 40,000 غیر ضروری تعمیل کی ضروریات کو ہٹا دیا ہے۔ "نئی قانون سازی، جیسے ڈیجیٹل پرسنل ڈیٹا پروٹیکشن ایکٹ اور ٹیلی کام ایکٹ، اب آج کی ڈیجیٹل معیشت کے لیے ایک شفاف فریم ورک فراہم کرتے ہیں۔

وزارت سیاحت 26 سے 29 نومبر تک کازی رنگا، آسام میں انٹرنیشنل ٹورزم مارٹ کا انعقاد کرے گی

گوہاٹی// بین الاقوامی سیاحتی مارٹ (آئی ٹی ایم) کا 12 واں ایڈیشن کازی رنگا، آسام میں 26 سے 29 نومبر، 2024 تک منعقد ہوگا۔ انٹرنیشنل ٹورزم مارٹ ایک سالانہ تقریب ہے جس کا اہتمام وزارت سیاحت، حکومت ہند نے کیا ہے، جو کہ ملکی اور بین الاقوامی سامعین کے لیے شمال مشرقی خطے کی سیاحت کی صلاحیت کو اجاگر کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ یہ ایونٹ ایک اہم پلیٹ فارم کے طور پر کام کرتا ہے، جو آٹھ شمال مشرقی ریاستوں - آسام، اروناچل پردیش، منی پور، میگھالیہ، میزورم، ناگالینڈ، تریپورہ، اور سکم سے سیاحت کے کاروبار اور کاروباری افراد کو ایک ساتھ لاتا ہے تاکہ خریداروں، بیچنے والوں، میڈیا، سرکاری ایجنسیوں، اور دیگر اسٹیک ہولڈرز کے درمیان تعاون اور بات چیت کو فروغ دیا جاسکے۔ آئی ٹی ایم کا 12 واں ایڈیشن ایک ایسے خطے میں منعقد ہو گا جو اپنی متنوع ٹپوگرافی، بھرپور نباتات اور حیوانات، متحرک نسلی برادریوں، قدیم روایات، تہواروں اور بے شمار فنون و دستکاری کے لیے مشہور ہے۔ کازی رنگا نیشنل پارک، یونیسکو کی ایک سائٹ اور شاندار ایک سینگ والے گینڈے کا گھر، اس تقریب کی طرف رغبت میں اضافہ کرتا ہے۔ آئی ٹی ایم کے 12 ویں ایڈیشن پر میڈیا کو بریفنگ دیتے ہوئے آج یہاں، ڈی جی، سیاحت محترمہ مگدھا سنہا نے بتایا کہ اس تقریب میں تقریباً 400 شرکاء کی شرکت متوقع ہے۔ جن میں بین الاقوامی اور گھریلو ٹور آپریٹرز، ہوٹل مالکان اور ہوم اسٹے کے مالکان، سیاحتی خدمات فراہم کرنے والے، اثر و رسوخ پیدا کرنے والے اور رائے ساز، حکومت ہند اور ریاستی حکومتوں کے سینئر عہدیداران، میڈیا اور بین الاقوامی طلباء وغیرہ شامل ہیں۔ ڈی جی نے مزید بتایا کہ تین روزہ مارٹ مختلف قسم کی سرگرمیاں پیش کرے گا، جس میں ریاستی حکومتوں کی طرف سے پریزنٹیشنز، بی 2 بی میٹنگز، پینل مباحثے، کھانے کے مظاہرے، ثقافتی شامیں، لائیو موسیقی، شمال مشرقی بازار، اور اہم مقامات جیسے چارائیڈیو موئیدم (بھارت کا تازہ ترین اور 43 واں یونیسکو عالمی ثقافتی ورثہ سائٹ)، کازیرانگا نیشنل پارک (جو نیشنل پارک کے طور پر 50 سال مکمل ہونے کا جشن مناتا ہے)، ہاتھیکولی ٹی اسٹیٹ اور آرکڈ اور بائیو ڈائیورسٹی پارک کے تکنیکی دورے شامل ہیں۔

ریلائنس جیو نے سب سے زیادہ ایکٹو سبسکرائبرز اپنے نیٹ ورک میں جوڑے/ٹرائی

نئی دہلی// ٹیلی کام ریگولیٹری اتھارٹی آف انڈیا (ٹرائی) کے تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق، 'ریلائنس جیو' ایکٹو سبسکرائبرز کو شامل کرنے کے معاملے میں سب سے آگے ہے۔ جیو نے ستمبر کے مہینے میں تقریباً 17 لاکھ ایکٹو سبسکرائبرز کو شامل کیا۔ اسی مدت میں بھارتی ایئرٹیل نے 13 لاکھ صارفین کو کھو دیا اور ووڈافون آئیڈیا نے تقریباً 31 لاکھ صارفین کو کھو دیا۔ جیو مسلسل دوسرے مہینے میں 'ایکٹو سبسکرائبرز کو شامل کرنے کے معاملے میں پہلے نمبر پر ہے۔ ایئرٹیل اور ووڈا آئیڈیا کے 'ایکٹو سبسکرائبرز کی تعداد میں کمی کی وجہ سے، پوری صنعت میں ایکٹو سبسکرائبرز کی تعداد میں کمی دیکھی گئی، جو ستمبر کے مہینے میں 15 لاکھ کم ہو کر تقریباً 106 کروڑ رہ گئی۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ ٹیلی کام کمپنیوں کی کارکردگی ان کے فعال صارفین کی تعداد پر منحصر ہے کیونکہ فعال صارفین کمپنیوں کے لیے آمدنی کا سب سے اہم ذریعہ ہیں۔ تاہم ستمبر کے مہینے میں پوری صنعت کو جھٹکا لگا۔ جیو، ایئرٹیل اور ووڈا آئیڈیا نے تقریباً 1 کروڑ صارفین گنوا دیے۔ یعنی تقریباً ایک کروڑ سمیں بند کر دی گئیں۔ خیال کیا جا رہا ہے کہ ٹیرف میں اضافے کے بعد جن صارفین کو دو سموں کی ضرورت نہیں تھی انہوں نے اپنے نمبر بند کر دیے۔ بی ایس این ایل کی مارکیٹ شیئر میں بھی معمولی اضافہ دیکھا گیا۔ سرکاری کمپنی نے ستمبر میں تقریباً 15 لاکھ وائرلیس ڈیٹا براڈ بینڈ صارفین کو شامل کیا، جو جولائی اور اگست میں 56 لاکھ کے اوسط سے بہت کم ہے۔ مزید برآں، بی ایس این ایل نے چھ حلقوں میں صارفین کو کھو دیا، جو کہ حالیہ ترقی کے بعد سست روی کا اشارہ ہے۔ ٹرائی کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ وائر لائن براڈ بینڈ یعنی فائبر اور دیگر وائر لائنز سے جڑے صارفین کی کل تعداد 4 کروڑ 36 لاکھ سے تجاوز کر گئی ہے۔

سائنس مذہب کے بغیر لنگڑی ہے (دوسری قسط)

محمد آصف اقبال

موجودہ سائنسی دور میں جہاں ہر چیز کے موجود ہونے کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنا حجم رکھتی ہو ساتھ ہی اپنی شکل میں نظر بھی آتی ہو یہ کیسے ثابت کیا جائے گا کہ موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالی روبرو ہوا؟ اللہ نے موسیٰ علیہ السلام سے گفتگو کی اور اسی گفتگو کے نتیجہ میں قرآن حکیم میں موسیٰ علیہ السلام کا لقب کلیم اللہ آیا۔ پھر اسی مخصوص سائنسی مفروضہ کی روشنی میں یہ کیسے ثابت کیا جائے گا کہ وہ عصا جو اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو دیا تھا وہ اژدھا بن گیا اور اور ساحروں کے سانپوں کو نگل گیا؟ یہ بات بھی کیسے ثابت کی جائے گی کہ جب موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو دریائے نیل پار کراتے ہوئے دوسری جانب جانے کا ارادہ رکھتے تھے، اسی وقت اللہ کا حکم ہوا کہ اپنے عصا کو اس پانی پر مارو اور وہ دو حصوں میں تقسیم ہو گیا، جیسے کہ دونوں جانب پہاڑ کھڑے ہوں، اور درمیان میں راستہ بن گیا؟ اور جب فرعون وقت اپنے لشکر کے ساتھ پیچھا کرتے ہوئے دریائے نیل میں اترا تو اللہ تعالی نے دریا کے پانی کو جو دو حصوں میں تقسیم ہو گیا تھا، ملا دیا اور فرعون اور اس کا لشکر غرق ہو گیا۔ یہ بات بھی کیسے ثابت کی جائے گی کہ جب موسیٰؑ نے اپنی قوم کے لیے پانی کی دعا کی تو اللہ نے کہا کہ فلاں چٹان پر اپنا عصا مارو، چنانچہ اس میں بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور ہر قبیلے نے جان لیا کہ کون سی جگہ اس کے پانی لینے کی ہے؟ آج اہل علم اور روشن خیال "طبقے" کا خیال ہے کہ خدا نام کی کوئی چیز ہے ہی نہیں۔ دنیا خود بہ خود وجود میں آ گئی، ایک طے شدہ نظام ہے جس کے تحت ہر چیز حرکت میں ہے، اور ایک خاص وقت میں وہ ختم ہو جاتی ہے، زندگی ایک بار حاصل ہوئی ہے اور اس کا انجام موت ہے، موت کے بعد کوئی زندگی نہیں ہے، جنت اور دوزخ کے تذکرے مذہبی دکانیں چمکانے اور عقیدت میں جاہل عوام کو مبتلا کر کے وسائل زندگی سے لطف اندوز ہونے کے لیے یہ سب جاری ہے، اور مذہب افیون ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں۔

غالباً یہی بات فرعون وقت بھی کہتا تھا فرق صرف اتنا تھا کہ اس کا انداز بدلا ہوا تھا۔ وہ کہتا تھا کہ اے موسیٰ تمہارا خدا کہاں ہے؟ وہ نظر کیوں نہیں آتا؟ موسیٰ علیہ السلام کہتے اے فرعون میں کائنات کے مالک کی طرف سے بھیجا گیا ہوں، میرا منصب یہی ہے کہ اللہ کا نام لے کر کوئی بات حق کے سوا نہ کہوں، میں تم لوگوں کے پاس تمہارے رب کی طرف سے صریح دلیل ماموریت لے کر آیا ہوں۔ فرعون کہتا اگر تو کوئی نشانی لایا ہے اور اپنے دعوے میں سچا ہے تو اسے پیش کر۔ اس پر موسیٰ نے اپنا عصا پھینکا اور یکا یک وہ ایک جیتا جاگتا اژدھا بن گیا۔ اس نے اپنی جیب سے ہاتھ نکالا اور سب دیکھنے والوں کے سامنے وہ چمک رہا تھا۔ پھر فرعون نے سوال کیا اے موسیٰ تیرا خدا کون ہے؟ موسیٰ نے کہا میرا خدا وہ ہے جو موت و حیات دیتا ہے، فرعون نے کہا کہ میں بھی لوگوں کو موت و حیات دیتا ہوں۔ موسیٰؑ نے کہا میرا خدا وہ ہے جو سورج کو مشرق سے نکالتا ہے اور مغرب میں غروب کرتا ہے، تو خدا ہے تو اسے مغرب سے نکال! اور جب موسیٰ نے فرعون کو لاجواب کر دیا تو وہ بولا اے اہل دربار، میں تو اپنے سوا تمہارے کسی خدا کو نہیں جانتا۔ ہامان، ذرا اینٹیں پکوا کر میرے لیے ایک اونچی عمارت تو بنوا، شاید کہ اس پر چڑھ کر میں موسیٰ کے خدا کو دیکھ سکوں، میں تو اسے جھوٹا سمجھتا ہوں۔

قرآن حکیم میں اللہ تعالی فرماتا ہے کہ: "اے بنی اسرائیل! یاد کرو میری اُس نعمت کو، جس سے میں نے تمہیں نوازا تھا اور اس بات کو کہ میں نے تمہیں دنیا کی ساری قوموں پر فضیلت عطا کی تھی۔ اور ڈرو اس دن سے جب کوئی کسی کے ذرا کام نہ آئے گا، نہ کسی کی طرف سے سفارش قبول ہوگی، نہ کسی کو فدیہ لے کر چھوڑا جائے گا، اور نہ مجرموں کو کہیں سے مدد مل سکے گی۔ یاد کرو وہ وقت، جب ہم نے تم کو فرعونیوں کی غلامی سے نجات بخشی۔ انہوں نے تمہیں سخت عذاب میں مبتلا کر رکھا تھا، تمہارے لڑکوں کو ذبح کرتے تھے تمہاری لڑکیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے اور اس حالت میں تمہارے رب کی طرف سے تمہاری بڑی آزمائش تھی۔ یاد کرو وہ وقت، جب ہم نے سمندر پھاڑ کر تمہارے لیے راستہ بنایا، پھر اس میں سے تمہیں بخیریت گزروا دیا، پھر وہیں تمہاری آنکھوں کے سامنے فرعونیوں کو غرقاب کیا۔ یاد کرو، جب ہم نے موسیٰؑ کو چالیس شبانہ روز کی قرارداد پر بلایا، تو اس کے پیچھے تم بچھڑے کو اپنا معبود بنا بیٹھے۔ اس وقت تم نے بڑی زیادتی کی تھی، مگر اس پر بھی ہم نے تمہیں معاف کر دیا کہ شاید اب تم شکر گزار بنو۔ یاد کرو ٹھیک اس وقت جب تم یہ ظلم کر رہے تھے ہم نے موسیٰ کو کتاب اور فرقان عطا کی تا کہ تم اس کے ذریعے سے سیدھا راستہ پا سکو۔ یاد کرو جب موسیٰ یہ نعمت لیے ہوئے پلٹا، تو اس نے اپنی قوم سے کہا کہ "لوگو، تم نے بچھڑے کو معبود بنا کر اپنے اوپر سخت ظلم کیا ہے، لہٰذا تم لوگ اپنے خالق کے حضور توبہ کرو اور اپنی جانوں کو ہلاک کرو، اسی میں تمہارے خالق کے نزدیک تمہاری بہتری ہے"۔ اُس وقت تمہارے خالق نے تمہاری توبہ قبول کر لی کہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے اور رحم فرمانے والا ہے۔ یاد کرو جب تم نے موسیٰؑ سے کہا تھا کہ ہم تمہارے کہنے کا ہرگز یقین نہ کریں گے، جب تک کہ اپنی آنکھوں سے علانیہ خدا کو تم سے کلام کرتے نہ دیکھ لیں۔ اس وقت تمہارے دیکھتے دیکھتے ایک زبردست صاعقے نے تم کو آ لیا۔ تم بے جان ہو کر گر چکے تھے، مگر پھر ہم نے تم کو جلا اٹھایا، شاید کہ اس احسان کے بعد تم شکر گزار بن جاؤ۔ ہم نے تم پر ابر کا سایہ کیا، من و سلویٰ کی غذا تمہارے لیے فراہم کی اور تم سے کہا کہ جو پاک چیزیں ہم نے تمہیں بخشی ہیں، انھیں کھاؤ، مگر تمہارے اسلاف نے جو کچھ کیا، وہ ہم پر ظلم نہ تھا، بلکہ انہوں نے آپ اپنے ہی اوپر ظلم کیا۔ پھر یاد کرو جب ہم نے کہا تھا کہ "یہ بستی جو تمہارے سامنے ہے اس میں داخل ہو جاؤ اس کی پیداوار جس طرح چاہو مزے سے کھاؤ مگر بستی کے دروازے میں سجدہ ریز ہوتے ہوئے داخل ہونا اور کہتے، ہم تمہاری خطاؤں سے درگزر کریں گے اور نیکو کاروں کو مزید فضل و کرم سے نوازیں گے۔" مگر جو بات کہی گئی تھی، ظالموں نے اُسے بدل کر کچھ اور کر دیا۔ آخر کار ہم نے ظلم کرنے والوں پر آسمان سے عذاب نازل کیا۔ یہ سزا تھی اُن نافرمانیوں کی، جو وہ کر رہے تھے" (البقرہ ۴۰تا۵۹)۔ ان آیات میں بڑی نشانیاں ہیں غور و فکر کرنے والوں کے لیے۔ ضرورت ہے کہ موجودہ دور میں ایک بار پھر موسیٰ علیہ السلام، بنی اسرائیل اور فرعون سے متعلق قرآن میں درج شدہ آیات کو موضوع بحث بنایا جائے۔

قرآن حکیم میں تمام پیغمبروں کی نسبت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ زیادہ آیا ہے۔ تیس سے زیادہ سورتوں میں موسیٰ علیہ السلام و فرعون کا تذکرہ ہے وہیں بنی اسرائیل کے واقعہ کی طرف سو مرتبہ سے زیادہ اشارہ ہے۔ عبرانی بائبل کے مطابق، موسیٰ ایک مصری شہزادے تھے جو بعد میں مذہبی رہنما اور شارع رہنما بن گئے تھے اور جنھیں توریت حاصل ہوئی۔ یہودیت میں ان کو سب سے اہم پیغمبر تصور کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ان کو مسیحیت، اسلام اور بہائیت کے ساتھ ساتھ دوسرے ابراہیمی مذاہب میں بھی اہم پیغمبر سمجھا جاتا ہے۔ دوسری جانب موجودہ دور میں جو سائنسی نظریات موجود ہیں ان میں غالب اکثریت اُن سائنس دانوں کی ہے جو یہودیت اور عیسائیت کے علمبردار ہیں۔ اور ان میں اکثریت اُن کی ہے جو مذہبی عقائد کو سائنسی مفروضوں سے موازانہ کرتے وقت نظر انداز کرنے کے قائل ہیں۔ پھر سوال یہ ہے کہ جس مذہب کے وہ پیروکار ہیں اس کی ان کی نظر میں کیا اہمیت ہے؟ ان مذہبی عقائد کو وہ سائنسی بنیادوں پر کس طرح صحیح ثابت کر سکیں گے جو سائنس صرف حجم اور شکل پر یقین رکھتی ہے؟ کیا وہ مذہب کو حقیقت میں تسلیم نہیں کرتے۔

حضرت بلال حبشی رض

ڈاکٹر ساجد خاکوانی

ابوعبداللہ حضرت بلال حبشیؓ، افریقی نسل کے اولین مسلمانوں میں سے ہیں جو محسن انسانیت ﷺ کے دست مبارک پر مشرف بہ اسلام ہوئے اور سابقون الاولون اصحاب نبی ﷺ میں ان کا شمار ہوا۔ آپ کے والد کا نام "رباح" اور والدہ محترمہ "حمامہ" تھیں۔ ان کے والدین بنیادی طور پر افریقہ کے خطے حبشہ جسے آج کل "ایتھوپیا" کا ملک کہا جاتا ہے وہاں کے رہنے والے تھے۔ حضرت بلال کی پیدائش مکہ مکرمہ میں ہی ہوئی، امت مسلمہ میں "موذن نبوی" ان کی اول و آخر شناخت ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے خرید کر آزاد کیا اور پھر ساری عمر جوار نبوی ﷺ میں بسر کی۔ حضرت بلالؓ کو محسن انسانیت ﷺ کا اس قدر قرب میسر آیا کہ جملہ ضروریات نبوی ﷺ حضرت بلالؓ کی ہی ذمہ داری تھی۔ آپ کا شمار اصحاب صفہ میں بھی ہوتا ہے۔ محسن انسانیت ﷺ نے حضرت بلال کو اولین موذن اسلام بنایا، انہیں آذان سکھائی، الفاظ و حروف کی صحیح ادائگی کا طریقہ سمجھایا اور پھر انہیں "سیدالموذنین" کا لقب بھی مرحمت فرمایا۔

قریش کا ایک نامور سردار امیہ بن خلف اسلام کا بدترین دشمن تھا اس کے غلاموں میں سے حضرت بلال بن رباح نے جب اسلام کی تعلیمات سے آگاہی حاصل کی اور ملاقات نبوی سے بہرہ مند ہوئے تو دولت ایمان سے قلب مبارک منور ہو گیا تاہم ایک مختصر مدت تک اپنے ایمان کو پردہ اخفا میں رکھا، لیکن آخر کب تک؟؟ نور ایمان کی چندھیائی ہوئی روشنی نے ان کے آقا امیہ بن خلف کی آنکھوں کو اندھا کر دیا اور مصائب و آلام اور ابتلاء و آزمائش کا ایک پہاڑ ان پر ٹوٹ گرا۔ صحرائے عرب کی تپتی ریت روزانہ کی بنیاد پر ان کی میزبان تھی، عشق نبی ﷺ سے بھرپور سینے پر بھاری بھرکم پتھر کا وزن اس آزمائش کی بھٹی میں حضرت بلالؓ کو کندن بناتا تھا اور زنجیروں میں جکڑی ہوئی رات "احد احد" کے سبق کو پختہ تر کرتی چلی جاتی تھی۔ کوڑے مارنے والے تھک جاتے اور باریاں بدل لیتے تھے، کبھی امیہ بن خلف اور ابوجہل اور پھر کوئی اور لیکن حضرت بلالؓ کی پشت سے دروں کی آشنائی دم توڑنے والی نہ تھی، خون اور پسینہ باہم اختلاط سے جاذب ریگزار ہوتے گئے یہاں تک کہ رحمۃ اللعالمین ﷺ تک کسی مہربان نے داستان عزم و ہمت و صبر و استقامت روایت کر ڈالی۔ محسن انسانیت ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو روانہ کیا، انہوں نے امیہ بن خلف کو شرم دلانے کی ناکام کوشش کی اور پھر ایک مشرک حبشی لیکن صحت مند غلام کے عوض حضرت بلال کو خرید کر آزاد کر دیا۔

مدنی زندگی کے آغاز میں ہی جب ایک موذن کی ضرورت پیش آئی تو محسن انسانیت ﷺ کی نگاہ انتخاب سیاہ رنگت کی حامل اس ہستی پر پڑی جس کے چہرے سے پھوٹنے والی حب نبوی ﷺ کی کرنوں سے آفتاب بھی ماند پڑ جاتا تھا۔ حضرت بلال فجر کی آذان سے پہلے ہی مسجد نبوی کے پڑوسی مکان، جو بنی نجار کی ایک خاتون کی ملکیت تھا، اس کی چھت پر بیٹھ جاتے اور وقت کے آغاز پر آذان دیتے، جس کے بعد سب مسلمان مسجد میں جمع ہو جاتے تھے۔ حضرت بلال کا سارا دن محسن انسانیت ﷺ کے ساتھ ہی گزرتا تھا، خاص طور پر جب مسجد قبا جانا ہوتا تو وہاں بھی حضرت بلالؓ ہی آذان دیتے جس سے قبا کے مکینوں کو محسن انسانیت ﷺ کی آمد کی اطلاع ہو جاتی تھی۔ قربت نبوی ﷺ کے فیض نے حضرت بلالؓ کو خازن نبویؐ بھی بنا دیا تھا چنانچہ جب بھی کوئی سائل دست سوال دراز کرتا تو اسکو موذن اسلام کی طرف بھیج دیا جاتا اور حضرت بلال محسن انسانیت ﷺ کے ایماء پر حسب ضرورت و حسب توفیق سائل کی معاونت فرما دیتے تھے۔ کچھ لوگوں نے حضرت بلالؓ کے تلفظ پر اعتراض کیا کہ وہ "شین" کو "سین" کہہ کر ادا کرتے ہیں لیکن ان کا اعتراض بارگاہ رسالت مآب سے مسترد کر دیا گیا۔ ایک بار محسن انسانیتؐ نے پوچھا "بلال ایسا کیا عمل کرتے ہو کہ میں نے جنت میں تمہارے قدموں کی چاپ سنی ہے؟؟" حضرت بلالؓ نے جواب دیا کہ جب بھی وضو کرتا ہوں دو رکعت تحی الوضو کے ضرور پڑھ لیتا ہوں۔

ہجرت کے بعد حضرت بلال نے رفاقت نبوی ﷺ کا حق ادا کیا اور ہر غزوہ میں شامل رہے خاص طور پر غزوہ بدر میں اپنے سابق آقا امیہ بن خلف کو قتل کیا۔ دربار رسالتمآب میں اس سے بڑھ کر اور کیا پزیرائی ہو سکتی ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر کبار اصحاب رسول ﷺ اور سرداران قریش کے درمیان سے آپ کو ہی حکم آذان ملا اور آپ، حضرت بلال، نے خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ کر آذان دی جو اس شہر اور اس گھر میں طلوع اسلام کے بعد پہلی آذان ہی نہ تھی بلکہ اعلان فتح تھا۔ ایک پسے ہوئے طبقے کے فرد کی محض تقوی کی بنیاد پر اس قدر عزت افزائی صرف دین اسلام کا ہی خاصہ ہے۔

وصال نبوی ﷺ کا سانحہ کل اصحاب رسول ﷺ کے لیے بالعموم جبکہ حضرت بلالؓ کے لیے بالخصوص جاں طلب تھا۔ مدینہ شہر کا گوشہ گوشہ آپ کو محسن انسانیت ﷺ کی یاد دلاتا تھا چنانچہ آپ لشکر اسامہ بن زید کے ساتھ ملک شام کی طرف سدھار گئے اور آذان دینا بند کر دی۔ ایک بار جب حضرت عمرؓ نے بیت المقدس فتح کیا تو ساتھیوں کے بے حد اسرار پر امیرالمومنین نے حضرت بلال سے آذان کی درخواست کی جس کو آپ نے قبول فرمایا۔ ایک بار آپ دمشق میں محو استراحت تھے کہ خواب میں زیارت اقدس ﷺ ہوئی، استفسار کیا کہ بلال ہمیں ملنے کیوں نہیں آتے!!! بیدار ہوتے ہی آقائے دو جہاں کے شہر کا قصد کیا اور روضہ رسول کی زیارت کی۔ مدینہ طیبہ میں حسنین کریمین شفیقین سے ملاقات ہوئی تو انہیں بے حد پیار کیا اور ان کی بلائیں لیں۔ شہزادوں نے آذان کی فرمائش کی تو یہ کیسے ممکن تھا کہ آقا کے نور نظر لخت جگر کی فرمائش کو حضرت بلالؓ جیسے محبان رسول پوری نہ کرتے۔ جب آذان کی دوسری شہادت پر پہنچے اور حسب عادت ممبر کی طرف نظر اٹھائی تو محسن انسانیت ﷺ مفقود تھے، روتے روتے بے ہوش ہو گئے۔ دوسری جانب جس جس کے کانوں میں صدائے بلالی پہنچی دور نبوت کے مناظر تازہ ہوتے گئے اور مرد و زن اپنے گھروں سے نکل نکل کر آنسوں کی لڑیوں کے ساتھ مسجد کی طرف ایسے کھچے چلے آئے جیسے مقناطیس کی طرف لوہے کے ذرات چلے آتے ہیں۔ یہ حضرت بلالؓ کی زندگی کی آخری آذان تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دینی مدارس اور روزگار کا مسئلہ

محمد عرفان ندیم

اس ساری صورتحال کا نتیجہ کیا نکل رہا ہے، اگر ارباب مدارس اور وفاق کے منتظمین کو اس کا اندازہ ہو جائے تو وہ سر پکڑ لیں۔ اس وقت صرف وفاق المدارس سے تقریباً دس سے پندرہ ہزار طلباء ہر سال فارغ ہو رہے ہیں، اتنی ہی تعداد طالبات کی ہے، سر دست ہم طلبہ کی بات کرتے ہیں۔ ان دس ہزار طلبہ میں جو درس نظامی میں ماہر، حدیث و فقہ پر عبور رکھنے والے، نصوص اور متون کو سمجھنے والے اور درس نظامی میں پڑھائے جانے والے دیگر علوم و فنون پر مہارت رکھتے ہیں ان کی تعداد بمشکل ایک ہزار ہوتی ہے۔ ان میں سے بھی اگر کام کے، ٹیلنٹڈ، زمانہ شناس، عصری تعلیم سے بہرہ ور، مستقبل بین، مشنری، منظم، وقت کے پابند، کچھ کر گزرنے والے، مطالعہ کے شوقین اور ملکی و عالمی حالات سے باخبر طلباء کی فہرست بنائی جائے تو یہ فہرست سمٹ کر صرف ایک سو طلباء پر آ جائے گی، گویا ہزاروں مدارس کی جملہ مساعی کا نتیجہ یہ ایک سو طالب علم ہیں۔ اگر بات یہیں پر ختم ہو جاتی تو اتنا دکھ نہ ہوتا مگر ان سو طلباء میں سے بھی صرف دس بیس ایسے ہوتے ہیں جو اپنے کام سے جڑے رہتے ہیں، باقی ستر اسی طلباء اپنے شعبے، مشن اور خدمت دین کے جذبے کو چھوڑ کر اپنا وقت اور صلاحیتیں دیگر مقامات پر ضائع کرنے لگتے ہیں اور یوں مدارس کی دس سالہ محنت پل بھر میں ضائع ہو جاتی ہے۔ یہ سارا ٹیلنٹ اور ذہین ترین دماغ کیوں ضائع ہوتے ہیں اس کی واحد وجہ صرف اور صرف روزگار کے مسائل ہیں اور بس۔

ان سو میں سے ستر اسی طلباء کس طرح دیگر جگہوں اور مقامات پر پہنچ کر اپنا وقت اور صلاحیتیں ضائع کرتے ہیں اس کی وجہ بھی بڑی دلچسپ ہے۔ اس وقت پاکستان میں اسلامی علوم، فقہی مسائل اور جدید ریاستی قوانین کے حوالے سے کئی تعلیمی و تحقیقی پروجیکٹ چل رہے ہیں، یہ پروجیکٹ کہاں سے آتے ہیں اس کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں، مثلاً کبھی نام نہاد اسکالر جدید مسائل پر ریسرچ و تحقیق کے نام سے ایسے پروجیکٹ شروع کر دیتے ہیں، کہیں کوئی این جی او اس طرح کے پروگرام شروع کر دیتی ہے، کہیں مکالمہ بین المذاہب کے نام پر ایسے پروگراموں کا آغاز کر دیا جاتا ہے، کہیں انٹرنیشنل ادارے اور این جی اوز کی فنڈنگ سے ایسے پروجیکٹ شروع کر دیے جاتے ہیں اور کہیں کسی مقامی یونیورسٹی میں اس طرح کے کورسز کا آغاز کر دیا جاتا ہے۔ یہ سب تعلیمی و تحقیقی پروجیکٹس کے نام پر کیا جاتا ہے، اس کے لیے باقاعدہ اشتہار دیا جاتا ہے، طلباء کے انٹرویوز کئے جاتے ہیں اور جو ذہین ترین اور ٹیلنٹڈ اسٹوڈنٹس ہوتے ہیں انہیں اپنے اداروں میں ہائیر کر لیا جاتا ہے اور یوں مدارس کی کریم اور مغربی اور مغرزان جگہوں تک پہنچ جاتی ہے۔ انہیں مختلف سہولتیں، اچھا روزگار، اچھا پے پیکج اور روشن مستقبل کی نوید سنا کر مستقل طور پر اپنے ساتھ اٹیچ کر لیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی مدارس کی دس سالہ محنت اور ان کی ساری کہانی ختم ہو جاتی ہے۔ انڈیا میں آر ایس ایس ایسا کر رہی ہے جبکہ پاکستان میں اس کا طریقہ کار مختلف ہے، ادارہ یا طریقہ کوئی بھی ہو نتائج ایک جیسے اور ناقابل بیان حد تک پریشان کن اور افسوسناک ہیں۔

یہ تو طلباء کی بات تھی، طالبات کے مسائل ان سے ذرا الگ ہیں، سر دست انہیں روزگار کے مسائل تو نہیں مگر مجموعی طور پر طالبات کے مدارس کی کارکردگی کوئی تسلی بخش نہیں۔ ہر سال تقریباً دس سے بارہ ہزار طالبات وفاق المدارس سے فارغ ہو رہی ہیں لیکن گزشتہ بیس تیس سال سے ملکی سطح پر کوئی ایسی عالمہ اور مبلغہ سامنے نہیں آئی جس نے خواتین کی ایک بہت بڑی تعداد کو متاثر کیا ہو، ملکی سطح پر صحافت یا میڈیا میں کوئی نام پیدا کیا ہو یا دانشوری کے کسی مقام تک رسائی حاصل کی ہو۔ درس قرآن و حدیث کا کوئی نیٹ ورک قائم کیا ہو، خدمت دین کے حوالے سے کوئی قابل قدر خدمات سرانجام دی ہوں یا طالبات کے لیے کوئی دینی و دنیاوی تعلیم کا کوئی مثالی ادارہ قائم کیا ہو۔ جبکہ اس کے برعکس آپ کو بہت ساری ایسی مثالیں نظر آئیں گی جن میں آپ کو نگہت ہاشمی، طیبہ خانم اور ان جیسی کئی خواتین نظر آئیں گی جو سوسائٹی میں متحرک بھی ہیں اور اپنا وسیع حلقہ بھی رکھتی ہیں۔ دوسری طرف سماج کی صورتحال یہ ہے کہ اس وقت جس قدر دعوت و تبلیغ کی ضرورت خواتین میں ہے شاید مردوں میں اس کی اتنی ضرورت نہ ہو۔ انٹرنیٹ، موبائل، سوشل میڈیا، انڈین فلمیں، پاکستانی ڈرامہ، فحش لٹریچر، عشق و عاشقی پر مبنی فلمیں، انڈین پنجاب کی بنی پنجابی فلمیں، یونیورسٹیوں کا آزادانہ ماحول اور شادی بیاہ کے موقعہ پر ناچ گانا یہ سب وہ خرافات ہیں جنہوں نے پاکستانی سماج کو اجاڑ کر رکھ دیا ہے۔ اس ماحول اور بے لگام آزادی سے سب سے زیادہ تو جوان نسل متاثر ہوئی ہے اور اس میں بھی خواتین اور لڑکیوں کی تعداد مردوں کی نسبت کہیں زیادہ ہے۔ اگر آپ فیملی کورٹس کا ڈیٹا دیکھیں تو آپ کو نظر آئے گا لو میرج اور اس کے نتیجے میں طلاق کی شرح زمین سے آسمان پر چلی گئی ہے۔ اور اگر آپ اپنے ضلعے کے دارالامان کا جائزہ لے لیں تو آپ سر پکڑ لیں گے کہ اتنی زیادہ تعداد میں لڑکیاں گھروں سے بھاگ کر یا لو میرج کے چکر میں ناکامی کے بعد دارالامان کا رخ کرتی ہیں۔ مقصد صرف یہ ہے کہ اس وقت سوسائٹی میں جس قدر وعظ و تبلیغ کی ضرورت خواتین میں ہے مردوں میں شاید اتنی نہ ہو لیکن مجال ہے کہ کسی نے اس بارے میں سوچا ہو، ہزاروں طالبات میں سے دس بیس ہی ایسی تیار کر کے نکال دی جاتی جو سماج میں اپنا تاثر قائم کرتی، درس قرآن و حدیث کا سلسلہ شروع کرتی اور دعوت و تبلیغ کا کوئی موثر نیٹ ورک قائم کرتی۔ اگر اس مسئلے پر تھوڑی سی بھی توجہ دی جاتی تو موجودہ سماج کی کم از کم یہ حالت نہ ہوتی جو آج ہے۔ میں خود ایک گناہگار انسان ہوں، میں سر تا پیر گناہوں میں تھڑا ہوا ہوں اور میرا وجود دھرتی پر بوجھ ہے۔ میں خود کچھ نہیں کر سکتا لیکن میں کم از کم امت اور قوم کی اس پستی کو محسوس ضرور کر سکتا ہوں، میں اپنا درد اور کرب بڑوں اور متعلقہ فریق تک ضرور پہنچا سکتا ہوں کہ شاید کسی کا عمل میرے لیے نجات کا ذریعہ بن جائے۔

ایک طرف حالات اس قدر گھمبیر اور پریشان کن ہیں اور دوسری طرف مدارس کے ذہین ترین دماغ غم روزگار کی وجہ سے غلط جگہوں پر اپنی صلاحیتیں اور وقت ضائع کر رہے ہیں۔ آخر اس صورتحال کا ذمہ دار کون ہے اور اس کی اصلاح کی کوشش کا بیڑا کون اٹھائے گا۔ جب آپ اپنے ذہین ترین دماغوں کو یوں خلاء میں کھلا چھوڑ دیں گے، انہیں اپنے ساتھ اٹیچ نہیں کریں گے اور ان کے روزگار کے مسائل حل نہیں کریں گے تو وہ بیچارے کدھر جائیں گے۔ پچھلے دنوں میں نے نوجوان نسل کے تنقیدی رویوں پر کالم لکھا تھا کہ کس طرح مدارس کے نوجوان بڑوں پر تنقید کا شوق پورا کر رہے ہیں۔ اس کالم کے جواب میں جو ردعمل سامنے آیا اس میں کہا گیا کہ بعض مدارس کے مہتممین کا رویہ بھی ٹھیک نہیں ہوتا۔ وہ مدارس کو اپنی جاگیر سمجھتے ہیں اور صاحبزادگان کے علاوہ کسی باصلاحیت فرد کو جگہ دینے کے لیے تیار نہیں۔ کئی باصلاحیت طلباء صرف مہتممین کے رویہ سے دلبرداشتہ ہو کر مدارس کو خیرباد کہہ دیتے ہیں۔ میرے خیال میں ہمیں اب یہ فیصلہ کر لینا چاہیے کہ ہم کوئی تعلیمی ادارہ چلا رہے ہیں یا ہم نے کوئی فیکٹری یا مل کھول رکھی ہے۔ ہمیں یہ بھی ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ ہم اس وقت اکیسویں صدی میں جی رہے ہیں اور اکیسویں صدی آزادی اظہار اور سوشل میڈیا کی صدی ہے، ہم، ہمارے مدارس، مدارس کے مسولین اور وفاق کے منتظمین، یہ ہر وقت ہر کسی کی نگاہ میں رہتے ہیں۔ ان کی ہر ہر پالیسی اور فیصلے پر نظر رکھی جاتی ہے اور اس پر تنقید و تبصرہ کیا جاتا ہے اس لیے انہیں روایتی طرز عمل کو چھوڑ کر خود کو بدلنا ہو گا اور زمانے کے تقاضوں کے مطابق خود کو ڈھالنا ہو گا۔

معاشرے میں ایک لاکھ افراد میں صرف ایک بندہ کام کا ہوتا ہے باقی سب لکیر کے فقیر اور بھیڑ بکریاں ہوتی ہیں، اسی اصول کو مدارس پر اپلائی کیا جائے تو مدارس کے کام کے افراد ان کے ہاتھوں سے نکل رہے ہیں، وجہ کچھ بھی ہو لیکن نتیجہ یہی ہے۔ کاش کوئی ایسا منظم سسٹم یا ادارہ ہوتا جو ہر سال وفاق کے سالانہ امتحان سے قبل اہم مدارس کے باصلاحیت و ذہین طلباء کا ڈیٹا اکھٹا کرتا اور فراغت کے بعد انہیں اپنے ساتھ اٹیچ کر لیتا۔ انہیں دعوت و تبلیغ، تحقیق و تصنیف اور فقہ و افتاء کے کسی میدان میں کھپاتا اور اس کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھاتا۔ پہلے یہی ہوتا تھا، اکابرین ہر فارغ ہونے والے طالب علم کے بارے میں آگاہ ہوتے تھے اور اس کی صلاحیتوں کے مطابق اسے کام اور ذمہ داری سونپ دیتے تھے۔ آج مدارس سے ہزاروں طلباء فارغ ہو رہے ہیں نہ استاد کو معلوم نہ خود طالب علم کو پتا کہ اسے کیا کرنا ہے اور اس میں کون سی صلاحیتیں موجود ہیں۔

مولانا حبیب الرحمان اعظمیؒ دارالعلوم دیوبند کے اکابر اساتذہ میں سے تھے، **1900** میں پیدا ہوئے اور **1990** میں وفات پائی۔ نامور اساتذہ ان کے شاگرد تھے، انہوں نے اس موضوع پر تفصیلی کلام کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں: "یہ تمام اسباب و عوامل یقیناً کسی نہ کسی درجہ میں موجود ہیں جن سے انکار کی گنجائش نہیں لیکن اسی کے ساتھ واقعہ یہ ہے کہ یہ مرض کی صحیح و مکمل تشخیص نہیں۔ اصل یہ ہے کہ کردار اور شخصیت سازی کی وہ محنت و سعی باقی نہیں رہی جو حضرات اکابر کا طرہ امتیاز رہی ہے۔ موجودہ انحطاط کی سب سے بڑی وجہ ہی یہ ہے کہ افراد سازی کی مہم سے غفلت برتی جا رہی ہے۔ عرصہ دراز سے فضلاء مدارس کو ان کی صلاحیت و حیثیت کے مطابق مشغلے نہیں دیے جا رہے بلکہ ہر نو عمر فاضل کو خلاء بسیط میں اس طرح آزاد چھوڑ دیا جاتا ہے جس کو کنٹرول کرنے والی کوئی طاقت موجود نہیں ہوتی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ خلا میں گردش کرتا ہوا کسی ایسی سمت نکل جاتا ہے جہاں اس کی تمام علمی و فکری توانائیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔ ایک زمانہ ہوتا تھا کہ حضرات اکابر ہر سال کے فضلاء پر گہری نظر رکھتے تھے اور ان کو حسب صلاحیت تدریسی، تصنیفی، ملی اور سماجی خدمات پر مامور فرما دیتے تھے، اس طرح صالح اور کارآمد عناصر کی تربیت کا کام انجام پاتا رہتا تھا۔ حضرت شیخ الہندؒ اور مولانا حبیب الرحمان عثمانیؒ کے طریق تربیت کو اس کی نظر میں پیش کیا جا سکتا ہے کہ ان دونوں بزرگوں نے کس طرح افراد کی تربیت کی اور فضلاء کی صلاحیتوں کو صحیح رخ دینے کے لیے کس طرح ان پر نظر رکھی۔"

ایک اور جگہ پر لکھتے ہیں "اب صورتحال یہ ہے کہ مدارس دینیہ کی سرزمین پر جو نہال تازہ لگتا ہے یا تو جامعہ طبیہ وغیرہ میں اس کا قلم لگا دیا جاتا ہے یا معاشی استحکام کی طمع اس کو ہندوستان کے عصری اداروں اور عرب جامعات وغیرہ میں کھینچ لے جاتی ہے اور ہمارے یہاں پیدا ہونے والا ایک ایک جوہر قابل اپنی صلاحیتوں کو دوسرے میدانوں میں منتقل کر دیتا ہمیں اس کی کوئی فکر نہیں ہوتی۔ بہتر ہو گا کہ مدارس کے ذمہ دار اکابر، ماضی کے صرف بیس سال کا تفصیلی چارٹ تیار کروائیں اور یہ دیکھیں کہ مدارس سے نکلنے والے جم غفیر میں جوہر قابل کتنے تھے، پھر یہ کہ ان میں کتنے فضلاء جامعہ طبیہ کی نذر ہو گئے، کتنوں نے اپنا سفینہ جدید تعلیم کے طوفان میں ڈال دیا اور کتنے عرب جامعات وغیرہ کی طرف پرواز کر گئے اور کتنے ایسے ہیں جو ہندوستان کے مسلمانوں کے علمی، دینی، ملی خدمات کا کام سرانجام دے رہے ہیں؟ پھر یہ کہ جو خدمت بخت و اتفاق سے ان کے سپرد ہو گئی ہے کیا وہ ان کی صلاحیتو کا صحیح استعمال ہے، نیز ہندوستان کے مسلمانوں کی خدمت میں مصروف فضلاء واقعتا یہ کام خدمت سمجھ کر انجام دے رہے ہیں یا ایسی مجبوریاں آ گئی کہ وہ زندگی کا رخ اور نہج تبدیل نہ کر سکے۔"

مولانا مزید لکھتے ہیں: "ہمیں یقین ہے کہ اس طویل مدت میں معدودے چند فضلا ہی امت کے ہاتھ آئے ہوں گے اور وہ بھی ایسی جگہوں پر اپنی صلاحیتوں کا استعمال کر رہے ہوں گے جو ان کے لیے موزوں نہیں۔ بس یہی ایک سب سے بڑی وجہ ہے کہ امت ان مدارس کے صحیح فائدے سے محروم ہوتی جا رہی ہے۔ اس اندوہ ناک صورتحال کو تبدیل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ مردم سازی کی مہم بڑے اہتمام سے شروع کر دی جائے۔ مدارس دینیہ سے فارغ ہونے والے باصلاحیت نوجوانوں کا انتخاب، پھر ان کی صلاحیت کے مطابق کاموں کی تفویض اور نگرانی ہی دراصل اس صورتحال کو ختم کر سکتی ہے۔ ورنہ اگر نصاب تعلیم، اساتذہ اور طلباء کی خامیوں اور مدارس کا ماحول ہی پیش نظر رہا اور اصلاح کا سارا زور بس اسی جانب رہا تو اس سے صورتحال میں کسی خاطر خواہ بہتری کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ کتنا اچھا ہو کہ مدارس کے ذمہ دار بالخصوص بڑے مدارس کے ارباب حل و عقد اس طرف توجہ دیں اور امت کے اجڑے ہوئے گلستان میں پھر وہی بہاریں خیمہ زن ہو جائیں جن کی کمی محسوس کی جا رہی ہے۔" (جاری ہے)

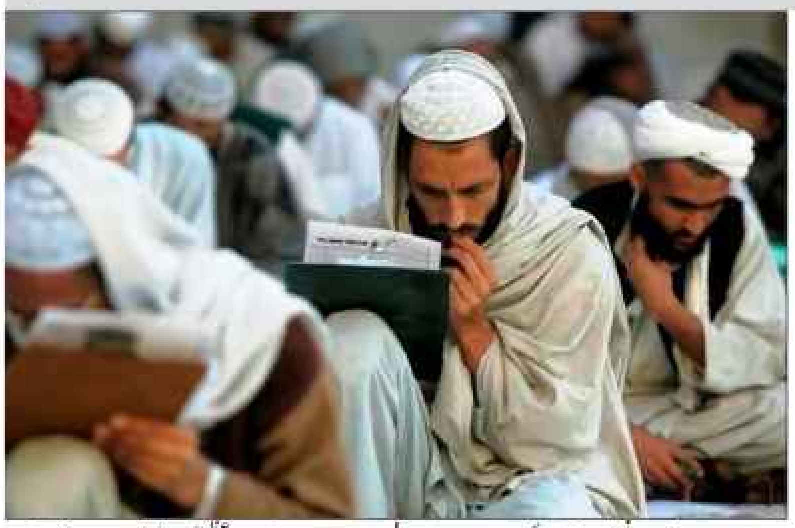

تربیت

سیدہ تبسم منظور

اللہ رب العزت کی بے شمار نعمتوں، نوازشوں اور احسانات میں سے ایک عظیم نعمت اولاد ہے۔ اس نعمت کی قدر ذرا ان لوگوں سے پوچھ کر دیکھیں جو اس خوشی سے اس نعمت سے محروم ہیں۔ وہ اسے پانے کے لئے اپنا قیمتی وقت اور دولت صرف کرتے ہیں اور اس سے بھی زیادہ دولت خرچ کرنے کے لیے تیار ہوتے ہیں۔ اولاد والدین کے پاس اللہ تعالی کی امانت ہوتے ہیں۔ قیامت کے دن والدین سے ان کے بارے میں سوال کیا جائے گا کے انہوں نے یہ ذمہ داری بخوبی نبھائی یا نہیں اس امانت کی حفاظت کی تھی یا اسے برباد کیا تھا۔

یہی بچے مستقبل میں قوم کے معمار ہوتے ہیں۔ اگر انھیں صحیح تربیت دی جائے تو اس کا مطلب ہے ایک اچھے اور مضبوط معاشرے کے لیے ایک صحیح بنیاد ڈال دی گئی۔ ایک مضبوط ستون کھڑا ہو گیا۔ بچوں کی اچھی تربیت سے ایک مثالی معاشرہ وجود میں آتا ہے۔ جیسے کہ ایک ننھا سا پودا ہی مستقبل میں اچھا گھنا تناور سایہ دار اور پھل دار درخت بن سکتا ہے۔ کبھی بھی کوئی یہ نہیں پوچھتا کہ دولت کتنی ہے گاڑی بنگلے کتنے ہیں بلکہ یہی سوال ہوتا ہے اولاد کتنی ہے۔

اولاد اللہ رب العالمین کا سب سے بڑا قیمتی تحفہ ہے۔۔۔۔ یہ تحفہ ایسا ہے جس کے لئے انبیاء کرام نے بھی نیک اور صالح اولاد کی دعائیں مانگی۔ مال و دولت اور اولاد دنیا کے لئے زینت تو ہے ہی لیکن یہ آزمائش بھی ہیں۔ اولاد کی تربیت نہایت ضروری ہے۔ کیوں کہ یہی اولاد آگے چل کر اس روئے زمین کی فلاح کا انحصار ہوگی۔ ماں کی گود ہی اولاد کا پہلا مکتب ہے۔۔۔۔ اور ماں کی گود کو اولاد کا پہلا مکتب اس لئے کہا گیا ہے کہ اولاد کی تربیت میں ماں کو ایک اہم اور خاص مقام دیا گیا ہے۔ وہ نیک سیرت اور پاکیزہ مائیں ہی تو تھیں جنہوں نے اسلام کو عظیم مصلحین، علماء اور اولیاء کرام سے نوازا ہے جن کی علمی، اصلاحی اور دعوتی جدوجہد نے مختلف ادوار میں اسلام کو ظلم سے نکال کر صراط مستقیم پر گامزن کیا۔ جب بھی عالم اسلام کو معاشرتی، تہذیبی، اخلاقی اور مذہبی زوال نے گھیر ا یا پھر دشمن کی مخالف سازشیں کامیاب ہونے لگیں تو انہیں نیک سیرت ماؤں کے نیک صالح بیٹوں نے عالم اسلام کی رہبری و رہنمائی کی ہے۔ قرآن کی تعلیمات کو عام کیا۔ اپنی جانیں گنوائی اور اسلام کے خلاف اٹھنے والے ہر طوفان کو اپنا راستہ بدلنے پر مجبور کر دیا۔ اس لئے ماں نیک ہوگی تو وہ اپنے بچوں کی تربیت صحیح کر پائے گی۔

بچپن میں ہی کی گئی تربیت بچوں کے دماغ پر اثر انداز ہوتی ہے۔ بچپن میں ہی اگر بچوں کی صحیح دینی و اخلاقی تربیت کی جائے تو بڑے ہونے کے بعد بھی وہ تہذیب و تمیز اور اخلاق پر ہمیشہ قائم رہتے ہیں۔ جیسے پتھر پر کھینچے گئے نقش ہوں۔ ہم سب بہت اچھی طرح جانتے ہیں کے اولاد اللہ رب العزت کا نہایت ہی قیمتی انعام ہے۔ رب العزت نے اپنے کلام میں انہیں زینت اور دنیاوی زندگی میں رونق بیان کیا ہے لیکن یہ رونق و بہار اور زینت اس وقت ہے جب اس نعمت کی قدر کی جائے دین و اخلاق اور تعلیم کے زیور سے انہیں آراستہ کیا جائے۔ بچپن ہی سے ان کی صحیح دیکھ بھال ہو دینی تربیت کا خاص خیال رکھا جائے۔ اسلامی ماحول میں انہیں پروان چڑھایا جائے۔۔۔ حقوق صرف اولاد کے ہی نہیں ہوتے بلکہ والدین پر بھی اولاد کے حقوق ہیں۔ ان میں سب سے اہم ان کی دینی تعلیم اور اچھی تربیت ہے۔ تعلیم اور تربیت میں سب سے زیادہ اہم چیز تربیت ہے جبکہ ہم آدھی سے زیادہ زندگی تعلیم حاصل کرنے پر صرف کر دیتے ہیں۔ ویسے علم تو ابلیس کے پاس بھی بہت تھا۔ اسلام نے عصری تعلیم کو ہرگز منا نہیں کیا لیکن دین کی بنیادی تعلیم کا حصول اور اسلام کے ارکان کا جاننا تو ہر مسلمان پر فرض ہے اور اس پر آخرت کی فلاح و کامیابی کا بھی دارومدار ہے۔ جب تک دین کی بنیادی تعلیم سے آگاہی اور اس پر عمل نہ ہو تو حید و رسالت اور آخرت پر صحیح ایمان نہ ہو یا نماز روزہ اور قرآن کی تلاوت سے اور روزمرہ کی زندگی کے احکامات سے غفلت ہو۔ جہنم سے بچنے کی فکر جس طرح خود کو کرنی چاہیے اسی طرح والدین کی یہ بہت ہی اہم ذمہ داری ہے کے وہ اپنی اولاد کی بچپن سے ایسی تربیت کریں کے ان میں دینی شعور پختہ ہو اور بڑے ہو کر وہ زندگی کے جس کسی شعبے میں بھی رہیں ایمان و عمل سے ان کا رشتہ نہ صرف قائم رہیگا بلکہ بہت مضبوط بھی ہوگا۔

دور حاضر میں والدین دنیاوی زندگی کی بہت حد تک بچوں کے بہتر مستقبل کی خوب فکر اور کوشش میں دن رات ایک کرتے ہیں۔ اس کے لئے محنت کرتے ہیں تاکہ وہ معاشرہ میں سرخرو رہیں اور آرام کی زندگی گزار سکیں لیکن اس دنیا کی چھوٹی سی زندگی کے بعد آخرت کی جو کبھی نہ ختم ہونے والی زندگی ہے وہاں کی سرخروئی سے خود بھی غافل رہتے ہیں اور اپنے بچوں کی تربیت میں بھی اس پہلو کو اہمیت نہیں دیتے۔ جتنی عصری تعلیم کے لئے جدوجہد کی جاتی ہے اتنی دینی تعلیم کے لئے نہیں کی جاتی۔ بچوں کا ذہن صاف و شفاف بالکل کورے کاغذ کی طرح خالی ہوتا ہے اس میں جو لکھنا چاہے جو بھی نقش کھینچا جائے وہ مضبوط و پائیدار ہوتا ہے۔ بچپن میں بچے کے لئے علم کا حصول پتھر پر کھینچے نقش کی طرح ہوتا ہے۔ بچپن میں جو چیز دماغ میں بٹھا دی جائے وہ پائیدار اور مضبوط ہوتی ہے جیسے زمین سے آگنے والے نرم و نازک پودوں کی طرح بچوں کے خیالات و فکر اور طرز زندگی کو جس طرح جس رخ پر چاہے با آسانی سے موڑا جا سکتا ہے جب وہ بڑے ہو جائیں اور ان کی عقل پختہ ہو جائے تو ان میں تبدیلی ناممکن تو نہیں لیکن مشکل ضرور ہوتی ہے اس لئے شروع سے ہی مطلب ابتدائی عمر میں ہی بچوں کی نگرانی اور ان کی صحیح تربیت والدین کی اہم ذمہ داری ہے۔ لڑکا ہو یا لڑکی ہو دونوں کی تربیت ایکساں کرنی چاہیے۔ اگر بیٹی کو پردہ کرنے کے لئے کہا جاتا ہے تو بیٹوں کو بھی اپنی نگاہوں کو نیچی کرنے کی تلقین کریں۔ ماں بہن بیٹیوں کی عورت کی عزت کرنا سکھائیں۔

تعلیم جتنی ضروری ہے اس سے زیادہ تربیت ضروری ہے۔ آجکل جو میاں بیوی جھگڑے معمولی معمولی باتوں پر طلاق اور خلع کے تقاضے۔ والدین سے بدسلوکی بدتمیزی گھر سے باہر نکالنا دینا، در بدر کی ٹھوکریں کھانے کے لئے اکیلا چھوڑ دینا۔۔ رشتہ داروں میں بھائی بہنوں میں اختلافات پیدا ہونا۔۔ رشتوں ناطوں سے زیادہ مال و دولت اور چیزوں کو ترجیح دینا۔۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر گالی گلوچ کرنا۔۔۔ اپنے سے بڑوں کا احترام نا کرنا اور نا جانے کی ایسی وجوہات ہیں جو سب کی سب بتا رہیں ہیں کہ یہ پڑھی لکھی ایجوکیشنل نسل تربیت سے بلکل پرے ہے۔ اپنی اولاد کو تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت کے زیور سے بھی آراستہ کیجئے تاکہ ایک صاف شفاف اور نیک معاشرہ تشکیل پا سکے۔ ایک بات ذہن نشین کر لیں تعلیم کی کمی کو تربیت ڈھانپ سکتی ہے پر تربیت کی کمی کو تعلیم نہیں ڈھانپ سکتی۔ جتنی تعلیم ضروری ہے اس سے زیادہ تربیت ضروری ہے۔ بچے پالنا کوئی بڑا کام نہیں یہ کام صدیوں سے جانور چرند پرند بڑے بہت اچھی طرح سے کرتے آ رہے ہیں۔ بڑا کام ہے بچوں کی اچھی تربیت کرنا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اغیار کی نقالی، باعثِ ذلت وخواری

عبدالرشید طلحہ نعمانی

تہذیبوں کی آویزش، ثقافتوں کا ٹکراؤ اور روایتوں کا تصادم کوئی انوکھی بات نہیں، روز اول سے یہ سلسلہ بام عروج پر ہیا اور تا قیامت جاری رہیگا۔ بالخصوص اسلامی تہذیب کو ہر زمانے میں نت نئے چیلنجز درپیش ہوئے، صلیبیوں، یہودیوں اور تاتاریوں کے ہاتھوں متعدد مرتبہ اسلامی تمدن وحضارت پر شب خون مارنیا اور چوطرفہ یلغار کرنے کی ناپاک کوششیں کی گئیں، مگر ہر بار یا تو اسلام کھوالے اپنی تہذیب کے آگے سد سکندری بن کر کھڑے ہو گیا پھر کعبہ کو صنم خانہ سے پاسباں میسر آتے رہے۔ اس وقت بھی اسلامیان برصغیر کے لیے ہندوانہ تہذیب، کشمکش کا ایک ایسا دوراہا ہے؛ جہاں آکر عوام کی اکثریت قلادۂ اسلام گلوں سے نکال پھینکتی ہیاور اغیار کی نقالی کو قابل فخر کارنامہ جھیلتی ہے۔ کتاب وسنت کی اصطلاح میں اسی کو تشبہ کہا جاتا ہے یعنی اپنی ہیئت ووضع تبدیل کر کے دوسری قوم کی وضع قطع اختیار کرلینا، اپنے تہذیبی ورثہ سے دست کش ہو کر دوسروں کی روایات کو حرز جاں بنالینا، اپنی حقیقی شناخت وپہچان کو مسخ کر کے غیروں کے طور طریق کو بہتر تصور کریلکنا۔۔۔۔۔ اور یہ ایسا سنگین جرم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بددعا کیطور پر فرمایا: جو جس قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ اسی میں شمار ہوگا۔ (ابوداؤد)

علماء کرام نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد میں عقیدہ وایمان کیتعلق سے غیروں سے مماثلت ومشابہت مراد نہیں؛ کیوں کہ جو شخص عقیدہ و ایمان کے اعتبار سے غیر اسلامی فکر اختیار کرلے وہ تو پہلے ہی سے مسلمان نہیں، اس حدیث میں عملی اور سماجی زندگی میں غیروں کے تشبہ سے منع فرمایا گیا ہے، اور مختلف مسائل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توضیح وتشریح نے اس نکتہ کو مزید واضح کیا ہے۔ مثلاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج نکلنے، اس کے نصف آسمان پر ہونے اور ڈوبنے کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا کہ یہ اوقات عام طور پر آفتاب پرست قوموں کی عبادت کے رہے ہیں، روزہ میں حکم ہے کہ افطار میں جلدی کی جائے، تاخیر نہ کی جائے، کہ یہ اہل کتاب کا طریقہ ہے، یوم عاشوراء کے ساتھ مزید ایک روزہ کا حکم ہوا، اس دن یہود روزہ رکھا کرتے تھے، تاکہ مسلمان اپنی عبادت میں بھی ان سے ممتاز رہیں۔

ان ہدایات سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا منشا یہی ہے کہ مسلمان کو ہر شعبہ زندگی میں دیگر اقوام سے قومی و دینی اعتبار سے ممتاز اور متشخص رہنا چاہیے۔ اس کے باوجود اگر کوئی ان ہدایات کو پس پشت ڈال کر غیروں کی مشابہت اختیار کرتا ہے تو یہ بھی ایک اعتبار سے منافقت ہیاور منافقین کا مقام جہنم کا نچلا طبقہ ہے۔

تشبہ کی مختلف قسمیں:

حضرت حکیم الامت ﷺ نے اپنی ایک کتاب میں تشبہ کے اقسام پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے، مناسب معلوم ہوتا ہیکہ اس کا کچھ خلاصہ یہاں بھی نقل کر دیا جائے؛ تاکہ مزید بصیرت ہو جائے۔

(1) تشبہ بالکفار اعتقادات وعبادات میں کفر ہے اور مذہبی رسومات میں حرام ہے، جیسا کہ نصاریٰ کی طرح سینہ پر صلیب لٹکانا اور ہنود کی طرح زنار باندھنا ایسا تشبہ بلاشبہ حرام ہے۔ تشبہ بالکفار امور مذہبیہ میں حرام ہے جو چیزیں دوسری قوموں کی مذہبی وضع ہیں ان کا اختیار کرنا کفر ہوگا جیسے صلیب لٹکانا، سر پر چوٹی رکھنا ''یا جے'' پکارنا۔

(2) معاشرت اور عبادات اور قومی شعار میں تشبہ مکروہ تحریمی ہے مثلاً کسی قوم کا وہ مخصوص لباس استعمال کرنا جو خاص انہی کی طرف منسوب ہو، اور اس کا استعمال کرنے والا اسی قوم کا ایک فرد سمجھا جانے لگے جیسے نصرانی ٹوپی اور ہندوانہ دھوتی، یہ سب ناجائز اور ممنوع ہے اور تشبہ میں داخل ہے۔ وعلی ہذا، کافروں کی زبان اور ان کے لب ولہجہ اور طرز کلام کو اس لئے اختیار کرنا کہ ہم بھی انگریزوں کے مشابہ بن جائیں تو بلاشبہ یہ ممنوع ہوگا۔

(3) اور جو چیزیں دوسری قوموں کی نہ قومی وضع ہیں نہ مذہبی ہیں گو ان کی ایجاد ہوں اور عام ضرورت کی چیزیں ہیں جیسے دیا سلائی یا گھڑی یا نئے ہتھیار یا نئی ورزشیں جن کا بدل ہماری قوم میں نہ ہو اس کا برتنا جائز ہے مگر ان جائز چیزوں کی تفصیل اپنی عقل سے نہ کریں بلکہ علماء سے پوچھ لیں۔ ایجادات وانتظامات اور اسلحہ اور سامان جنگ میں غیر قوموں کے طریقے لے لینا جائز ہے جیسے بندوق ہوائی جہاز وغیرہ یہ درحقیقت تشبہ نہیں مگر شرط یہ ہے کہ اس کے استعمال سے نیت وارادہ کافروں کی مشابہت کا نہ ہو، یہ ان ایجادات کا حکم ہے جن کا بدل مسلمانوں کے پاس نہیں اور جو ایسی ایجاد ہوں کہ جس کا بدل مسلمانوں کے پاس موجود ہو تو اس میں تشبہ مکروہ ہے۔

(4) مسلمانوں میں جو فاسق یا بدعتی ہیں ان کی وضع اختیار کرنا بھی گناہ ہے پھر ان سب ناجائز وضعوں میں اگر پوری وضع بنائی تو زیادہ گناہ ہوگا اور اگر ادھوری بنائی تو اس سے کم ہوگا۔ (ماخوذ از انفاس عیسی)

مختصر یہ کہ ہم مسلمانوں کو رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے ظاہری وباطنی اعتبار سے جو کامل ومکمل اور فطری وپاکیزہ طریقۂ زندگی ملاہے، اگر کوئی بدنصیب اسے ترک کر کے کسی اور قوم کی نقل وحرکت اور مشابہت اختیار کرتا ہے، خواہ اخلاق واطوار میں ہو، یا افعال واحوال میں، لباس ومعاش میں ہو، یا تہذیب وتمدن میں، جب کہ وہ طور طریق خاص ان ہی کے ہوں تو ان کی مشابہت اختیار کرنے والا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا امتی اور عاشق نہیں ہوسکتا۔

صحابہ کرام کا جذبہ ایمانی:

عہد نبوی ﷺ میں جب کوئی شخص مشرف بہ اسلام ہوتا تو اس میں کئی ایک تبدیلیاں رونما ہو چکی ہوتیں، ان میں سے ایک اہم تبدیلی یہ ہوتی کہ اس کی دوستی اور دشمنی کا معیار بدل جاتا ہے۔ جو کل تک اس کے دوست تھے وہ دشمن بن جاتے ہیں اور جو دشمن تھے وہ دوست ہو جاتے ہیں اور ان نئے بننے والے دوستوں کی خاطر وہ اپنے پرانے دوستوں سے لڑائی تک کے لیے تیار ہو جاتا؛ بل کہ اس لڑائی میں اپنی جان اور مال قربان کرنے سے بھی گریز نہیں کرتا۔

حضرت ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ پہلے کافر تھے، بنو حنیفہ کے سردار تھے، مسلیمہ کذاب کے کہنے پر رسول اللہ ﷺ کو دھوکے سے قتل کرنے نکلے، مگر مسلمانوں نے انہیں گرفتار کر لیا اور مسجد کے ستون کے ساتھ لا کر باندھ دیا۔ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے فرمایا: ثمامہ کہو کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا: ''اچھا ہے، اگر آپ مجھے قتل کریں گے تو ایک خون والے کو قتل کریں گے (جس کا بدلہ لینے والے موجود ہیں) اور اگر مال چاہتے ہو تو فرمایئے جتنا آپ چاہتے ہیں آپ کو دیدیا جائے گا۔'' آپ ﷺ انہیں وہیں چھوڑ کر چلے گئے، پھر اگلے دن ان کے پاس آئے اور ان سے یہی بات فرمائی اور انہوں نے یہی جواب دیا۔ پھر تیسرے دن وہاں سے گذرے اور حال دریافت کیا، انہوں نے وہی جواب دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''ثمامہ کو چھوڑ دو!'' ثمامہ اس (اسیری کے) دوران قرآن پاک سنتے رہے۔ نبی پاک ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نماز اور دوسرے حالات دیکھتے رہے۔ جوں ہی انہیں چھوڑا گیا، مسجد کے قریب کھجوروں کے ایک باغ میں گئے، غسل کیا، مسجد میں آئے اور بلند آواز سے پڑھا: ''اشھد ان لا الہ الا اللہ، وان محمدا رسول اللہ ﷺ'' (صحیح بخاری) اب دیکھیے! اسلام لینے کے ساتھ ہی کیا تبدیلی واقع ہوئی؟ کہنے لگے ''یا رسول اللہ ﷺ! اللہ کی قسم! اس روئے زمین پر آپ کے چہرے سے زیادہ بغض مجھے کسی چہرے سے نہیں تھا، اب آپ کا چہرا مجھے سب چہروں سے زیادہ محبوب ہو گیا ہے۔ اللہ کی قسم! روئے زمین پر کوئی دین مجھے آپ کے دین سے زیادہ ناپسندیدہ نہیں تھا اور اب آپ ﷺ کا دین مجھے سب دینوں سے زیادہ پیارا اور محبوب ہے۔ اللہ کی قسم! کوئی شہر آپ کے شہر سے زیادہ برا دکھائی نہیں دیتا تھا اور اب آپ ﷺ کا شہر مجھے سب شہروں سے زیادہ محبوب دکھائی دیتا ہے۔'' اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ایک مومن صادق کی قلبی وایمانی کیفیت کیا ہونی چاہیے۔

اسی طرح ہندہ بنت عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ جس نے رسول اللہ ﷺ کے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کا مثلہ کیا تھا اور جگر چبایا تھا، جب ایمان لائی تو کہتی ہیں: یارسول اللہ ﷺ تمام روئے زمین پر آپ ﷺ کے خیمے والوں سے زیادہ کسی خیمہ میں رہنے والوں کے متعلق میری یہ خواہش نہیں تھی کہ وہ ذلیل ہوں اور اب حالت یہ ہوگئی ہے کہ روئے زمین پر آپ کے خیمہ سے بڑھ کر کسی خیمہ کے متعلق میری خواہش نہیں کہ انہیں عزت حاصل ہو (صحیح بخاری)

الغرض: یہ ایک قدرتی چیز ہے کہ ایمانی محبت تمام محبتوں پر غالب ہوتی ہے اور اللہ پاک کا ہم سے تقاضا بھی یہی ہے کہ ہماری طرف آ ؤ تو پورے آ ؤ۔ یہ نہیں کہ کچھ دوستی ہم سے اور کچھ دشمنوں سے۔ یہ بات اللہ پاک کو بالکل گوارا نہیں۔ ارشاد باری ہے کہ: ''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو!۔۔۔۔ اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کی پیروی مت کرو۔ یقیناً وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔'' (البقرہ: **208**)

بسنت ایک غیر اسلامی رسم:

دیوالی، دسہرا اور ہولی کے متعلق تو سب جانتے ہیں کہ یہ ہندوؤں کے مذہبی تہوار ہیں مگر سنکرانتی اور بسنت وغیرہ کے متعلق یہ غلط فہمی عام پائی جاتی ہے کہ یہ موسمی اور ثقافتی تہوار ہیں۔ ایسا صرف وہی لوگ سمجھتے ہیں جو ان تہواروں میں حصہ تو لیتے ہیں، البتہ ان کا پس منظر جاننے کی زحمت انہوں نے کبھی گوارا نہیں کی، حالاں کہ مورخین کے مطابق یہ خالصتاً ہندوانہ تہوار ہے۔ نامور محقق، مورخ اور سائنسدان علامہ ابوریحان البیرونی تقریباً ایک ہزار سال قبل ہندوستان آئے تھے۔ انہوں نے کلرکہار (ضلع چکوال) کے نزدیک ہندوؤں کی معروف یونیورسٹی میں عرصہ دراز تک قیام کیا، وہیں انہوں نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف ''کتاب الہند'' تحریر کی جو آج بھی ہندوستان کی تاریخ کے ضمن میں ایک مستند حوالہ سمجھی جاتی ہے۔ اس کتاب کے باب **76** میں انہوں نے ''عیدین اور خوشی کے دن'' کے عنوان کے تحت ہندوستان میں منائے جانے والے مختلف مذہبی تہواروں کا ذکر کیا ہے۔ اس باب میں عید ''بسنت'' کا ذکر کرتے ہوئے علامہ البیرونی لکھتے ہیں ''اسی مہینہ میں استوائے ربیعی ہوتا ہے، جس کا نام بسنت ہے، حساب سے اس وقت کا پتہ لگا کر ہندو اس دن عید کرتے ہیں اور برہمنوں کو کھلاتے ہیں، دیوتاؤں کی نذر چڑھاتے ہیں''۔ (کتاب الہند، مترجم: سید اصغر علی، صفحہ **206**)

الغرض: بسنت غیر مہذب، بے دین اور لامذہب قوم کا شیوا ہے، ہمیں کب زیبا دیتا ہے کہ مردود وملعون، بے ضمیر قوم کے طرز عمل کو اپنا مشغلہ بنائیں، ہمیں تو نعمت عظمی کیطور پر ''ہدایت نامہ انسانیت'' عطا ہوا تاکہ ہدایت کے روشن چراغ سے دوسری قوم وملل کے گھرانوں کو روشن کریں نہ کہ اپنے گھروں کی ایمانی شمع کو گل کر کے ظلمت کدہ و کفر بنالیں۔ اس لیے ہم اس بات کی بھرپور کوشش کریں کہ غیروں کی مشابہت سے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو بچائیں؛ تاکہ کل میدان حشر میں سرخروئی ہمارا مقدر بن سکے۔

سرخرو کشتی رہی ہر حال میں

ڈاکٹر شکیل احمد خان

۱۹۱۶ کی لندن کی ایک سہانی شام، اپنے عہد کی مقبول ترین اداکارہ کے فن کا مظاہرہ، ناظرین سے کھچا کھچ بھرا ہال، تالیوں کی گڑگڑاہٹ، لوگوں کا کھڑے ہو کر خراج پیش کرنا، سب کچھ بہت خوشگوار تھا۔ ہر کوئی اداکارہ سے ملنے کا متمنی تھا۔ بہ ہزار دقت شائقین سے پیچھا چھڑا کر وہ پچھلے دروازے سے نکل پڑی۔ ناظرین میں موجود ایک شخص بھی اداکارہ کے خیالوں میں مگن اپنے گھر روانہ ہوا۔ مشہور ندی ٹیمز پر بنے پل پر گھپ اندھیرے میں اسے ایک ہیولہ دکھائی دیا جو ندی میں چھلانگ لگانے ہی والا تھا۔ آخری لمحے میں اس نے اسے پیچھے سے پکڑ کر بچا لیا۔ روشنی میں اس کے چہرے پر نظر پڑتے ہی وہ انگشت بدنداں رہ گیا۔ خودکشی کرنے جا رہی لڑکی کوئی اور نہیں بلکہ وہی اداکارہ تھی جس کی قربت کے لئے سارا لندن دیوانہ ہو رہا تھا۔ اس نے بے اختیار کہا، ''میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ تم خودکشی کرنا چاہوں گی! اور وہ بھی اس وقت جب کے سارا لندن تمہاری ایک نظر عنایت کے لئے اس وقت بھی تھیٹر کے اطراف گھوم رہا ہے۔ تمہارے پاس حسن ہے، دولت ہے، صلاحیت ہے، شہرت ہے اور تم کامیابی کی بلندی پر ہو۔ اداکارہ نے بیزارگی سے جواب دیا، ''حسن، دولت، شہرت، کامیابی، جائے جہنم میں۔ کیا یہ میری اندرونی بے چینی کا علاج کر سکتی ہے؟ اس تضاد کی شدت مزید بڑھ جاتی ہے جب ہمیں پتہ چلتا ہے کہ یہ اداکارہ کوئی عام فرد نہیں بلکہ ۱۸ویں صدی کی آخری دہائیوں کی یورپ کی مقبول ترین ہستی ایو لاوالیری **LavallierÆve** تھی۔

ایو لاوالیری کا اصل نام یوجین فینوگلیو تھا جو ۱۸۶۶ میں فرانس میں پیدا ہوئی۔ ۱۸۸۴ میں شرابی اور وہمی باپ نے ماں کو گولی مار کر خودکشی کر لی۔ دہشت زدہ ایو گھر سے بھاگ نکلی۔ قدرت نے اسے غیر معمولی حسن اور خوبصورت آواز سے نوازا تھا۔ وہ ہر قسم کے جذبات کے بہترین اظہار پر قادر تھی۔ حسن، آواز اور رکھ رکھاؤ نے اسے بہت جلد پیرس کے بہترین تھیٹرس کی جان بنا دیا۔ وہ فرانس کی سب سے زیادہ مقبول **celebrity** بن گئی۔ اس کا لباس اور کنگی چوٹی کا انداز یورپ میں فیشن کا معیار تسلیم کیا جاتا۔ اس کے استعمال میں رہنے والی پرفیومس، صابن و کاسمیٹکس کی دھوم رہتی۔ اس دوران اس کے تعلقات ایک نواب سے ہوئے جس نے اس کا نام ایو لاوالیری کر دیا۔ یورپی ممالک کے بادشاہ، رانیاں، شہزادے، سفرا، نواب اور سالار جب فرانس آتے تو اس کے حسن، اداکاری اور آواز سے ضرور محظوظ ہوتے۔ پرتگال کا بادشاہ کارلوس، بیلجیم کا بادشاہ لیوپولڈ دوم، انگلینڈ کا بادشاہ ایڈورڈ ہفتم، ہنری آف باور یا وغیرہ اس کے فن کے معترف اور مداح تھے۔ خود ایو کا کہنا تھا، ''سونا میرے ہاتھ کا میل تھا، میرے پاس ہر وہ چیز تھی جو نیا دے سکتی تھی اور جس کی مجھے خواہش تھی، لیکن اس کے باوجود میری روح سب سے زیادہ دکھی اور غمگین تھی''۔ اندرونی بے چینی دور کرنے وہ گناہ کے راستے پر چل پڑی۔ نواب سے پیچھا چھڑا کر ایک تھیٹر ڈائریکٹر سے تعلقات استوار کئے، ایک ناجائز بیٹی کو جنم دیا، دیگر کئی مردوں سے ہر قسم کے روابط رکھے۔ لیکن قلبی سکون اور اطمینان سے محروم ہی رہی۔ ناجائز بیٹی اسے ہراساں کرنے ہر طرح کی حرکتیں کرتی۔ یہاں تک کے ایو بیزار ہو کر خودکشی پر مائل ہوئی۔ آخر کار مذہب میں پناہ لی۔ دنیا کے تمام تجمل اور رنگینیوں کو ٹھکرا کر ایک غیر معروف دیہات میں سادہ اور تیاگ کی زندگی گزار کر ۱۹۲۹ میں گمنامی کی موت کو گلے لگایا۔ اس داستان حیات کی عصر حاضر میں اور خصوصاً ہمارے لئے کیا معنویت ہے؟ دیکھئے، ٹی وی، اخبارات، اور سوشل میڈیا کے باعث ہم میں سے اکثر لوگ اور خصوصاً نوجوان اس بات کو شدت سے محسوس کرتے ہیں کہ بین الاقوامی سطح پر دیگر اقوام اور ملکی سطح پر اہل وطن کی دوسری برادریوں کے پاس آج اقتدار ہے، عیش وعشرت ہے، تمام تجمل ہے، قیمتی کاریں، ذاتی ہوائی جہاز اور بوٹ ہیں، محلات ہیں، طاقت، عزت، شہرت اور گلیمر ہے۔ اس کے برعکس ہماری قوم معاشی تنگدستی، سیاسی بے وقعتی، سماجی بے بضاعتی اور معاشرتی پسماندگی کی شکار ہے۔ یہ صورتحال ابتدائی مرحلہ میں فوری طور پر اکثر لوگوں میں احساس محرومی، مایوسی، بے بسی اور بے دلی کی کیفیت پیدا کرتی ہے۔ یہ احساس ہماری قوت عمل کے لئے سم قاتل ثابت ہوتا ہے اور ہمارے جوش و جذبہ کے شعلوں پر برفیلے پانی کی طرح کام کرتا ہے۔ ہم یہاں تک کیوں پہونچ گئے، یہ ایک الگ موضوع ہے۔ یہاں تو بس یہ اجاگر کرنا مقصود ہے کہ ظاہری شان و شوکت سے قطعاً متاثر نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ یہ اکثر صرف ایک سراب ہوتا ہے۔ ظاہری شان وشوکت، طاقت اور تمام تجمل کے پیچھے بڑی دکھ بھری داستانیں ہوتی ہیں۔ بے چینی، بے بسی، بے سکونی اور جذباتی وروحانی خلا ہوتا ہے۔

اس کی سیکڑوں مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ لیکن اس کا قطعی یہ مطلب نہیں کہ ہم موجودہ قومی حالت میں مست رہیں اور اسے بدلنے کی کوشش نہ کریں۔ اسلام رہبانیت اور فرار کی تعلیم نہیں دیتا۔ دولت، حشمت اور اقتدار خود اپنے اندر کوئی خراب چیز نہیں ہے۔ ہمیں تو آخرت کے ساتھ دنیا کی بھی بھلائی مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ لیکن ناجائز طریقوں اور اقدار، ایمان اور محبت کی قیمت پر حاصل کی جانے والی دولت اور گلیمر کبھی سچی خوشی، سکون اور کامیابی کی ضمانت نہیں ہوسکتی۔ جبکہ زندگی میں بنیادی اہمیت قلبی سکون اور محبت کی ہے۔ اصل کامیابی آخرت کی کامیابی ہے۔ اب اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے، دوسروں کی مدد کر کے آخرت بنانے، اور سکون و اطمینان کی زندگی بتانے کے لئے دولت، شہرت، اقتدار ایک ذریعہ ہوسکتا ہے اور ہوتا ہے۔ ہمیں اپنی پوری صلاحیتوں اور قوت کے ساتھ شرعی حدود میں اسے حاصل کرنے کی بھرپور اور جامع کوشش کرتے رہنا ہے۔ بس اہم بات یہ ہے کہ ہم ذریعہ اور مقصد کے فرق کو نہ بھولیں۔ دولت ذریعہ ہے، اور سکون، محبت، دائمی کامیابی ہمارا مقصد!

دولت سے سکون، محبت اور کردار حاصل نہیں کیا جاسکتا، ہاں، کردار، محبت اور سکون قلب سے دولت و وقار حاصل کیا جاسکتا ہے۔ دنیا میں ہر سال کئی امیر ترین، خوبصورت ترین، طاقتور ترین، قابل ترین افراد دامن اسلام میں پناہ لیتے ہیں۔ ہمارے پاس امیر، خوبصورت، طاقتور اور قابل لوگوں کی قطعی کمی نہیں ہے۔ اب دنیا کے کچھ حصوں میں علاقائی وجوہات اور حکمت عملی کی کمی کے باعث یہ چیزیں کمیاب ہیں تو اسے وقتی کمزوری تو مانا جاسکتا ہے ناکامی نہیں۔ مسلمان اگر سچ میں مسلمان ہے تو وہ ناکام ہو ہی نہیں سکتا۔ کردار اور ایمان ہو تو پھر کوئی اور چیز ہو یا نہ ہو، وہ کامیاب ہے۔ اس کے ساتھ اگر دولت وحشمت بھی ہو تو سونے پہ سہاگہ! لیکن صرف دولت وحشمت تو دنیاوی سکون، محبت اور کامیابی کی بھی ضمانت نہیں، جیسا کہ ایو لاوالیری کی مثال سے واضح ہے۔ لہذا ہمیں دوسروں کی امارت وتمام تجمل دیکھ کر نفسیاتی طور پر متاثر نہ ہوتے ہوئے دین و دنیا دونوں کے حصول کے لئے اپنی جدوجہد جاری رکھنا ہے۔ اس حقیقت کو ذہن نشین کر لیں کہ اگر ہم ایمان و کردار کے ساتھ جدوجہد کر رہے ہیں تو ہم ہر حال میں کامیاب ہیں۔ دولت وشہرت کے ساتھ بھی، دولت وشہرت کے بغیر بھی! بقول احسن یوسف زئی

سرخرو کشتی رہی ہر حال میں!
ڈوبنے کے بعد بھی پانی میں ہے

باقیات

101
نے ہریانہ انتخابات میں مسلسل تیسری حیرت انگیز جیت درج کی، کانگریس کو شکست دی، جسے پری پول فیورٹ قرار دیا گیا تھا۔

102
سامنا کرنا پڑ رہا ہے ۔سی این آئی کے مطابق رواں ماہ کے ابتدائی دنوں سے وادی میں شدت کی سردی جاری ہے۔شہر سرینگر اور دیگر قصبہ جات میں موسم خشک رہا اور دن میں ہلکی دھوپ نکلی تھی تاہم بعد میں موسمی صورتحال مسلسل دگرگوں ہوئی اور شبانہ درجہ حرارت میں کافی کمی ریکارڈ کی جا رہی ہے۔اسی دوران محکمہ موسمیات کے مطابق بالائی علاقوں میں برفباری کے بعد وادی کشمیر میں سردی کی شدت میں کمی کے ساتھ درجہ حرارت میں کمی واقع ہوئی ہے کیونکہ گلمرگ اور پہلگام کے سیاحتی مقامات پیر کو سرد ترین مقامات بنے رہے۔محکمہ موسمیات نے بتایا کہ ایک دن پہلے تازہ برفباری کے بعد بعد اتوار اور سوموار کی درمیانی رات گلمرگ میں کم از کم درجہ حرارت منفی 2.4 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا جو گزشتہ رات منفی 1.5 ڈگری سینٹی گریڈ تھا۔انہوں نے کہا کہ پہلگام میں شبانہ درجہ حرارت منفی 3.2 ڈگری سینٹی گریڈ تھا جو گزشتہ رات منفی 1.7 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا تھا۔اسی طرح سے سرینگر میں کم از کم درجہ حرارت گر گیا 4 ڈگری ریکارڈ کیا گیا جو ایک دن پہلے 4.8 کے مقابلے میں تھا۔محکمہ موسمیات نے بتایا کہ قاضی گنڈ میں کم سے کم درجہ حرارت 5.0 ڈگری سینٹی گریڈ، کپواڑہ میں 1.2 ڈگری سینٹی گریڈ اور جنوبی کشمیر کے کوکرناگ میں پکنک اسپاٹ 2.8 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا۔اسی دوران محکمہ موسمیات نے 30 نومبر کی شام تک عام طور پر خشک رہنے کا امکان ہے۔ محکمہ موسمیات نے کہا کہ یکم دسمبر کو ایک اور مغربی ہوا اثر انداز ہونے کا امکان ہے اور اس کی وجہ سے بالائی علاقوں میں ہلکی بارش اور ہلکی برف پڑ سکتی ہے۔

103
باری کی وجہ سے راستہ بند کر دیا گیا تھا جس کے بعد شاہراہ کو کھولنے کیلئے کام شروع کیا گیا۔انہوں نے کہا کہ دو روز بعد شاہراہ کو قابل آمد رفت بنا کر ٹریفک کی آمد رفت بحال کر دی گئی۔حکام نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ گریز باندی پورہ شاہراہ کو ٹریفک کو کھول دیا گیا ہے۔

104
ریور فرنٹ کا کام مکمل ہونے کے قریب ہے۔نوے فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور بقیہ جلد مکمل ہو جائے گا۔'' انہوں نے کہا کہ یہ منصوبہ ملک بھر اور دنیا بھر سے سیاحوں کو راغب کرے گا۔ایل جی نے کہا کہ فیز 2 میں دریائے توی کے کناروں پر ایک ٹاؤن شپ قائم کی جائے گی جو ملکی اور غیر ملکی سیاحوں کی توجہ کا مرکز بھی ہو گی۔انہوں نے کہا'' وہ وقت دور نہیں جب جموں میں شام لکھنؤ جیسی نظر آئے گی'' ۔اسی دوران لیفٹننٹ گورنر منوج سنہا نے کہا کہ ویشنو دیوی کے راستے پر مجوزہ روپ وے پروجیکٹ کے خلاف احتجاج کرنے والے لوگوں کے حقیقی خدشات کا خیال رکھا جائے گا۔روپ وے پروجیکٹ کی تعمیر کے خلاف ہڑتال کے چوتھے دن کٹرا میں پتھراؤ کے واقعہ پر ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے منوج سنہا نے کہا کہ روزگار کے نقصان سے متعلق خدشات کا خیال رکھا جا رہا ہے۔تاہم انہوں نے کہا کہ ترقیاتی منصوبوں اور لوگوں کے لیے روزگار کے وسیع مواقع پیدا کرنے پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔

105
چیت ہوئی تھی۔انہوں نے کہا کہ شہریوں کے درمیان اختلافات ہو سکتے ہیں لیکن لوگوں کو ملک کے لیے کام کرنے کے لیے اکٹھا ہونا چاہیے۔برلا نے کہا کہ اختلافات جمہوریت کی طاقت ہیں۔یوم آئین کے موقع پر، ہمیں دستور ساز اسمبلی کے مباحثوں اور بحث سے تحریک لینے کی ضرورت ہے۔دستور ساز اسمبلی میں مختلف نظریات کے لوگ تھے، اور مختلف مذاہب کے لوگ بھی تھے، لیکن دستور ساز اسمبلی میں بامعنی اور مثبت گفتگو ہوئی۔اختلافات تب بھی تھے کیونکہ یہ جمہوریت کی طاقت ہے۔ہمیں اپنی روایات اور رسم و رواج سے متاثر ہونا چاہیے تاکہ ہم اپنے اپنے ایوانوں میں اچھی بحث کر سکیں۔ اختلافات ہو سکتے ہیں لیکن ہمیں ملک کے لیے کام کرنے کے لیے اکٹھا ہونا چاہیے۔ نظریات اور اظہار مختلف ہو سکتے ہیں، لیکن ملک ہمیشہ سب سے پہلے (سپریم) ہوتا ہے۔اپنے سے پہلے کے مقررین کو یاد کرتے ہوئے برلا نے کہا کہ وہ ہمیشہ آئین کے وفادار رہے ہیں اور اس کی رہنمائی میں کام کیا ہے۔آئین کی پیروی ہر کوئی کرتا ہے بشمول عدلیہ، ایگزیکٹو اور قانون ساز۔بابا صاحب امبیڈکر نے کہا تھا کہ اگر آئین پر عمل کرنے والے قابل اور بصیرت والے ہوں گے تو آئین بھی زیادہ قابل ہو جائے گا۔اس آئین کی بدولت ہی ہم نے سماجی، معاشی تبدیلیاں لائی ہیں اور معاشرے کے محروم، غریب اور پسماندہ لوگوں کو عزت دی ہے۔آج دنیا میں لوگ ہندوستان کے آئین کو پڑھتے ہیں، اس کے نظریے کو سمجھتے ہیں، اور اس وقت ہم نے کس طرح تمام طبقات، تمام ذاتوں کو بلا تفریق ووٹ کا حق استعمال کیا تھا۔اس لیے ہمارے آئین کی بنیادی روح ہمیں سب کو متحد کرنے اور مل کر کام کرنے کی طاقت دیتی ہے۔اسلئے آئین کو سیاست کے دن میں نہیں لانا چاہیے ۔ہم ہمیشہ آئین کے وفادار رہے ہیں، اور آئین کی رہنمائی میں کام کیا ہے۔پارلیمنٹ ہو یا اسمبلی، تمام جمہوری ادارے آئین کے مطابق کام کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ آئین کو سیاست سے دور رکھنا چاہیے کیونکہ یہ ایک سماجی دستاویز اور سماجی اور معاشی تبدیلی کا ذریعہ ہے۔آئین ہماری طاقت ہے۔یہ ہماری سماجی دستاویز ہے۔

106
ضمانت کیلئے دہلی کی ایک عدالت سے رجوع کیا۔انجینئر رشید کی جانب سے پرنسپل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ول کمار یادو سے انہیں مہلت دینے کی درخواست کرنے کے بعد عدالت نے قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) کو نوٹس جاری کرتے ہوئے انہیں 27 نومبر تک جواب داخل کرنے کی ہدایت دی ہے۔کیس کی سماعت کے دوران انجینئر رشید نے تہاڑ جیل سے عملی طور پر عدالت میں پیش ہوتے ہوئے کہا'' مجھے میرے لوگوں نے منتخب کیا ہے۔مجھے آخری اجلاس میں شرکت کی اجازت نہیں دی گئی۔میں ہاتھ جوڑ کر آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے عبوری ضمانت دی جائے۔'' کارروائی کے دوران انجینئر رشید اور این آئی اے کے وکیل نے مشترکہ طور پر اس معاملے کو عدالت میں ہی رہنے اور اسے دوسری عدالت میں منتقل نہ کرنے کی درخواست کی۔عدالت نے اس معاملہ کی اگلی سماعت 27 نومبر کو مقرر کر دی ہے۔

107
کے جنرل ایڈمنسٹریشن ڈپارٹمنٹ نے ' کاروباری قواعد ' وضع کرنے کے لیے اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ مشاورت کے لیے ایک وسیع مشق کی جو بعد میں مرکزی وزارت داخلہ کو بھیجی گئی۔تاہم، چونکہ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ اب جھارکھنڈ اور مہاراشٹر کے انتخابات سے آزاد ہیں، توقع ہے کہ قواعد جلد ہی جاری کیے جائیں گے۔ذرائع نے بتایا کہ" وزیر اعلیٰ، کابینہ، کابینہ کے وزراء اور انتظامی سیکرٹریوں کے اختیارات کی وضاحت بزنس رولز میں کی جائے گی،" ذرائع نے بتایا کہ محکموں کے سربراہان ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمشنرز اور مساوی رینک کے اختیارات۔تقریباً واضح ہیں۔ایک خاص رینک تک کے سرکاری افسران کے تبادلے، وزراء اور کابینہ کی طرف سے پروجیکٹس، کاموں کی منظوری، نئی آسامیوں کی تخلیق اور کچھ آسامیوں پر بھرتی کے قواعد ایسے کچھ اور شعبے ہیں جہاں ' بزنس رولز ' جاری ہونے کے بعد واضح ہو جائے گا۔ تاہم، ذرائع کے مطابق، حکومت آسانی سے کام کر رہی ہے اور چیزیں واضح ہونے کے بعد اس میں تیزی آئے گی۔ذرائع نے بتایا کہ" نہ صرف حکومت میں بلکہ قانون ساز اسمبلی میں بھی، بزنس رولز بنائے جانے باقی ہیں،" ذرائع نے مزید کہا، توقع ہے کہ اسپیکر عبدالرحیم راتھر ایوان کے قواعد وضع کرنے کے لیے کمیٹی کی سربراہی کریں گے۔جموں و کشمیر تنظیم نو ایکٹ میں یہ شرط رکھی گئی ہے کہ اسمبلی سابقہ ریاست جموں و کشمیر میں موجودہ قواعد کے مطابق چل سکتی ہے جب تک کہ نئے قواعد نہیں بنائے جاتے۔ایسی اطلاعات ہیں کہ اسمبلی اسپیکر خود رولز کمیٹی کی سربراہی کر سکتے ہیں جس میں تقریباً تمام سیاسی جماعتوں کے ایم ایل ایز شامل ہوں گے، ان کی تعداد ایوان میں پارٹیوں کی طاقت پر منحصر ہے۔چونکہ قواعد کی تشکیل میں وقت لگنے کی توقع ہے، اس لیے اگلے سال جنوری سے فروری میں ہونے والا قانون ساز اسمبلی کا بجٹ اجلاس سابقہ اصولوں کے مطابق ہی چلے گا۔ذرائع نے کہا کہ مرکزی وزارت داخلہ کے ذریعہ ' کاروباری قواعد ' جاری ہونے کے بعد حکومت اور انتظامیہ کے نچلے حصے میں مکمل وضاحت ہوگی۔تاہم، فی الحال، انتظامیہ مختلف محکموں کے ساتھ میٹنگوں کے ساتھ بجٹ کی مشق کو حرکت میں لانے والی ہے۔وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کے پاس وزارت خزانہ کا چارج ہے اور توقع ہے کہ وہ اگلے سال جنوری-فروری میں جموں و کشمیر یونین ٹیریٹری کا پہلا بجٹ پیش کریں گے جب تک کہ وزارت کی کونسل کی توسیع اور نیا وزیر خزانہ مقرر نہیں کیا جاتا۔یوٹی حکومت میں وزیر اعلیٰ سمیت نو وزیر ہو سکتے ہیں۔فی الحال، وزارت کی کونسل میں تین اسامیاں ہیں۔

108
ہوئے کہا کہ" ہم سب کو ایک ساتھ جڑ کر یہ یقینی کرنا ہے کہ ہندوستان فرقہ پرستی اور نفرت نہیں، اتحاد اور آئین کے راستے پر آگے بڑھے گا۔اتر پردیش کے سنبھل ضلع میں اتوار کو شاہی جامع مسجد کے سروے کے دوران ہوئے تشدد اور اموات پر سیاسی ماحول گرم ہو چکا ہے۔اس واقعہ پر کئی رہنماؤں نے اپنے رد عمل کا اظہار کیا ہے۔اس سلسلے میں لوک سبھا میں اپوزیشن رہنما راہل گاندھی نے بھی اپنا موقف ظاہر کیا ہے۔انہوں نے اس ناخوشگوار واقعہ کے لیے ریاستی حکومت کو کٹہرے میں کھڑا کرتے ہوئے سوال اٹھائے ہیں۔راہل گاندھی نے سوشل میڈیا سائٹ ' ایکس ' پر سنبھل واقعہ پر اپنا ایک پوسٹ شیئر کیا ہے۔اس میں انہوں نے لکھا ہے" اتر پردیش کے سنبھل میں حالیہ تنازع پر ریاستی حکومت کا جانبداری اور جلد بازی بھرا رویہ افسوسناک ہے۔تشدد اور فائرنگ میں جنہوں نے اپنوں کو کھویا ہے ان کے تئیں میری گہری تعزیت ہے۔انتظامیہ کے ذریعہ بغیر سبھی فریقوں کو سنے اور بے حسی سے کی گئی کارروائی نے ماحول اور خراب کر دیا اور کئی لوگوں کی موت کی وجہ بنی، جس کے لیے سیدھے طور پر بی جے پی حکومت ذمہ دار ہے۔راہل گاندھی نے آگے کہا" بی جے پی کے ذریعہ اقتدار کا استعمال ہندو-مسلم سماج کے بیچ دراڑ اور بھید-بھاؤ پیدا کرنے کے لیے کرنا نہ ریاست کے مفاد میں ہے اور نہ ملک کے۔میں سپریم کورٹ سے اس معاملے میں جلد سے جلد مداخلت کر کے انصاف کرنے کی گزارش کرتا ہوں۔اپنے پوسٹ میں راہل گاندھی نے لوگوں سے امن بنائے رکھنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ ہم سب کو ایک ساتھ جڑ کر یہ یقینی کرنا ہے کہ ہندوستان فرقہ پرستی اور نفرت نہیں، اتحاد اور آئین کے راستے پر آگے بڑھے گا۔واضح ہو کہ اس سے قبل کانگریس کی جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی نے بھی سنبھل میں ہوئے تشدد پر سپریم کورٹ سے مداخلت کرنے کے لیے کہتے ہوئے انصاف کی مانگ کی تھی۔

109
ہے اور سات بدنام زمانہ منشیات فروشوں کے خلاف این ڈی پی ایس ایکٹ کے تحت کیس درج کر لیا گیا ہے۔بدنام زمانہ منشیات فروشوں میں رضوان بشیر دھوبی ولد بشیر احمد دھوبی ساکنہ ساقید فر صفا کدل (موجودہ گرڈ کالونی سرینگر)، پرویز احمد بٹ ولد نور محمد بٹ ساکنہ کرنیل تکیہ واری پورہ سری نگر، اویس حسین میر ولد سجاد حسین میر ساکنہ ملک باغ نوپورہ سری نگر، ندیم حسین بٹ ولد مشتاق احمد بٹ ساکنہ بٹہ وارہ سری نگر، شیخ جبران نثار ولد نثار احمد شیخ ساکنہ بٹہ وارہ سرینگر، رقیب لطیف بٹ عرف عامر ولد محمد لطیف بٹ ساکنہ بٹ محلہ آلوچی باغ سری نگر اور عبدالاحد بٹ ولد محمد سلطان بٹ ساکنہ جیورہ سرینگر شامل ہیں۔ان کو این ڈی پی ایس ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔جو مجاز اتھارٹی سے باضابطہ نظر بندی کے احکامات حاصل کرنے کے بعد حراست میں لیا گیا ہے اور بعد میں انہیں جموں و کشمیر کی مختلف جیلوں میں بند کیا گیا ہے۔یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ منشیات فروش بڑے پیمانے پر کشمیر کے نوجوانوں میں منشیات کی فروخت میں ملوث تھے۔اس کے علاوہ وہ وادی کے مختلف تھانوں میں این ڈی پی ایس کے کئی مقدمات میں ملوث تھے۔ان کے خلاف کئی مجرمانہ مقدمات درج ہونے کے باوجود وہ اپنی راہ نہیں سدھرے اور وادی کے نوجوانوں میں غیر قانونی نیٹ ورک کے ذریعے منشیات اور منشیات کو فروغ دینے میں دوبارہ ملوث ہو گئے۔

110
انڈیا بلاک لیڈر لوک سبھا اسپیکر کو خط لکھا ہے ۔صدر دروپدی مرمو، نائب صدر جگدیپ دھنکھر اور وزیر اعظم نریندر مودی آئین ساز اسمبلی کے آئین کو اپنائے جانے کی 75 ویں سالگرہ کے موقع پر سمودھن سدن کے سنٹرل ہال میں منگل کو منعقدہ تقریب کے دوران خطاب کریں گے۔اس سلسلے میں اپوزیشن کے لیڈران کی جانب سے اسپیکر کو خط لکھا گیا جس میں انہوں نے لکھا'' ہم منگل وار کو سمودھن سدن کے سنٹرل ہال میں ہندوستان کے آئین کو اپنانے کی 75 ویں سالگرہ کی یاد میں منعقد ہونے والے تقریب کے تناظر میں لکھ رہے ہیں۔ہم سمجھتے ہیں کہ تقریب سے صدر، نائب صدر اور وزیر اعظم ہند خطاب کریں گے'' ۔اس نے مزید لکھا'' ہم سمجھتے ہیں کہ پارلیمانی جمہوریت کی بہترین روایات اور مفادات میں، دونوں ایوانوں میں قائد حزب اختلاف کو بھی اس تاریخی موقع پر بولنے کا موقع دیا جانا چاہیے'' ۔خط پر دستخط کرنے والوں میں ٹی آر بالو، ترو چی سیوا، کنیموزی، سپریا سولے، راگھو چڈھا، پی سندوش کمار، ای ٹی محمد بشیر، کے رادھا کرشنن، رام جی لال سمن، اور این کے پریما چندرن شامل ہیں۔اپوزیشن انڈیا بلاک کے فلور لیڈروں نے سوموار کو پارلیمنٹ کے سرمائی اجلاس کے آغاز سے پہلے ملاقات کی اور اڈانی گروپ میں مبینہ بدعنوانی کے معاملے کو اٹھانے اور اس معاملے پر جے پی سی کا مطالبہ کرنے کا فیصلہ کیا۔فلور لیڈروں نے کانگریس صدر اور راجیہ سبھا ایل او پی ملکارجن کھرگے کے پارلیمنٹ ہاؤس آفس میں ملاقات کی۔کھرگے سمیت کئی اپوزیشن ارکان نے اس معاملے پر دونوں ایوانوں میں التوا کا نوٹس دیا ہے۔

111
صورتحال بگڑ گئی ہے اور صورتحال کو کم کرنے کے لیے بات چیت کی جا رہی ہے۔حکام نے بتایا کہ مظاہرین کے ہاتھوں ہاتھا پائی کے بعد ایک پولیس اہلکار زخمی ہوا۔عینی شاہدین کے مطابق'' بھارت ماتا کی جے'' کے نعروں کے درمیان، سینکڑوں مظاہرین نے کٹرا شہر میں مارچ اور دھرنا دیا، جو ترکوٹہ پہاڑی پر واقع مندر پر آنے والے زائرین کے لیے بیس کیمپ ہے۔خیال رہے کہ مظاہرین، جنہوں نے ابتدائی طور پر 72 گھنٹے کی ہڑتال کا اعلان کیا تھا، اتوار کو دیر سے اسے 24 گھنٹے تک بڑھا دیا۔دکانداروں اور ٹٹو اور پالکی مالکان کی طرف سے بلائی گئی ہڑتال 22 نومبر کو ویشنو دیوی شرائن بورڈ کی جانب سے تاراکوٹ مارگ اور سانجی چھت کے درمیان 250 کروڑ روپے کے روپ وے پراجیکٹ کے ساتھ 12 کلومیٹر کے راستے پر آگے بڑھنے کے منصوبے کے اعلان کے بعد شروع ہوئی۔دکانداروں اور مزدوروں کو خدشہ ہے کہ یہ منصوبہ جو کہ دو سال میں مکمل ہونے کی تجویز ہے، انہیں بے روزگار کر دے گا۔سوموار کے احتجاج کے دوران، کشیدگی اس وقت بڑھ گئی جب سینٹرل ریزرو پولیس فورس (سی آر پی ایف) کی ایک گاڑی نے قصبے سے گزرنے کی کوشش کی جب مظاہرین دھرنا دے رہے تھے۔حکام نے بتایا کہ کچھ مظاہرین پر تشدد ہو گئے، انہوں نے گاڑی کو ٹکر ماری اور اس کی ونڈ شیلڈ توڑ دی۔انہوں نے مزید کہا کہ پولیس کی مداخلت کے ساتھ گاڑی کو واپس لے جایا گیا، جس کے بعد جھڑپیں ہوئیں جس کے دوران کچھ مظاہرین نے پولیس پر اینٹیں پھینکیں۔سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ریاسی) پرم ویر سنگھ نے کہا'' امن و قانون کی صورتحال چیلنج بن گئی ہے اور ہم اسے سنبھالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔افسران اس مسئلے کو حل کرنے کیلئے مظاہرین کے ساتھ بات چیت کر رہے ہیں'' ۔مظاہرین مطالبہ کر رہے ہیں کہ اس منصوبے کو بند کیا جائے یا ان تمام لوگوں کو معاوضہ دیا جائے جو ممکنہ طور پر متاثر ہو سکتے ہیں۔

112
اصولی موقف تھا۔انہوں نے کہا'' انتخابات سے پہلے بھی، اس کے دوران اور بعد میں بھی، ہم نے پرزور مطالبہ کیا تھا کہ 2019 میں چھینے گئے ہمارے حقوق اور ضمانتیں بحال کی جائیں۔ہم سے ریاستی اور آئینی ضمانتوں کا وعدہ کیا گیا تھا، لیکن وہ وعدے صرف خالی الفاظ ہی بن کر رہ گئے ہیں'' ۔قرہ نے کہا کہ جموں و کشمیر کی ریاستی حیثیت کو بحال کرنے کی فوری ضرورت ہے، یہ کہتے ہوئے کہ یہ مرکزی حکومت کی طرف سے بار بار وعدہ کیا گیا تھا جو ابھی تک پورا نہیں ہوا۔انہوں نے مزید کہا کہ وہ وزیر اعظم مودی کی قیادت والی حکومت کو متعدد مواقع پر کیے گئے وعدوں کی یاد دلانا چاہتے ہیں، بشمول 19 ستمبر کو سری نگر میں دی گئی یقین دہانی، کہ ریاست کا درجہ جلد سے جلد بحال کیا جائے گا۔قرہ نے تاہم، پیش رفت کے فقدان پر مایوسی کا اظہار کرتے ہوئے، تاخیر کو جموں و کشمیر کے لوگوں کے جذبات، امنگوں اور جمہوری حقوق کی توہین قرار دیا۔سپریم کورٹ کی ہدایات کا حوالہ دیتے ہوئے قرہ نے دو اہم اقدامات پر زور دیا، خطے میں انتخابات کا فوری انعقاد اور ریاست کی بحالی۔انہوں نے کہا کہ اگر آپ اخلاقی ذمہ داری کے طور پر اپنے وعدوں کو نبھا نہیں سکتے تو کم از کم سپریم کورٹ کی ہدایات کا احترام کریں۔عمر عبداللہ کے حالیہ بیان کے بارے میں پوچھے جانے پر قرہ نے کہا کہ وہ دن کے ایجنڈے پر توجہ مرکوز کر رہے ہیں۔انہوں نے کہا'' میں آج کی اہمیت کے علاوہ کسی اور چیز پر بات نہیں کرنا چاہوں گا۔''

113
اجلاس آج سے شروع ہوا اور امید کے مطابق یہ انتہائی ہنگامہ خیز ثابت ہوا۔سرمائی اجلاس کے پہلے دن دونوں ہی ایوانوں لوک سبھا اور راجیہ سبھا میں اڈانی معاملہ کے ساتھ ساتھ سنبھل میں ہوئے تشدد پر بحث کرانے کا اپوزیشن نے مطالبہ کیا۔اس دوران اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ نے زوردار انداز میں اپنی بات رکھنے کی کوشش کی، لیکن آخر کار دونوں ہی ایوانوں کی کارروائی 27 نومبر یعنی بدھ کی صبح 11 بجے تک کے لیے ملتوی کر دی گئی۔موصول اطلاع کے مطابق اڈانی اور سنبھل واقعہ پر بحث کا مطالبہ تو اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ نے کیا ہی، راجیہ سبھا میں اپوزیشن نے منی پور تشدد اور کیرالہ کے وائناڈ میں آئی قدرتی آفت پر تحریک التوا بھی پیش کی تھی۔حالانکہ ان ایشوز پر کسی طرح کی بحث نہیں ہو پائی۔اس درمیان اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ نے بی جے پی کو سنبھل تشدد معاملہ پر زبردست انداز میں گھیرا۔ساجوادی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ دھرمیندر یادو اور کچھ دیگر پارٹی اراکین نے زور و شور سے اپنی بات رکھنے کی کوشش کی۔لوک سبھا میں ساجوادی پارٹی صدر اکھلیش یادو بھی اس معاملے میں کھڑے دکھائی دیے۔دیگر اپوزیشن پارٹیوں کے اراکین بھی مختلف ایشوز کو اٹھانے کی کوشش کر رہے تھے۔اس طرح ہنگامہ کا ماحول بن گیا اور دونوں ہی ایوانوں میں وقفۂ صفر اور وقفۂ سوالات نہیں ہو پائے۔راجیہ سبھا میں حزب اختلاف کے لیڈر ملکارجن کھڑگے، سی پی آئی (ایم) لیڈر جان برٹاس، کانگریس لیڈر نیرج ڈانگی، پرمود تیواری اور اکھلیش پرساد سنگھ کے ساتھ ساتھ عآپ رکن پارلیمنٹ سنجے سنگھ سمیت کئی اراکین پارلیمنٹ نے اڈانی گروپ کی مبینہ رشوت خوری کے خلاف امریکہ کی کارروائی پر بحث کا مطالبہ کرتے ہوئے نوٹس دیا۔علاوہ ازیں عآپ لیڈر راگھو چڈھا سمیت اپوزیشن کے کچھ دیگر اراکین نے منی پور میں تشدد اور اتر پردیش کے سنبھل میں ہوئے تشدد کے معاملے پر نوٹس دیے تھے، لیکن اس تعلق سے کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔بتایا جا رہا ہے کہ راجیہ سبھا چیئرمین جگدیپ دھنکھڑ نے کسی بھی نوٹس کو منظور کر دیا، حالانکہ کھڑگے کو اپنی بات رکھنے کا موقع دیا۔موقع ملنے پر کھڑگے نے کہا کہ اڈانی گروپ کے خلاف لگائے گئے الزامات سنگین ہیں۔اگر فہرست بند کاموں کو معطل کر دیا جاتا ہے تو اپوزیشن اراکین بتا سکتے ہیں کہ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے اور یہ کس طرح پورے ملک کو متاثر کر رہا ہے۔انہوں نے الزام عائد کیا کہ اس معاملے سے عالمی سطح پر ملک کی شبیہ خراب ہوئی ہے، پھر بھی وزیر اعظم مودی بالتردد اڈانی کی حمایت کر رہے ہیں۔

114
ہو رہی ہے۔پوری وادی سردی کی شدید لپیٹ میں آ گئی ہے اور لوگوں نے کانگڑیوں اور گرم ملبوسات کا استعمال کرنا شروع کر دیا گیا ہے جبکہ کانگڑیاں اور کوئلہ خریدنے کے سلسلے میں لوگوں کی لمبی لمبی قطاریں دیکھنے کو ملیں ادھر ملکی اور غیر ملکی سیاحوں کی بڑی تعداد بھی مختلف بازاروں میں گرم ملبوسات خریدتے ہوئے دیکھے گئے۔سردی کا موسم شروع ہونے کے ساتھ ہی لاکھوں کے قریب مہمان پرندوں نے آبی پناہ گاہوں کے ارد گرد اپنا ڈیرہ ڈال دیا ہے جس کی وجہ سے وادی کشمیر میں آبی پناہ گاہوں، دریاؤں، ندی نالوں کے آس پاس بڑی تعداد میں مہمان پرندے دیکھے جا سکتے ہیں۔ویٹ لینڈ کے ایک سینئر آفیسر نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ اگرچہ جھاڑے کے موسم میں دستک دی ہے تاہم اس کے ساتھ ہی مختلف ملکوں سے مہمان پرندوں کے آنے کا سلسلہ شروع ہوا ہے محکمہ کی جانب سے جو اعداد و شمار جمع کئے گئے ہیں انکے مطابق چار لاکھ کے قریب پرندے اس وقت آبی پناہ گاہوں، ندی نالوں، دریاؤں کے ارد گرد ڈیرہ ڈالے ہوئے ہیں اور مزید دو سے ڈھائی لاکھ پرندوں کے کشمیر وارد ہونے کا امکان ہے۔ادھر مہمان پرندوں کی آمد کیساتھ ہی ویٹ لینڈس کی رونق دوبالا ہو گئی ہے جبکہ مہمان پرندوں کی خاطر داری میں ویٹ لینڈ کے ملازمین مصروف عمل ہے۔انہوں نے بتایا کہ وادی کے تمام نو آبی علاقوں میں تقریباً دو لاکھ نقل مکانی کرنے والے پرندوں کا پہلے ہی خیر مقدم کیا جا چکا ہے، آنے والے مہینوں میں ان میں اضافے کی توقع ہے۔انہوں نے کہا کہ ہر گزرتے دن کے ساتھ، پرندوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے، اور فروری تک، گیلی زمینیں پرندوں سے بھر جائیں گی۔دیوان نے مزید کہا کہ فروری میں ہونے والی سالانہ پرندوں کی مردم شماری مسلسل وادی میں پرندوں کی 60 سے 70 مختلف اقسام کو ظاہر کرتی ہے۔

از نیابت گوم احمد پورہ
عنوان: درخواست منجانب لیاقت حسین پرہ ولد محمد اسد اللہ پرہ ساکنہ ڈانگر پورہ پٹن نسبت DOB سرٹیفکیٹ بحق پسر خود ایان علی پرہ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے نسبت کاغذات عدالت ھذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز مطابق نمبردار وہ چوکیدار علاقہ سے بیانات طلب کئے گئے جس کے مطابق سائل مذکور مسلسل طور ڈانگر پورہ پٹن میں رہائش پذیر ہے۔ سائل مذکور کے پسر خود کی یوم پیدائش اسکول ریکارڈ کے مطابق 28/12/017 ہے جسکے نسبت سائل مذکور اپنے اولادان کے حق میں DOB سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کی خواہاں ہے لہذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔تحریر الصدر
نائب تحصیلدار گوم احمد پورہ

از دفتر نیابت سرکل بچھوارہ سرینگر تحصیل خانیار سرینگر
عنوان: درخواست منجانب فیاض احمد خان ولد مرحوم محمد شفیع خان ساکنہ خان محلہ نہرو پارک بچھوارہ سرینگر بغرض حصول وارثان جائز سرٹیفکیٹ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست سائل ہے کہ اس کا والد مرحوم محمد شفیع خان ولد غلام محمد خان ساکنہ خان محلہ نہرو پارک مورخہ 12/01/2024 کو فوت ہو چکا ہے۔اس نسبت سائل خواہاں ہے کہ اسکے حق میں وارثان جائز سرٹیفکیٹ اجرا فرمائی جائے۔بروئے رپورٹ پٹواری حلقہ متوفی کنبہ بذیل ہے۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ	کیفیت
سفینہ خان	۳۹	دختر	گھریلو کام	شادی شدہ
افروزہ	۳۵	---	...	....
سجاد احمد خان	۳۸	پسر	فوٹو گرافی	بلا شادی شدہ
فیاض احمد خان	۳۶	---	...	شادی شدہ
شفیقہ	۳۴	دختر	گھریلو کام	....

اس کے علاوہ اور کوئی افراد کنبہ نہیں ہے۔قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے لہذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتے کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔تحریر الصدر
نائب تحصیلدار بچھوارہ

از دفتر نائب تحصیلدار صورہ سرینگر
مضمون: درخواست منجانب ارم یوسف دختر محمد یوسف نجار ساکنہ احمد نگر نسبت اجرائی OBC سرٹیفکیٹ بذمرہ نجار

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست سائل ہے کہ وہ طبقہ نجار سے تعلق رکھتا ہے اور اس نسبت سائل خواہاں ہے کہ اسکے حق میں OBC سرٹیفکیٹ بذمرہ نجار اجرا فرمائی جائے۔ بروئے رپورٹ پٹواری حلقہ سائل کا کنبہ بذیل درج ہے۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ	آمدنی
محمد یوسف نجار	۵۵	والد	ترکھان	8000
نسیمہ	۵۴	والدہ	گھریلو کام	
ہارون یوسف نجار	۲۹	برادر	ترکھان	7000
اقراء یوسف	۳۱	ہمشیرہ	شادی شدہ	
ارم یوسف	۲۶	سائلہ	زیر تعلیم	

قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔تحریر الصدر
نائب تحصیلدار صورہ

از نیابت ماگام یا اجلاس نائب تحصیلدار ماگام
مضمون: درخواست منجانب نثار احمد وانی ولد محمد اکبر وانی ساکنہ وتہ ماگام ضلع ماگام بمراد حصول لیگل ہیئرز (وارثان جائز) بوجہ فوتیدگی والدہ مسماۃ زہرا بیگم زوجہ محمد اکبر وانی ساکنہ وتہ ماگام

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست سائل ہے کہ اس کی والدہ مسماۃ زہرا بیگم زوجہ محمد اکبر وانی مورخہ 16/07/2023 کو فوت ہوا ہے۔ اس نسبت سائل نے ڈیتھ سرٹیفکیٹ بھی پیش کی ہے۔اس نسبت سائل خواہاں ہے کہ اسکے حق میں وارثان جائز سرٹیفکیٹ اجرا فرمائی جائے۔بروئے رپورٹ پٹواری حلقہ متوفیہ کنبہ بذیل ہے۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ	کیفیت
نثار احمد وانی ولد محمد اکبر وانی	۴۴	پسر	پرائیوٹ کام	
محمد شفیع وانی ولد محمد اکبر وانی	۳۶	---	مزدوری	
فیروزہ بیگم دختر محمد اکبر وانی	۴۰	دختر	گھریلو کام	

اس کے علاوہ اور کوئی وارث جائز نہیں ہے۔قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے لہذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔تحریر الصدر
نائب تحصیلدار ماگام

PUBLIC NOTICE

IN MY DRIVING LICENSE BEARINGNO. JK0120110029441MY NAME AND PARENTAGE HAS BEEN MENTIONED AS MOHAMMAD AMIN SOFI S/O ALI MOHAMMAD SOFI WHILE AS MY CORRECT NAME AND PARENTAGE IS MOHD AMIN SOFI S/O ALI MOHD SOFI R/O HASSANA ABAD SYED KADAL PORA SRINAGAR NOW I WANT TO APPLY FOR CORRECTION OF MY NAME AND PARENTAGE IN MY DRIVING LICENSE IF ANY BODY ANY OBJECTION IN THIS REGARD HE/SHE MAY CONTACT RTO OFFICE KASHMIR SRINAGAR WITHIN 7 DAYS FROM THE DATE OF PUBLICATION OF THIS NOTICE AFTER THE STIPULATED PERIOD NO OBJECTION SHALL BE ENTERTAINED.

MOHD AMIN SOFI
S/O ALI MOHD SOFI
R/O HASSANA ABAD SYED KADAL SRINAGAR
CONTACT NO. 7006030887

FROM THE ADVOCATE MAJID

IN THE CASE:
1.Mir Manzoor Gazanfar, aged 69 yrs S/o Ghulam Rasool Mir
2.Shakeela, aged 72 yrs D/o Ghulam Rasool Mir
3. Manzoor Hussain Beigh, aged 62 yrs S/o Ghulam Hassain Beigh Residents of Pandrethan Srinagar
4.Lovely alias Shugufta, aged 34 yrs D/o Abdul Hameed Beigh R/o Khaigam Budgam
5.Shabeena alias Shabnam aged 31 yrs D/o Abdul Hameed Beigh R/o Sandipora Budgam
6.Tabasum, aged 28yrs D/o Abdul Hameed Beigh R/o Nowpora Khayam Srinagar
7.Shafiqa, aged 67 yrs D/o Ghulam Hussain Beigh R/o Hamdania Colony Bemina Srinagar
8. Zamrooda, aged 71 yrs D/o Ghulam Hussain Beigh R/o Jan Mohalla Lal Bazar Srinagar
9.Tabasum, aged 60 yrs D/o Ghulam Hussain Beigh R/o Maunawarabad Srinagar
10 Akhter Ali Beigh, aged 74 yrs S/O GHULAM HUSSAIN BEIGH
11.Zaffar Ahmad Beigh, aged 67 yrs S/o Ghulam Hussain Beigh

...Caveators

VERSUS

Public at Large.

In the matter of : Publication for Caveat.
The caveators apprehend that the non-caveator may file any suit or writ or any appeal at the back of the caveators and may manage to get ex parte order , therefore the caveators submit in case of any Writ Petition/Appeal/Suit or such proceedings are filed before this Hon'ble court by the non-Caveator's against the Caveators the Caveator's or the counsel for the Caveator's may be provided an reasonable opportunity of being heard before passing any of the order in the said Writ Petition/Appeal/Suit or any Proceeding otherwise the Caveator's may suffer such an irreparable loss and injury which cannot be compensated later on in any manner and same would be an abuse of the process of the court..

FROM THE OFFICE OF ADVOCATESHARIF HUSSAIN & ASSOCIATES

BEFORE THE HON'BLE COURT OF PRINCIPAL DISTRICT & SESSIONS JUDGE AT SRINAGAR

In the case of
1. MOHAMMAD ATIQULLAH DAR S/O MOHAMMAD RAMZAN DAR
2. SARFARAZ AHMAD DAR S/O MOHAMMAD ATIQULLAH DAR BOTH R/O,S BAGHAT ,KANNIPORA SGR

[CAVEATORS]

Versus
Public at Large

...Non-Caveator's

In the matter of : Publication for Caveat.
The caveators apprehend that the non-caveator may file any suit or writ or any appeal at the back of the caveators and may manage to get ex parte order , therefore the caveators submit in case of any Writ Petition/Appeal/Suit or such proceedings are filed before this Hon'ble court by the non-Caveator's against the Caveators the Caveator's or the counsel for the Caveator's may be provided an reasonable opportunity of being heard before passing any of the order in the said Writ Petition/Appeal/Suit or any Proceeding otherwise the Caveator's may suffer such an irreparable loss and injury which cannot be compensated later on in any manner and same would be an abuse of the process of the court..

لفظ 'کافر' میں اہانت کا مفہوم نہیں ہے!

ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی

میڈیا سے معلوم ہوا ہے کہ ہندوتو کی علَم بردار تنظیم راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (RSS) کے ایک مرکزی لیڈر اور نظریہ ساز شری رام مادھو نے مسلمانوں کو ایک فارمولہ پیش کیا ہے، جس سے وہ بھارت میں سکون کے ساتھ زندگی گزار سکتے ہیں۔ اس فارمولے کے تین نکات ہیں: (1) مسلمان غیر مسلموں کو کافر نہ کہیں۔ (2) وہ خود کو عالمی مسلم امت کا حصہ سمجھنا ترک کردیں۔ (3) وہ نظریۂ جہاد سے خود کو الگ کرلیں۔

اس وقت مذکورہ فارمولے کے صرف پہلے نکتے پر کچھ اظہار خیال مقصود ہے۔ موجودہ دور میں لفظ 'کافر' کو گالی کے مثل سمجھ لیا گیا ہے۔ اس لیے جب مسلمان دوسرے مذاہب والوں کے لیے اس کا استعمال کرتے ہیں تو وہ سمجھتے ہیں کہ انہیں برا بھلا کہا جارہا ہے اور مطعون کیا جارہا ہے۔ چنانچہ وہ اس کا اظہار کرتے ہیں کہ اگر مسلمان اس ملک میں پُر امن بقائے باہم چاہتے ہیں تو دوسرے مذاہب والوں کے لیے اس لفظ کا استعمال ترک کردیں۔ حالاں کہ یہ بات درست نہیں ہے، اس لیے ان کے اس مطالبے کی بھی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

'کافر' عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس کے معنی ہیں 'نہ ماننے والا'۔ اسلام کی کچھ بنیادی تعلیمات ہیں۔ کچھ لوگ اس کو مانتے ہیں، کچھ نہیں مانتے۔ اسلام کسی کو مجبور نہیں کرتا۔ وہ ہر انسان کو آزادی دیتا ہے کہ چاہے اس پر ایمان لائے، چاہے نہ لائے۔ قرآن مجید میں ہے: "دین کے معاملے میں کوئی زور زبردستی نہیں ہے۔ صحیح بات غلط خیالات سے الگ چھانٹ کر رکھ دی گئی ہے۔" (البقرۃ: 256) پیغمبر اسلام کو بھی سختی سے منع کیا گیا کہ ایمان لانے کے معاملے میں کسی پر جبر سے کام نہ لیں: اگر تیرے ربّ کی مشیت یہ ہوتی (کہ زمین میں سب مومن وفرماں بردار ہی ہوں) تو سارے اہل زمین ایمان لے آئے ہوتے۔ پھر کیا تُو لوگوں کو مجبور کرے گا کہ وہ مومن ہوجائیں؟ (یونس: 99)

اسلام ایک نظریاتی مذہب ہے۔ انسانوں کو آزادی ہے۔ جو لوگ چاہیں اسے مانیں، جو چاہیں نہ مانیں۔ جو اسے مان لیتے ہیں انہیں قرآن مجید 'مومن' (یعنی ایمان لانے والا) کہتا ہے اور جو اسے نہیں مانتے انہیں 'کافر' (یعنی ایمان نہ لانے والا) کہتا ہے۔ یہ حقیقتِ واقعہ کا بیان ہے۔ اس میں اہانت اور مذمت کا کوئی پہلو نہیں ہے۔

مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ اگر دوسرے اہل مذاہب کا رویہ ان سے دشمنی اور جنگ وجدال کا نہ ہو تو وہ بھی ان سے خوش گوار سماجی تعلقات رکھیں، ان سے اچھا برتاؤ کریں اور ان کے ساتھ عدل وانصاف سے پیش آئیں۔ صرف ان لوگوں سے دوستانہ اور رازدارانہ تعلقات رکھنے کی ممانعت ہے جو دشمنی پر آمادہ ہوں اور مسلمانوں کے جانوں اور مالوں کے درپے ہوں۔ قرآن مجید میں ہے: "اللہ تمہیں اس بات سے نہیں روکتا کہ تم ان لوگوں کے ساتھ نیکی اور انصاف کا برتاؤ کرو جنھوں نے دین کے معاملہ میں تم سے جنگ نہیں کی ہے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہیں نکالا ہے۔ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ وہ تمہیں جس بات سے روکتا ہے وہ تو یہ ہے کہ تم اُن لوگوں سے دوستی کرو جنھوں نے تم سے دین کے معاملہ میں جنگ کی ہے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ہے اور تمہارے اخراج میں ایک دُوسرے کی مدد کی ہے۔ اُن سے جو لوگ دوستی کریں وہی ظالم ہیں۔" (الممتحنۃ: 8-9)

اس تفصیل سے واضح ہوجاتا ہے کہ لفظ 'کافر' میں دوسرے مذاہب والوں کے لیے اہانت یا تذلیل کا کوئی پہلو نہیں ہے۔ یہ بات سمجھائی جائے تو ان کی غلط فہمی دور ہوجائے گی۔

ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی علی گڑھ سے وابستگی کے زمانے میں، سابق امیر جماعت اسلامی ہند مولانا سید جلال الدین عمری، جو اُن دنوں ادارہ کے سکریٹری تھے، انھوں نے مجھے اس موضوع پر کام کرنے کی ہدایت کی۔ یہ کتاب مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز نئی دہلی سے 'کفر اور کافر قرآن کی روشنی میں' کے نام سے شائع ہورہی ہے۔

صفحات: 60، قیمت: 30 روپے۔

مولانا سید جلال الدین عمری کے ایک کتابچے میں بھی اس موضوع سے بحث ملتی ہے۔ اس کا نام ہے: 'بعض اسلامی اصطلاحات اور ان کی تشریح'۔ اس کی اشاعت بھی مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز نئی دہلی سے ہوئی ہے۔

مصیبت میں مومن کا کردار: سچے واقعات کی روشنی میں

مقبول احمد سلفی

دنیا دارالامتحان ہے، یہاں قدم قدم پر آزمائشیں ہیں، ان آزمائشوں کے ساتھ ایک مومن کو زندگی گزارنا ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر (صحیح مسلم: 2956)

ترجمہ: دنیا قید خانہ ہے مومن کے لیے اور جنت ہے کافر کے لیے۔

جب زبان رسالت سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ یہ دنیا مومن کے حق میں قید خانہ یعنی تکلیف کی جگہ ہے تو ایک مومن کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑے گا اور اسے ایسے موقع پر صبر کا دامن تھامنا ہوگا۔ مومن کو پہنچنے والی تکلیف کسی بھی قسم کی ہوسکتی ہے، اللہ کسی مومن کو مال میں آزمائے گا، کسی کو اولاد میں آزمائے گا اور کسی کو جسمانی طور پر آزمائے گا یعنی مومن کا سامنا فقر، بے چینی، خوف، بیماری، مشغولیت اور ناکامی وغیرہ سے ہوسکتا ہے لیکن مومن ان مصائب ومشکلات سے ہرگز نہیں گھبراتا ہے، نہ وہ جزع فزع کرتا اور نہ بے صبری کا مظاہرہ کرکے مایوسی اور غلط راہ روی کا شکار ہوجاتا ہے بلکہ صبر کا پہاڑ بن کر بڑی سے بڑی مصیبت کا مقابلہ کرتا ہے۔

آج آپ کے سامنے ہمت وحوصلہ کی سچی داستانیں اور مصیبت سے چھٹکارا پانے والے باکمال کرداروں کو بیان کرنا چاہتا ہوں جہاں سے مصیبت زدہ لوگوں کو حوصلہ ملے گا اور ان حوصلہ مندوں کی طرح مصائب کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس سے پہلے کہ آپ کے سامنے مصیبت سے نجات پانے والے سچے کرداروں کو بیان کروں، پہلے یہ جان لیں کہ مصیبت تقدیر کا حصہ ہے، ہمارے عقیدے میں اچھی بری تقدیر پر ایمان لانا شامل ہے۔ پریشانی اللہ کی طرف سے آتی ہے اور اس کو وہی دور کرسکتا ہے لہذا مصیبت کے وقت ہم اللہ کی طرف رجوع کریں گے اور اسی سے مدد مانگیں گے۔ کسی پر پریشانی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ واقعی برا آدمی ہے بلکہ اللہ کسی کو پریشانی میں مبتلا کرکے اس کے ساتھ بہتری کا معاملہ کرتا ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

مَن يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ (صحیح البخاری: 564)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر وبرکت کا ارادہ کرتا ہے اسے مصائب وآلام میں مبتلا کردیتا ہے۔

اس لئے جس کسی مسلمان کے ساتھ آزمائش ہو اس کو خوش ہونا چاہئے کہ اللہ اس کو اونچا اٹھا رہا ہے نیز ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر بدگمان ہونا، اس کا مذاق اڑانا اور لوگوں میں اس کی مصیبت کا ذکر کرکے اس کی عزت اچھالنا ایک اچھے مسلمان کی علامت نہیں ہے۔ اسی طرح مصیبت کے وقت اول وہلہ میں صبر کرنے کے ساتھ رونے دھونے اور شکوہ شکایت سے پرہیز کرنا چاہئے۔ ابوبردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

وَجِعَ أَبُو مُوسَى وَجَعًا شَدِيدًا فَغُشِيَ عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حَجْرِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ بَرِئَ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَرِئَ مِنَ: الصَّالِقَةِ، وَالْحَالِقَةِ، وَالشَّاقَّةِ۔ (صحیح البخاری: 1296)

ترجمہ: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیمار پڑے، ایسے کہ ان پر غشی طاری تھی اور ان کا سر ان کی ایک بیوی ام عبداللہ بنت ابی رومہ کی گود میں تھا (وہ ایک زور کی چیخ مار کر رونے لگی) ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اس وقت کچھ بول نہ سکے لیکن جب ان کو ہوش ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میں بھی اس کام سے بیزار ہوں جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیزاری کا اظہار فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (کسی غم کے وقت) چلا کر رونے والی' سر منڈوانے والی اور گریبان چاک کرنے والی عورتوں سے اپنی بیزاری کا اظہار فرمایا تھا۔

اس واقعہ سے عبرت حاصل کریں کہ ایک صحابی انتہائی تکلیف میں صبر وضبط سے کام لے رہے ہیں اور بیوی کو ایسے عالم میں خود ہی فرمان رسول سنا رہے ہیں تاکہ وہ بھی شوہر کی طرح حکم رسول پر عمل کرے۔

مصیبت و پریشانی آنے کی دو وجوہات ہیں۔ ایک وجہ انسان کی خود کی غلطی ہے جس کی پاداش میں اللہ بطور سزا مصیبت بھیجتا ہے اور دوسری وجہ آزمائش ہے یعنی اللہ تعالیٰ بندوں کے مقام ومرتبہ بلند کرنے اور متعدد انعام واکرام کے طور پر انسان پر مصیبت نازل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمَا أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ (الشوریٰ: 30)

ترجمہ: تمہیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلہ ہے، اور وہ تو بہت سی باتوں سے درگزر فرمادیتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ (البقرۃ: 155)

ترجمہ: اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے، دشمن کے ڈر سے، بھوک پیاس سے، مال وجان اور پھلوں کی کمی سے اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے۔

مصیبت چاہے برے اعمال کے نتیجے میں ہو یا بطور آزمائش ہو، انسان اس حال میں صبر کرتا ہے اور اللہ کی طرف رجوع کرکے اس سے نجات کا سوال کرتا ہے تو اس کے لئے خیر ہی خیر ہے کیونکہ مومن کو لاحق ہونے والی کسی بھی پریشانی پر صبر کرنے کا بدلہ، گناہوں کی مغفرت، درجات کی بلندی اور بلاحساب اجر حتی کہ صبر کا سب سے بڑا بدلہ جنت کا حصول ہے۔ جب مومن تکلیف پر صبر کے فوائد کو سامنے رکھے گا تو تکلیف پر صبر بھی ہوجائے گا اور تکلیف ہیچ نظر آئے گی۔

اب چلتے ہیں اصل موضوع کی طرف اور جانتے ہیں کہ مصیبت سے نجات کا راستہ کیا ہے، مصیبت میں ایک مومن کا کردار کیا ہونا چاہئے اور اس سلسلے میں قرآن وسنت پر مبنی سچے واقعات ہماری کیا رہنمائی کرتے ہیں۔

(1) دعا کے ذریعہ مصیبت سے نجات: جب کسی مومن کو کسی بھی قسم کا رنج وغم لاحق ہو، وہ اسی وقت اپنی زبان سے کہے "انا للہ وانا الیہ راجعون" اور نیک اعمال کا واسطہ دے کر دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرے جیسا کہ ہم سورہ فاتحہ میں اقرار کرتے ہیں، ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد طلب کرتے ہیں۔ یاد رہے مصیبت کے وقت اللہ ہی کو پکاریں، اسی طرح پکارنے میں نجات ہے۔ چنانچہ اس بارے میں ایک سچا واقعہ پیش کرتا ہوں جس میں ہم سب کے لئے بڑی عبرت ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ پچھلی امت کے تین آدمی کہیں سفر پر تھے، رات کے وقت پناہ لینے کے لئے ایک غار میں داخل ہوگئے (صحیح مسلم میں مذکور ہے بارش سے بچنے کے لئے)، اچانک ایک چٹان لڑھک کر غار کا منہ بند کردیتی ہے اور سب پریشانی میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ وہ سب بیک زبان کہتے ہیں۔

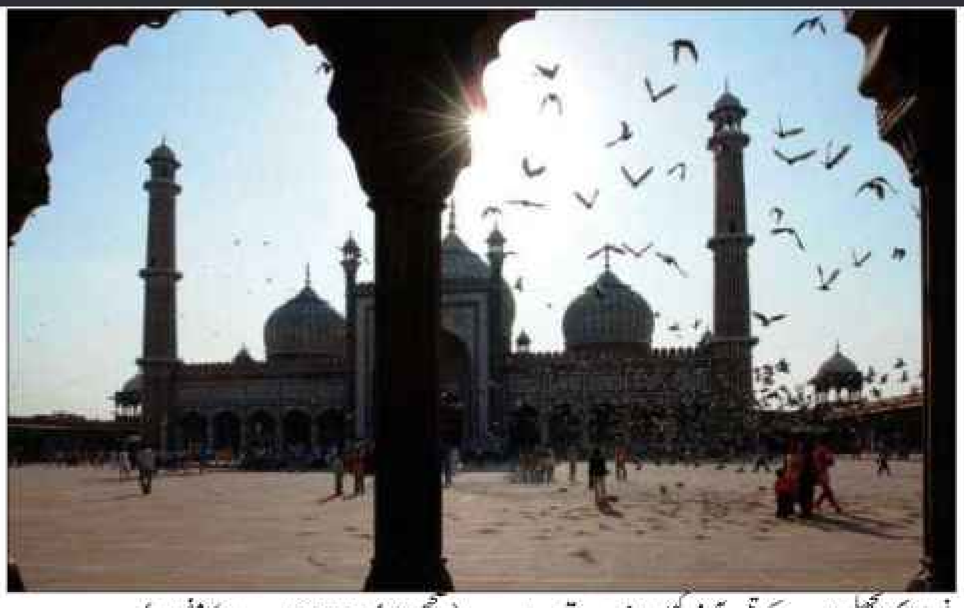

فقالوا: إنه لا ينجيكم من هذه الصخرة إلا أن تدعوا الله بصالح أعمالكم (سب نے کہا کہ اب اس غار سے تمہیں کوئی چیز نکالنے والی نہیں، سوا اس کے کہ تم سب، اپنے سب سے زیادہ اچھے عمل کو یاد کرکے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو)

چنانچہ ان میں سے پہلے نے دعا کی کہ اے اللہ! میرے ماں باپ بوڑھے تھے، سب سے پہلے ان کو دودھ پلاتا پھر گھر والوں اور خادم کو پلاتا، ایک دن لوٹنے میں تاخیر ہوگئی اور دودھ دوہ کر آیا تو والدین سوچکے تھے، میں پیالہ لے کر رات بھر ان کے سرہانے کھڑا رہا، جب صبح وہ بیدار ہوتے ہیں تو پہلے ان کو پلایا پھر سب کو پلایا، اگر یہ کام تیری رضا کے لئے کیا تو چٹان کی مصیبت سے ہمیں نجات دیدے چنانچہ چٹان کچھ کھسک گئی مگر وہ سب نہیں نکل سکتے تھے۔

پھر دوسرے نے دعا کی کہ اے اللہ! میرے چچا کی ایک لڑکی تھی جو مجھے محبوب تھی، میں نے بہت کوشش کیا مگر اس نے برائی نہیں کی، اسی زمانے میں قحط سالی ہوتی ہے تو وہ میرے پاس قرض لینے آتی ہے، میں اس شرط پر ایک سو بیس دینار قرض دیتا ہوں کہ وہ میرے ساتھ برا کام کرے گی۔ (ایک دینار کا وزن 4.25 گرام ہوتا ہے اور ایک سو بیس دینار کا وزن 510 گرام ہوتا ہے جس کی موجودہ قیمت ہندوستانی روپے میں 25 لاکھ سے بھی زائد ہے۔) برائی کے وقت لڑکی اللہ کا خوف دلاتی ہے تو میں اس عمل سے رک جاتا ہوں، اگر میں نے یہ عمل تیری رضا کے لئے کیا ہے تو چٹان کی مصیبت سے نجات دیدے چنانچہ اللہ تعالیٰ چٹان کھسکا دیتا ہے مگر ابھی بھی وہ سب نہیں نکل سکتے تھے۔

اب تیسرے نے دعا کی کہ اے اللہ! میں نے مزدوری پر کچھ لوگوں کو رکھا، سب اپنی اپنی مزدوری لے کر چلے گئے، ایک بغیر مزدوری لئے چلا گیا، اس کا پیسہ کاروبار میں لگا دیا، پھر کچھ دنوں بعد مزدوری لینے واپس آیا تو میں نے اس سے کہا کہ یہ جو اونٹ، گائے، بکری اور غلام دیکھتے ہو، سب تیرے ہیں۔ اور وہ سارا مال لے کر چلا گیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے چٹان مکمل کھسکا دیا اور وہ سب مصیبت سے نکل گئے۔

(صحیح بخاری: 2272۔ حدیث کا مفہوم)

اس واقعہ سے معلوم ہوگیا کہ مصیبت میں صرف اللہ کی طرف رجوع کرنا ہے، اسی سے نجات کے لئے مدد مانگنا ہے، وہی نجات دینے والا ہے جس طرح ان تین لوگوں کو نجات دیا۔

(2) صبر کے ذریعہ مصیبت سے نجات: مصیبت کے وقت ایک مومن کا دوسرا کردار یہ ہوتا ہے کہ وہ صبر کرتا ہے اور ہر قسم کی بے صبری، جزع فزع اور شکوہ سے رکا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اے ایمان والو! تم نماز اور صبر کے ذریعہ مدد طلب کرو۔ جب ہم مصیبت میں صبر سے کام لیتے ہیں جیسا کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا واقعہ گزرا ہے تو اللہ کی مدد نازل ہوتی اور نجات کا راستہ کھل جاتا ہے۔ چنانچہ اس پہلو سے متعلق ایک سچا واقعہ بیان کرتا ہوں۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " اللہ تعالیٰ کے نبی ایوب علیہ السلام اٹھارہ برس بیمار رہے۔ قریب وبعید کے تمام رشتہ دار بے رخی کر گئے، البتہ ان کے دو بھائی صبح وشام ان کے پاس آتے جاتے تھے۔ ایک دن ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: آیا تو جانتا ہے، اللہ کی قسم! (میرا خیال یہ ہے کہ) ایوب نے کوئی ایسا گناہ کیا ہے، جو جہانوں میں سے کسی فرد نے نہیں کیا؟ اس کے ساتھی نے کہا: وہ کون سا؟ اس نے کہا: (دیکھو) اٹھارہ سال ہو چکے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اس پر رحم نہیں کیا کہ اس کی بیماری دور کردے۔ جب وہ بوقت شام ایوب کے پاس آئے تو ایک نے بے صبری میں وہ بات ذکر کردی۔ ایوب علیہ السلام نے (ان کا الزام سن کر) کہا: جو کچھ تم کہہ رہے ہو، اس قسم کی کوئی بات میرے علم میں تو نہیں ہے، ہاں اتنا ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ دو آدمیوں کے پاس سے میرا گزر ہوتا تھا، وہ آپس میں جھگڑ رہے ہوتے تھے، وہ مجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے دیتے اور میں اپنے گھر واپس چلا جاتا تھا اور اس وجہ سے ان دونوں کی طرف سے کفارہ ادا کر دیتا تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ انہوں نے مجھے ناحق انداز میں اللہ تعالیٰ کا واسطہ نہ دیا ہو۔ ایوب علیہ السلام قضائے حاجت کے لیے باہر جاتے تھے، جب وہ قضائے حاجت کر لیتے تو ان کی بیوی ان کو ہاتھ سے پکڑ کر سہارا دیتی تھی، حتیٰ کہ وہ اپنی جگہ پر پہنچ جاتے تھے۔ ایک دن وہ لیٹ ہو گئے اور (ان کی بیوی ان کے انتظار میں رہی) اور اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی: " اپنا پاؤں مارو، یہ نہانے کا ٹھنڈا اور پینے کا پانی ہے۔" (سورۂ ص: ۴۲) ادھر ان کی بیوی کو خیال آرہا تھا کہ وہ دیر کررہے ہیں۔ جب وہ واپس پلٹے تو اللہ تعالیٰ ان کی تمام بیماریاں دور کرچکے تھے اور وہ بہت حسین لگ رہے تھے۔ جب ان کی بیوی نے ان کو دیکھا تو (نہ پہچان سکی اور ان سے) پوچھا: اللہ تعالیٰ تجھ میں برکت پیدا کرے، کیا تو نے اللہ کے نبی، جو بیمار ہیں، کو دیکھا ہے؟ اللہ تعالیٰ اس بات پر گواہ ہیں کہ جب وہ نبی صحتمند تھے تو تجھ سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔ انہوں نے کہا: میں وہی (ایوب) ہوں (اب اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دے دی ہے)۔ ایوب علیہ السلام کے دو کھلیان تھے، ایک گندم کا تھا اور ایک جو کا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے دو بدلیاں بھیجیں، ایک بدلی گندم والے کھلیان پر آکر سونا برسنے لگی اور دوسری جو والے کھلیان پر آکر چاندی برسنے لگی، (اس طرح اللہ تعالیٰ نے صحت بھی دے دی اور مال کثیر بھی عطا کردیا)۔ (سلسلہ صحیحہ: 3872)

ایوب علیہ السلام کے متعلق اللہ نے گواہی دی ہے: انا وجدناہ صابرا یعنی ہم نے ایوب کو صبر کرنے والا پایا تو صبر کا انعام انہیں یہ ملا کہ جو مال ہلاک ہوگئے تھے، اس کا کئی گنا عطا فرمایا اور بیماری سے نجات دے کر صحت مند بھی بنا دیا۔ ہمیں بھی مصیبت میں صبر کرکے اللہ سے مدد طلب کرنی چاہئے۔

(3) نماز کے ذریعہ مصیبت سے نجات: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ (البقرۃ: 153)

ترجمہ: اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعہ مدد چاہو، اللہ تعالیٰ صبر والوں کا ساتھ دیتا ہے۔

پریشانی کے وقت پیارے رسول کا اسوہ دیکھیں۔

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ صَلَّى (صحیح أبی داود: 1319)

ترجمہ: حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی کام مشکل اور غم میں ڈال دیتا تو آپ نماز پڑھا کرتے یعنی فوراً نماز میں لگ جاتے۔

اسی طرح یہاں پر نماز کے ذریعہ مصیبت سے نجات ملنے والا سچا واقعہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابراہیم علیہ السلام نے سارہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ (نمرود کے ملک سے) ہجرت کی تو ایک ایسے شہر میں پہنچے جہاں ایک بادشاہ رہتا تھا یا (یہ فرمایا کہ) ایک ظالم بادشاہ رہتا تھا۔ اس سے ابراہیم علیہ السلام کے متعلق کسی نے کہہ دیا کہ وہ ایک نہایت ہی خوبصورت عورت لے کر یہاں آئے ہیں۔ بادشاہ نے آپ علیہ السلام سے پچھوا بھیجا کہ ابراہیم! یہ عورت جو تمہارے ساتھ ہے تمہاری کیا ہوتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ میری بہن ہے۔ پھر جب ابراہیم علیہ السلام سارہ رضی اللہ عنہا کے یہاں آئے تو ان سے کہا کہ میری بات نہ جھٹلانا، میں تمہیں اپنی بہن کہہ آیا ہوں۔ اللہ کی قسم! آج روئے زمین پر میرے اور تمہارے سوا کوئی مومن نہیں ہے۔ چنانچہ آپ علیہ السلام نے سارہ رضی اللہ عنہا کو بادشاہ کے یہاں بھیجا، یا بادشاہ سارہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا۔ اس وقت سارہ رضی اللہ عنہا وضو کرکے نماز پڑھنے کھڑی ہوگئی تھیں۔

J&K Bank
Serving To Empower

BAJAJ Allianz
Caringly yours

Bajaj Allianz Health Guard Policy helps you stay on guard financially so that you and your family members are always safe from uncertain medical events.

Key Features & Benefits

Pre and Post-Hospitalization Expenses

Preventive Health Check-Up

Recharge Benefit

Super Cumulative Bonus (Platinum Plan)

To know more, contact your **J&K Bank's Relationship Manager**

Bajaj Allianz General Insurance Co. Ltd., Bajaj Allianz House, Airport Road, Yerawada, Pune - 411006. IRDAI Reg No.: 113. | CIN: U66010PN2000PLC015329 | UIN: BAJHLIP23212V062223 | web: www.bajajallianz.com | Toll free: 1800-209-5858 / 1800-209-0144
J&K Bank Ltd is a licensed Corporate Agent [bearing License No.: CA0029] of Bajaj Allianz General Insurance Company Ltd. [IRDAI registration No. 113]. The benefits/features of products are indicative and for more details on risk factors and Terms and Conditions, please read the sales brochure before concluding a sale. | BJAZ-P-JK-0015/15-11-2023

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,